یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۔

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مدلل

دینی مدارس، سکول و کالجز کے طلبہ و طالبات اور عامۃ المسلمین کے لئے
عقائد اسلامیہ پر مشتمل ایک انتہائی مفید، نادر اور مدلل مجموعہ

پسند فرمودہ
شیخ المحدثین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث
حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود
شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں، ضلع میانوالی

نام کتاب : عقائد اہل السنۃ والجماعۃ (مدلل)

مصنف : مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

اہتمام : پورب اکادمی پبلشرز، اسلام آباد

۰۳۰۱-۵۵۹۵۸۶۱، ۰۵۱-۵۸۱۹۴۱۰

ناشر : خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، کندیاں، ضلع میانوالی

طباعت : سوم ۲۰۰۹ء

تعداد طباعت : بائیس صد

ہدیہ : 220-00

﴿ملنے کا پتہ﴾

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، کندیاں، ضلع میانوالی

0300-6091121

مکتبہ سراجیہ، بالمقابل جامعہ مفتاح العلوم چوک سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

0300-9600464

فہرست

اظہارِ تشکر

اللہ تبارک و تعالیٰ کا خاص فضل و کرم اور اُس کا احسان ہے کہ ''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً سات آٹھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ہاتھوں ہاتھ نکل گئی، اور اِس کے پہلے ایڈیشن کے بائیس سو نسخے ختم ہو گئے، اور دن بدن اس کی مانگ میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

اکابر علماء کرام، اہلِ علم حضرات، جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور عوام الناس سمیت ہر طبقۂ فکر نے اس سعی کو وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیا ہے۔ بہت سے اہلِ علم حضرات اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ نے مبارک بادی کے پیغامات بھیجے اور بعض تشریف بھی لائے، جس سے بندہ کی حوصلہ افزائی میں مزید اضافہ ہوا۔حق تعالیٰ ان حضرات کے حسنِ ظن کو قبول فرمائے اور اپنی بارگاہِ عالی سے انہیں بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔

شیخ المحدثین استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم کا صمیمِ قلب سے بندہ ممنون و مشکور ہے کہ حضرت ہی کے حسبِ مشورہ و ایماء کتاب میں حاشیہ کا اضافہ کر کے تمام ضروری حوالہ جات درج کئے گئے ہیں، یعنی کتاب کا حاشیہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں لکھا گیا ہے۔ نیز حضرت مدظلہم کی توجہ اور سرپرستی کی بدولت ''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' کو ملک بھر میں پذیرائی حاصل ہوئی اور سرگودھا ڈویژن اور صوبہ سرحد کے بعض اربابِ مدارس نے کتاب کو اپنے مدارس میں باقاعدہ شاملِ نصاب کر کے بنین و بنات میں اس کی تعلیم بھی شروع کر دی ہے۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخر میں اہلِ علم اور دیگر ذمہ دار حضرات سے التماس ہے کہ اس کتاب کی اشاعت اور تبلیغ کو مذہبی فریضہ سمجھتے ہوئے عقائد کی درستگی کے لیے جہاں تک وسائل و اختیار کی گنجائش ہو، عام فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو ہم سب کی بلندیٔ درجات کا اور اپنی رضا کا ذریعہ بنائیں۔آمین۔

محمد طاہر مسعود
خادم الحدیث والطلبہ بجامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا
رُکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

عرضِ مصنف

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

عقیدہ ونظریہ کسی بھی مذہب کی وہ بنیاد اور اساس ہے جس پر وہ مذہب قائم ہے، اگر عقیدہ متزلزل ومشکوک ہو جائے تو مذہب کی بنیادیں استوار نہیں رہتیں۔

اسلامی تعلیمات میں بھی عقائد کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور قرآن وسنت میں عقائد کی اصلاح ودرستگی پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر آیات قرآنیہ عقائد کی درستگی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ عقائد کی بظاہر معمولی غلطی بسا اوقات دائرہ اسلام سے خروج کا سبب بن سکتی ہے۔ اعمال میں کمی وکوتاہی کا وہ نقصان نہیں ہوتا جو فساد عقیدہ کا ہوتا ہے۔

اسلامی عقائد دو طرح کے ہیں؛ پہلی قسم کے عقائد دلائل قطعیہ سے ثابت ہوتے ہیں جنہیں قطعی عقائد کہا جا سکتا ہے۔ ان عقائد کو دل وجان سے تسلیم کرنا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ قطعی عقائد میں سے کسی ایک عقیدہ کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم کے عقائد دلائل ظنیہ سے ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے عقائد کو تسلیم کرنا اور ان پر ایمان رکھنا ہر اُس شخص کے لئے لازمی اور ضروری ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ میں سے ہونے کا دعویدار ہو۔ ایسے عقائد کے انکار سے آدمی اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہو جاتا ہے۔

اہل السنۃ والجماعۃ درحقیقت ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے اعتقادات اور اعمال و مسائل کا محور حضور اکرم ﷺ کی سنت صحیحہ ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثارِ مبارکہ ہوں اور وہ اپنے عقائد اور اصولِ حیات اور اخلاق وعبادات میں اسی راہ پر چلتے ہوں جس پر حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام عمر چلتے رہے۔ اس راہ کے بر خلاف راستے کو بدعت اور اس پر چلنے والوں کو مبتدعین کہا جاتا ہے۔

اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد سے ناواقفیت اور لاعلمی روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ عام مسلمان کجا، خواص بھی علم العقائد سے ناواقف ہیں۔ کالج اور یونیورسٹی میں پڑھنے والوں سے کیا گلہ، دینی مدارس میں پڑھنے والوں کی اکثریت اپنے مسلّمہ عقائد سے بے بہرہ ہے۔ حتیٰ کہ کسی شیخ کے مریدین ومتوسلین کو اپنے پیر ومرشد اور اپنے شیخ کے عقائد صحیحہ حقہ کا علم نہیں ہوتا کہ

وہ اپنے عقائد کی درستگی کی فکر کرے۔

اندریں حالات ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں اہل السنۃ والجماعۃ کے تمام عقائد اختصار و جامعیت اور قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر کئے جائیں، جس سے عام مسلمان، خواص اور دینی وعصری علوم کے طلبہ مستفید ہوسکیں۔

مخدوم زادہ مکرم حضرت مولانا خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم نے خواجہ خواجگان، شیخ وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ایماء پر بندہ کو اس موضوع پر لکھنے کا حکم فرمایا۔ بندہ کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ اس موضوع پر کچھ لکھوں، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کام شروع کیا۔ ۱۴۲۵ھ اور ۱۴۲۶ھ کی شعبان و رمضان المبارک کی تعطیلات میں بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ یہ کام مکمل ہوا۔

اللہ تعالیٰ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ ان حضرات کی توجہ اور فرمان کی بدولت بندہ سے یہ کام لیا گیا۔

کتاب میں پہلے عقائد قطعیہ کو ذکر کیا گیا ہے، جن پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ان عقائد میں سے کسی ایک عقیدہ کے انکار سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ بعد میں عقائد ظنیہ، یعنی ان عقائد کو ذکر کیا گیا جو دلائل ظنیہ سے ثابت ہیں۔ اہل السنۃ والجماعۃ میں سے ہونے کے لئے ان تمام عقائد کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ ان میں سے کسی ایک عقیدہ کا انکار آدمی کے اہل السنۃ والجماعۃ سے خروج کا سبب بن سکتا ہے۔

عقائد کا معاملہ چونکہ انتہائی اہم ونازک ہے، بندہ نے کتاب کی اشاعت سے پہلے اکابر ومشائخ علماء کرام کی تصدیق وتوثیق کو ضروری سمجھا، کہ اس حساس اور نازک موضوع پر تنہا اپنی محنت وکاوش پر اعتماد مناسب نہیں، چنانچہ کتاب کا مسوّدہ تصدیق وتوثیق کے لئے اکابر علماء کرام و مشائخ عظّام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں کس زبان سے اپنے ان بزرگوں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود ازاوّل تا آخر کتاب کو ملاحظہ فرما کر تصدیق وتوثیق فرمائی۔ **فجزاهم الله تعالیٰ احسن الجزاء**

بندہ، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کا بے انتہا ممنون ہے کہ حضرت دامت برکاتہم نے اس پیرانہ سالی میں کتاب کے متعدد مقامات ملاحظہ فرمائے اور

اپنی تصدیق وتوثیق سے کتاب کو مزین فرمایا۔ فجزاہ اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ صاحب دامت برکاتہم کا سایہ عاطفت تا دیر ہمارے سروں پر سلامت با کرامت رکھے۔ آمین

شیخ المحد ثین، استاذ الاساتذہ حضرت الشیخ مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے از اوّل تا آخر پوری کتاب کا مطالعہ فرما کر اس کی تصدیق وتوثیق فرمائی، مفید مشورے عنایت فرمائے اور کتاب کے لئے ''پیش لفظ'' تحریر فرمایا۔ حضرت دامت برکاتہم کے مشوروں کو حکم کا درجہ دیتے ہوئے کتاب میں شامل کرلیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت دامت برکاتہم کے اس احسان عظیم کا بدلہ دنیا وآخرت میں عطاء فرمائے۔ آمین

بندہ دیگر اکابر علماء کرام جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد ارشد مدنی صاحب دامت برکاتہم، ترجمان اہل السنۃ حضرت مولانا محمد ابوبکر صاحب غازی پوری دامت برکاتہم، محقق العصر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب اسکندر دامت برکاتہم، آیۃ الخیر حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، حکیم العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم، شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم اور فاضل جلیل حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری دامت برکاتہم کا بھی بے حد شکر گزار ہے کہ ان حضرات نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنے قیمتی اوقات میں سے اس کتاب کو وقت عنایت فرمایا۔ بعض حضرات نے ساری کتاب کو اور بعض نے چیدہ چیدہ اور اہم مقامات کو ملاحظہ فرمایا اور اپنی تصدیق وتوثیق کے ذریعہ کتاب پر مکمل اعتماد کا اظہار فرمایا۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء.

مفکر اسلام حضرت مولانا علامہ جسٹس ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں بھی کتاب کا مسودہ پیش کیا گیا، حضرت نے کتاب ملاحظہ فرما کر اس کی تصدیق وتوثیق فرمائی اور کتاب کے لئے ایک وقیع مقدمہ تحریر فرمایا۔ فجزاہ اللّٰہ تعالیٰ اوفی الجزاء.

حضرات علماء کرام ومشائخ عظام کی تقریظات، تصدیقات اور اظہارِ اعتماد کے بعد یہ کتاب بحمد اللہ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کا ''مستند مجموعہ'' کہلانے کی حقدار ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائیں، عامۃ المسلمین کے لئے بالعموم اور دینی و عصری علوم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے لئے بالخصوص مفید اور نافع بنائیں اور میرے

لئے ذخیرۂ آخرت اور صدقۂ جاریہ بنائیں۔ **وما ذلك علی الله بعزیز**

میرے فاضل دوست مولانا محبوب احمد سلمہ، مدرس جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا نے اس کام میں میرے ساتھ بھرپور معاونت فرمائی، حوالہ جات کی تلاش اور پروف ریڈنگ میں بہت وقت صرف کیا، اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزاء عطا فرمائے۔

محمد طاہر مسعود

خادم الحدیث والطلبہ بجامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

ورکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۱۶ / ربیع الثانی لیلۃ الجمعۃ ۱۴۲۸ھ

رائے گرامی

شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان، حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہم
خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابو الخلیل خان محمد عفی عنہ

فقیر ابو الخلیل خان محمد عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ
نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں، ضلع میانوالی
پاکستان

اس کائنات میں انسان کی سعادت اور فرض شناسی احکامِ خداوندی کی اتباع میں ہے۔ احکامِ خداوندی میں بعض کا تعلق عقائد سے اور بعض کا اعمال سے ہے۔ عقائد کی اہمیت اعمال سے کئی گنا زیادہ ہے، کیونکہ ابدی نجات کا مدار عقائد ہیں۔ عقائد کے بغیر اعمال جسم بے روح ہیں۔ عمل کی کوتاہی اور فروگزاشت سے چشم پوشی کی بفضلِ حق جل شانہٗ امید ہو سکتی ہے لیکن عقیدہ کی باز پرس معاف نہیں ہوگی۔

ہر دور میں اسلامی عقائد کے صحیح ترجمان و حاملین اور جادہ حق و اعتدال کے پیروکار اہل السنۃ والجماعۃ رہے ہیں۔ افراط و تفریط سے اپنا دامن بچا کے سلف صالحین سے وابستگی کو اپنا شعار اور راہِ نجات تصور کیا۔

زمانۂ حاضر کی ایمان سوز فضاؤں میں عقائد کی درستگی کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ عالمِ اسلام کو اس وقت عالمی ارتداد کا سامنا ہے، جدید اسلامی فکر و روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے عنوان سے زندیقیت والحاد کی راہیں ہموار ہو رہی ہیں۔ ایسے پُر سوز حالات میں اکابرِ اہل السنۃ والجماعۃ سے نظریاتی وابستگی کا اہتمام انتہائی اہم ہے۔

میری یہ خواہش رہی ہے کہ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کا ایک ایسا مجموعہ تیار ہو جو ہر طبقۂ فکر کے لئے یکساں مفید ہو، بالخصوص خانقاہ سے وابستہ حضرات کی اعتقادی رہنمائی عمدہ انداز میں ہو، وہ اعتقادی طور پر کسی بے احتیاطی کا شکار نہ ہوں۔

عزیزی مولوی خلیل احمد صاحب سلمہٗ نے اس عظیم کام کے لئے ہمارے مکرم مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب سلمہٗ، مہتمم جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے ماشاءاللہ اس کو بڑی ہی خوبی اور عمدگی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ عقائد مسلمہ کو مدلّل و باحوالہ مرتّب کیا ہے۔ اس سے اہل علم بھی مستفید ہوں گے۔ میں ان ہر دو حضرات کو اس عظیم جدوجہد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اس مجموعہ کو ہر طبقۂ فکر تک عام کیا جائے۔ دینی مدارس کے طلباء کو اہتمام سے اس کی تعلیم کرائی جائے۔ سکول و کالجز اور دیگر شعبوں سے وابستہ مسلمانوں کو بھی اس سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے وابستہ حضرات کو بالخصوص تاکیدی گزارش ہے کہ اپنے عقائد کی حفاظت اور درستگی کے لئے اس مجموعہ کو حرزِ جاں بنائیں۔ غور و خوض سے مطالعہ فرمائیں۔ اپنی اولاد کو بھی انہیں عقائد پر کاربند فرمائیں۔ ان شاءاللہ یہ صراطِ مستقیم دنیوی و اخروی فلاح کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ حق تعالیٰ عزیزی مولوی خلیل احمد صاحب سلمہٗ اور مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب سلمہٗ کی اس سعیٔ عظیم کو قبول فرما کر دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔ گم گشتہ راہ ہدایت کے لئے ذریعہ رہنمائی اور فلاح بنائے۔

والسلام

فقیر درو مسکین خان محمد عفی عنہ

۵ ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ

رائے گرامی

فخر السادات، جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد ارشد مدنی صاحب مدظلہم
ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم الحروف نے مفتی محمد طاہر مسعود صاحب کی تصنیف ''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' کو کہیں کہیں سے دیکھا اور اسم بامسمّٰی پایا۔ یہ فقیر دعا گو ہے کہ اللہ اس کتاب کو خواص وعوام کے لئے مفید تر بنائے اور اپنی قبولیت سے نوازے۔ آمین

مدنی منزل دیوبند
۱۴/۳/۲۷ھ

ارشد مدنی
مدنی منزل، دیوبند
۱۴؍ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ

پیش لفظ

شیخ المحدثین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

JAMIA FAROOQIA  الجامعۃ الفاروقیۃ

P.O.Box 11020, KARACHI 25, P.C. 75230 PAKISTAN ص.ب رقم 11020، کراتشی رقم 25، الرمز البریدی 75230 باکستان

الحمد للّٰہ و کفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ وبعد بسم اللّٰہ وبہ بدینا

اللھم لو لا انت ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فانزلن سکینۃ علینا ونحن عن فضلك ما استغنیا

ان الاولی قد بغوا علینا وبالصیاح عولوا علینا

واذا اراد وافتنۃ ابینا ابینا

انسان کے پاس اپنا کچھ نہیں ہے۔ وجود اس کا اپنا نہیں، عقل و دانش، علم و فہم اپنا نہیں، سننے دیکھنے اور بولنے کی طاقت اپنی نہیں، یہ سب عطیۂ خداوندی ہے۔ اس مسکین کے پاس بس عدم ہے اور یہ عدم بھی اللہ بزرگ و برتر کے ارادے اور مشیت کے تابع ہے، یہ عدم کا بھی مالک نہیں۔

درحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ کا انعام و احسان ہے کہ اس نے انسان کو ان قیمتی نعمتوں سے نوازا ہے۔ عقل کا فیصلہ ہے کہ انعام کرنے والے محسن کا شکر لازم اور ضروری ہے اور ایسا منعم جس نے اتنی فراوانی کے ساتھ بے شمار، بے اندازہ نعمتیں دی ہوں، اس کا شکر تو ہر محسن و منعم سے زیادہ لازم اور ضروری ہے۔

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

شکر ادا کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ خداوندِ قدوس کی ذات اور صفات کے متعلق عقیدہ صحیح ہو کہ وہی احد و صمد ہے اور عبادت کے لائق ہے۔ وہی ہمارا اور سب کا خالق و مالک ہے۔ وہی پالنے والا، روزی دینے والا ہے، وہی مارنے والا اور جلانے والا ہے۔ بیماری،

تندرستی، امیری، غریبی، نفع ونقصان صرف اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ساری مخلوق اسی کی پیدا کی ہوئی ہے، سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، اس تخلیق میں کوئی اس کا شریک یا مشیر نہیں۔ نہ اس کے حکم کو کوئی پلٹ سکتا ہے، نہ اس کے کاموں میں کسی کے دخل کی گنجائش ہے۔ وہ مالک الملک ہے احکم الحاکمین ہے، لہٰذا ضروری ہے اس کے ہر حکم کو مانا جائے اور اس کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے کا حکم ہرگز نہ مانا جائے، چاہے وہ حاکم وقت ہو یا ماں باپ ہوں یا قبیلے والے یا اپنے دل کی خواہش ہو۔ لا الٰہ الا اللہ ہمارا اقرار و اعلان ہو، لا الٰہ الا اللہ ہمارا اعتقاد و ایمان ہو۔ لا الٰہ الا اللہ ہمارا عمل اور ہماری شان ہو، یہی عقیدہ دین کی اصل بنیاد ہے، تمام انبیاء کا سب سے پہلا اور اہم سبق ہے۔ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ ان میں موجود ہے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں ہو تو لا الٰہ الا اللہ کا پلڑا بھاری رہے گا۔ یہ فضیلت اور وزن اس لئے ہے کہ اس کلمے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا عہد و اقرار ہے۔ اسی کی عبادت اور بندگی کرنے کا، اسی کے حکموں پر چلنے کا، اسی کو مقصود و مطلوب بنانے کا، اسی سے لَو لگانے کا فیصلہ اور معاہدہ ہے اور یہ ایمان و اسلام کی روح ہے۔ حدیث میں ہے:

> لوگو! اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ عرض کیا گیا، ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ فرمایا، لا الٰہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو۔

(مسند احمد، جمع الفوائد)

وہ اللہ زندہ ہے، علم والا ہے، قادر اور متکلم ہے، ارادے والا اور سننے دیکھنے والا ہے، ایجاد اور تکوین اس کی صفت ہے، وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے، عزت وہ دیتا ہے اور ذلت بھی وہی دیتا ہے۔

"محمد رسول اللہ" کلمے کے اس جزء میں حضرت محمد ﷺ کے رسولِ خدا ہونے کا اقرار اور اعلان ہے، جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے جو کچھ بتلایا اور خبریں دیں وہ سب صحیح اور درست ہیں، مثلاً قرآن مجید کا خدا کی طرف سے ہونا، فرشتوں کا ہونا، قیامت کا آنا اور مردوں کا پھر سے زندہ ہونا اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق جنت یا دوزخ میں جانا وغیرہ۔ رسول پر ایمان لانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس کی ہر بات کو مانا جائے، اس کی تعلیم و ہدایت کو اللہ کی تعلیم اور ہدایت سمجھا جائے اور اس کے حکموں پر چلنے کا فیصلہ کر لیا جائے۔ اگر کوئی کلمہ تو پڑھتا ہو لیکن اس نے یہ فیصلہ نہ کیا کہ میں آپ کی بتلائی ہوئی ہر بات کو بالکل برحق اور اس کے خلاف تمام باتوں کو غلط یقین کروں گا اور آپ کی لائی ہوئی شریعت اور حکموں پر

چلوں گا تو ایسا آدمی مومن مسلمان نہیں۔ کلمہ دراصل ایک عہد اور اقرار ہے اور اس کا مطلب یہی ہے کہ میں صرف اللہ تعالیٰ کو خدائے برحق اور معبود و مالک مانتا ہوں اور دنیا و آخرت کی ہر چیز سے زیادہ اسی سے محبت اور تعلق رکھوں گا اور حضرت محمد ﷺ کو رسولِ برحق تسلیم کرتا ہوں اور ایک امتی کی طرح ان کی اطاعت اور پیروی کروں گا اور ان کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرتا رہوں گا۔

عقائد کا معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ عقیدہ دینِ اسلام کی اصل ہے اور عمل اس کی فرع ہے۔ اگر عقیدہ درست نہیں تو دوزخ کا دائمی عذاب ہوگا، عمل میں کوتاہی ہو تو نجات کی امید ہے، چاہے ابتداء ہی میں ہو جائے یا سزا بھگتنے کے بعد۔

ان العقائد کلها اسّ لاسلام الفتی

ان ضاع امر واحد من بتهن فقدغوی

زیر تبصرہ کتاب میں مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب زاد فضلہم نے عقائد کو تفصیل کے ساتھ مدلّل و مبرہن انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کے ساتھ فرق ضالہ کے عقائد اور کفار کے عقائد کو بھی کتاب میں شامل کیا گیا۔ احقر نے از اوّل تا آخر اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور بعض مقامات پر مشورے بھی دیئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ کتاب مفصل اور مدلّل ہونے کی وجہ سے عوام و طلبہ کے علاوہ علماء کے لئے بھی قیمتی اثاثہ ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سعی کو مبارک بنائیں اور حسنِ قبول سے سرفراز فرمائیں اور مصنف علام کے لئے صدقہ جاریہ اور عوام و خواص کے لئے زیادہ سے زیادہ استفادے کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔

سلیم اللہ خان

سلیم اللہ خان

رئیس وفاق المدارس العربیہ والجامعاتِ الاسلامیہ پاکستان

وصدر جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۴رذی الحجہ ۱۴۲۷ھ / ۵رجنوری ۲۰۰۷ء، یوم الجمعہ

رائے گرامی

آیۃ الخیر، فاضل اجل، جامع المحاسن
حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

Muhammad Hanif Jalandhry

- President: Jamia Khair-ul-Madaris Multan, Pakistan
- Sec. General: Wifaq-ul-Madaris-al-Arabia Pakistan
- Sec. Coordination: Ittihad Tanzimat Madaris-e-Deenia Paksitan
- Chairman: Punjab Quran Board, Govt. Punjab.
- Editor In-chief: Monthly "AL-KHAIR" Multan
- Chairman: Al-Khair Public School Multan

محمد حنیف جالندھری

- صدر — جامعہ خیر المدارس ملتان
- ناظم اعلیٰ — وفاق المدارس العربیہ پاکستان
- رابطہ سیکرٹری — اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان
- چیئرمین — پنجاب قرآن بورڈ پاکستان
- چیئرمین — الخیر پبلک سکول ملتان
- مدیر اعلیٰ — ماہنامہ الخیر ملتان

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اعمال صالحہ مقبولہ عنداللہ کی بنیاد عقائد صحیحہ پر استوار ہوتی ہے۔ بدعقیدہ شخص کا عمل ظاہراً کتنا خوشنما کیوں نہ ہو، حق جل شانہٗ کی بارگاہ میں مردود و مطرود ہے۔ قیامت کے دن نجات کا دارومدار بھی اعمال پر نہیں، عقائد پر رکھا گیا ہے، اس لئے عقائد کا معاملہ اعمال سے زیادہ نازک ہے۔ عمل میں غلطی کی سزا عقیدے میں غلطی کی نسبت خفیف ہے اس لئے ہر مسلمان کو اعمال کے ساتھ عقائد کی تصحیح کا اہتمام لازم ہے۔

آج کل بیشتر مسلمان اپنے بچوں کو ایسے سکولوں، کالجوں اور تعلیمی اداروں میں تعلیم دلواتے ہیں جہاں عقائد دینیہ اور احکام شرعیہ کی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے، بلکہ اس کے برعکس عقائد دینیہ پر رفتہ رفتہ ایسی بجلیاں گرائی جاتی ہیں کہ عقائد کی پوری عمارت خاکستر ہو جاتی ہے اور ایمان یا اسلام برائے نام رہ جاتا ہے۔ ایسے تعلیمی اداروں میں پڑھنے والوں کے بارے میں حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ کا ارشاد ہے کہ نکاح کے وقت ان کی عقائد کی تفتیش بھی کی جائے اس لئے کہ ان میں سے بیشتر کے عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم نے کسی جگہ لکھا ہے کہ میں جب کالج میں پڑھتا تھا تو آنحضرت ﷺ کو دنیا کے دوسرے لیڈروں کی طرح ایک لیڈر سمجھتا تھا، اگر مجھے فراغت کے بعد اہلِ حق کی صحبت و رہنمائی میسر نہ آتی اور میرا خاتمہ اسی عقیدے پر ہوتا تو میری موت کفر پر آتی۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ایک پیغمبر کو لیڈر سمجھنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ مزید لکھا کہ میں کیا، سکول و کالج میں پڑھنے والوں کی اکثریت اسی طرح کے کفریہ عقائد میں مبتلا ہوتی ہے۔

اس لئے تمام اہلِ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کے عقائد کی تصحیح کے لئے کتاب وسنت کا ضروری علم اور اہلِ حق کی مجالست ومصاحبت اختیار کریں۔

برادرم محترم حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب زید مجدہم کی تألیف ''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' عقائدِ اسلامیہ کو جاننے کے لئے نہایت موزوں ومناسب ہے، جس میں نہ صرف اہلِ اسلام، اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد لکھے گئے ہیں بلکہ **وبضدھا تتبین الاشیاء** کے قاعدے کے تحت، دیگر مذاہب باطلہ وفرق ضالہ کے عقائد بھی باحوالہ درج کیے گئے ہیں۔ یہ تألیف نہ صرف سکول وکالج کے طلبہ وطالبات بلکہ دینی مدارس کے طلبہ وطالبات اور عوام کے لئے بھی نہایت مفید اور قابلِ مطالعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم مفتی صاحب کی اس تألیف کو قبولیت خاصہ اور مقبولیت عامہ نصیب فرمائیں۔ آمین یارب العلمین!

والسلام

محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
مہتمم جامعہ خیرالمدارس ملتان
۱۴؍صفر ۱۴۲۸ھ/۴؍مارچ ۲۰۰۷ء

رائے گرامی

محقق العصر، ترجمان اہل السنۃ، حضرت مولانا محمد ابو بکر صاحب غازی پوری مدظلہم

مدیر دو ماہی زمزم، غازی پور، یوپی، انڈیا

Jamia
Miftah-ul-Uloom Sargodha®
CHOWK SATELLITE TOWN SARGODHA PAKISTAN



جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا
چوک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا پاکستان

فون: 048-3213297 048-3220758 فیکس 048-3212111

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا، پاکستان کی تالیف کردہ کتاب عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کا جستہ جستہ مطالعہ کیا، فہرست پر تفصیلی نظر ڈالی، بلاشبہ یہ اپنے موضوع پر بڑی جامع کتاب ہے۔ اکابر علمائے دیوبند کی تقاریظ نے اس کتاب کو موثوق بہ بنا دیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کا فیض عام کرے۔ زبان و بیان سادہ، عام فہم اور مدلل ہے، کم استعداد طلبہ اور عوام بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

فقط

محمد ابو بکر غازی پوری

۲۶/ مئی ۲۰۰۷ء

محمد ابو بکر غازی پوری

۲۶/ مئی ۲۰۰۷ء

رائے گرامی

امام اہل السنۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہم

نحمدهٗ و نصلي و نسلم علٰی رسوله الکریم. امابعد:

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں انسان کا مقصد تخلیق معرفتِ الٰہیہ ہے۔ اور معرفتِ الٰہیہ تک رسائی عقائد وافکار کی صحت کے بغیر ممکن نہیں۔ عقائد وافکار کی صحت ہی معرفتِ الٰہیہ تک رسائی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور اسی پر اعمالِ صالحہ کی قبولیت کا مدار ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۔ بحالت ایمان عملِ صالح کرنے والے کی کوشش کی عنداللہ ناقدری نہ ہوگی اور ایمان نام ہی عقائد وافکار کی صحت کا ہے۔

اسلامی تاریخ کے اندر عقائد اسلامیہ پر تین طرف سے یلغار ہوئی۔ پہلی یلغار مذاہب سماویہ (یہود ونصاریٰ) کی طرف سے تھی، جن کے جملہ اعتراضات واشکالات کا جواب خدا تعالیٰ قرآن حکیم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرامین میں دے چکے تھے، جن کی صداقت سے متاثر ہوکر یہود ونصاریٰ کے بیشتر اصحابِ علم دولتِ ایمان سے سرفراز ہو چکے تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جیسے علماءِ یہود ونصاریٰ کا قبولِ اسلام اس حقیقت کی واضح وبیّن شہادت ہے۔

عقائد اسلامیہ پر دوسری یلغار یونانی فلسفہ کی طرف سے ہوئی جس نے انسانی قلوب و اذہان کو عقلی بحثوں میں الجھا کر رکھ دیا۔ اور اس طرح اسلامی عقائد کو مجروح کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ حضرت امام ابوالحسن علی اشعری، حضرت امام ابومنصور ماتریدی، حضرت امام فخرالدین رازی اور حضرت امام ابوحامد محمد الغزالی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے اسلافِ امت نے اس خوفناک یلغار کو روکا، اور اسی طرز میں ان کا مقابلہ کرتے ہوئے اسلامی عقائد کا تحفظ کیا۔

اسلامی عقائد پر تیسری یلغار اسلام کے اندر پیدا ہونے والے ان باطل گروہوں کی طرف سے تھی جنہوں نے بعض منصوص عقائد کی خودساختہ تعبیر وتشریح کر کے ان کی روح اور

مقصد کو فنا کرنے کی کوشش کی۔ چونکہ ان باطل گروہوں کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبانِ نبوت سے فرما چکے تھے اور خبر دے چکے تھے کہ میری امت کے اندر ۷۳ فرقے پیدا ہوں گے۔ کلھم فی النار الاملۃ واحدۃ۔ سارے جہنمی ہوں گے صرف ایک ان میں ناجی اور جنتی ہوگا۔ اور ناجی فرقہ کا نام آپ نے اہل السنۃ والجماعۃ بتایا۔ (الملل والنحل بعلامہ عبدالکریم شہرستانیؒ، جلد۱، ص ۲۰)

اس فرمانِ نبویؐ کی روشنی میں اسلافِ امت نے ان باطل گروہوں کے مقابلہ میں اہل السنۃ والجماعۃ کے اسی نام وعنوان کو اختیار کیا، اور اسی نام وعنوان سے ان کے افکارِ باطلہ کا رد کیا۔ اسی عنوان سے اہلِ حق کے عقائد ونظریات مرتب کئے گئے اور ہر دور کے تقاضوں کے مطابق مختلف زبانوں اور زمانوں میں ان پر کتابیں تالیف کر کے ان کی حفاظت کا انتظام کیا گیا۔

برصغیر پاک و ہند کے اندر گزشتہ چار صدیوں میں بیشمار فتنوں نے جنم لیا۔ اہلِ اسلام کے اندر جاہل وخودغرض مذہبی پیشواؤں کی وجہ سے شرک وبدعت کو فروغ ملا۔ قبر پرستی کا رُجحان پیدا ہوا۔ اَن گنت غیر شرعی رسومات نے جنم لیا اور فکری بدعقیدگی نے امتِ مسلمہ کی وحدت وقوت کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا۔ ختم نبوت، حجیت حدیث، حجیت سنت، حجیت تقلید، حقانیت معجزات و کرامات، عظمتِ صحابہؓ واہلِ بیتؓ اور عصمت انبیاء کرامؑ جیسے منصوص واجماعی عقائد سے انکار کر کے گمراہی کی نئی راہیں کھولی گئیں۔

ان حالات میں امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، حکیم الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سراج الہند حضرت امام شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم بزرگانِ امت نے تمام تر صعوبتیں برداشت کر کے اہل السنۃ والجماعۃ کے متواتر ومتوارث عنوان اور عقائد کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور اِن کے بعد ان کے حقیقی علمی وروحانی ورثاء اکابرینِ دیوبند نے یہ ذمہ داری کما حقہ نبھائی، اور ان کی جدوجہد کے اسی پہلو نے انہیں دیگر تمام گروہوں سے ممتاز رکھا۔ بلا مبالغہ اس دور میں اہل السنۃ والجماعۃ کے متواتر و متوارث عقائد ونظریات کی حفاظت کے لئے بزرگانِ دیوبند کی نظیر ومثال تلاش کرنا مشکل ومحال ہے۔ انہوں نے اپنی تمام تر ذہنی وفکری اور علمی وعقلی صلاحیتیں اس جدوجہد میں صَرف کر دیں کہ اہل السنت والجماعت کے متواتر ومتوارث عقائد وافکار میں کسی قسم کا کوئی تغیر وتبدل رونما نہ ہونے پائے۔ حتیٰ کہ اگر اِس جدوجہد میں ان کے بعض اپنے بھی ان کی راہ میں حائل ہوئے تو

انہوں نے ان اپنوں کو بھی اپنی صفوں سے علیحدہ کرنے اور خود سے الگ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، جس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔

اسلافِ دیوبند کی اسی مخلصانہ، دیانتدارانہ اور ذمہ دارانہ جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج ہم پورے یقین و وثوق کے ساتھ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہمارے پاس بحمد اللہ تعالیٰ عقائد اہلِ سنت بعینہٖ اسی حالت میں اور اُسی تعبیر وتشریح کے ساتھ موجود ہیں، جس حالت اور جس تعبیر وتشریح کے ساتھ قرنِ اوّل اور قرنِ ثانی کے مسلمانوں کے پاس موجود تھے۔ اور بزرگانِ دیوبند کے علمی و روحانی وارث تا قیامت ان شاء اللہ العزیز عقائد اہلِ سنت کی حفاظت کا یہ فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔

خدا تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب زید مجدہم شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا کو، کہ انہوں نے اپنے اسلاف کی اس روایت کو زندہ رکھتے ہوئے زیرِ تقریظ کتاب ''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' تالیف فرمائی۔ اصلاحِ عقائد کے لئے ان کی یہ بے نظیر کاوش فکرِ اسلاف کی حقیقی ترجمان ہے، اور اس میں ان کا طرزِ بیان عوام وخواص دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس میں عقائد کی بحث سے قبل ایمانیات، کفر اور شرک پر جو مدلّل اور مفید بحث کی گئی ہے، اس سے قاری کے لئے عقائد کی اہمیت اور اُن سے انکار وانحراف کے نتائج اخذ کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے اور مقصد تک ذہنی رسائی مشکل نہیں رہتی۔ اس کے علاوہ اسلام کے مقابل مذاہب (یہود ونصاریٰ اور ہنود و مجوس و قادیانی وغیرہ) اور اہل السنۃ والجماعۃ سے متصادم گروہوں (روافض وخوارج، معتزلہ، جبریہ، قدریہ، کرامیہ، آغا خانی، ذکری وغیرہ) پر بھی مختصر مگر ضروری بحث کی گئی ہے، تاکہ اسلامی عقائد کے ساتھ ساتھ ان باطل مذاہب اور فرقوں کی حقیقت بھی قاری پر اچھی طرح واضح ہو جائے۔ اس کتاب کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ کتاب کے اندر مذکور و منقول عقائد کا اصل مأخذ پورے متن کے ساتھ حاشیہ میں دے دیا گیا ہے، تاکہ اصحابِ علم وذوق کے لئے اصل کتب ومأخذ کی طرف مراجعت آسان ہو۔

عصرِ حاضر کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق اہلِ حق کے لئے یہ ایک نادر ونایاب تحفہ ہے۔ اربابِ مدارس کو یہ نصاب میں شامل کرنی چاہئے اور ملک کے اندر فہم قرآن وسنت کے عنوان اور حوالہ سے اصلاحی وتربیتی کورسز منعقد کرنے والے اداروں کو بھی چاہئے کہ وہ اس کتاب کو اپنے کورسز میں شامل کریں۔ خدا تعالیٰ حضرت مفتی طاہر مسعود صاحب زید مجدہم کی اس

خالص دینی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خلق کی عمومی ہدایت ونجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم.

عبدالحق خان بشیر

امیر پاکستان شریعت کونسل پنجاب

شیخ مکرم سیّدی وسندی ومرشدی ومولائی حضرت والد محترم، امام اہلِ سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہٗ نے مکمل کتاب سماعت فرمائی اور ناچیز کو اس پر ان کی طرف سے تقریظ لکھنے کا حکم فرمایا۔ ان کے حکم کی تعمیل میں مذکورہ چند سطور تحریر کیں۔ اس پوری تحریر کو سن کر حضرت شیخ مدظلہٗ نے اس پر دستخط فرمائے۔

بندہ عاجز، ضعیف وکمزور اور بیمار ہے، اس تحریر کی پوری پوری تائید کرتا ہے۔

ابوالزاہد محمد سرفراز

15-12-2008　یوم الاحد ۱۶/۱۲/۱۴۲۹ھ

ابوالزاہد محمد سرفراز

یوم الاحد ۱۶/ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ/ ۱۵/دسمبر ۲۰۰۸ء

رائے گرامی

مفکر اسلام، جامع المحاسن حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث ونائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد: برادرِ عزیز وگرامی قدر جناب مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب زید مجدہم کی تالیف لطیف ''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' نظر سے گذری۔ پوری کتاب پڑھنے کی تو مہلت نہ ملی، لیکن معتد بہ حصہ دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، اور یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ بفضلہٖ تعالیٰ مؤلف موصوف نے بڑی محنت اور استیعاب کے ساتھ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد مستند کتب کے حوالوں سے جمع فرمائے ہیں۔ آج، جبکہ طرح طرح کے نظریات لوگوں میں پھیل گئے ہیں، ان تمام مسائل کو جمع کرنا ایک اہم ضرورت تھی، جسے اِس کتاب نے بڑی حد تک پورا کیا ہے۔ خاص طور سے دینی مدارس کے طلبہ کے لئے یہ کتاب ان شاء اللہ نافع ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اِس کی بہترین جزا دنیا وآخرت میں عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

البتہ یہ بات اس کتاب کے مطالعے کے دوران پیشِ نظر رہنی چاہئے کہ عقائد کے مختلف درجات ہیں۔ بعض عقائد ایسے ہیں جن کا انکار موجب کفر ہوتا ہے، بعض کے انکار سے چاہے کفر کا فتویٰ نہ ہو، مگر گمراہی ضرور ہوتی ہے، اور بعض کا انکار محض غلطی ہے۔ اس کتاب میں چونکہ تمام عقائد کا استقصاء مقصود ہے، اس لئے تمام عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز بعض ایسی باتیں بھی اس میں آگئی ہیں جن کا تعلق عقیدے سے زیادہ واقعے سے ہے، مثلاً جنات کی عمروں کا لمبا ہونا یا شرقی دمشق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں مینار کی تعیین وغیرہ۔

اِن اُمور کو مدّ نظر رکھتے ہوئے، ان شاء اللہ! اِس کتاب کا مطالعہ یا تدریس مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے نفع کو عام اور تام فرمائیں۔ آمین ثم آمین

بندہ
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۸/ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ

دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

رائے گرامی

مبلغ اسلام، قاطع الشرک والبدعۃ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد مکی حجازی حفظہ اللہ تعالیٰ المدرس بالمسجد الحرام، مکۃ المکرمہ زادھا اللہ شرفاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(MOHAMMAD MAKKI HIJAZI)
Schollar In Masjid El Haram

(محمد مکی حجازی)
مدرس بمسجد الحرام

الحمدللّٰہ وحدہ والصلٰوۃ والسّلام علٰی من لانبی بعدہ

آج مؤرخہ ۲۰/۱۲/۱۴۲۹ھ مسجد الحرام مہبط الوحی ومشرق الوریٰ میں صاحبزادہ خلیل احمد خلف الرشید والدی وشیخی خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کے واسطہ سے فضیلۃ الشیخ محمد طاہر مسعود شیخ الحدیث ومفتی جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا کی تالیف ''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' نظر نواز ہوئی۔ موسم حج کی مصروفیات کی بنا پر مطالعہ کتاب کاملاً ممکن نہ تھا۔ عنوانات اور بعض مقامات پر نظر ڈالی۔ الحمدللہ! آپ کی تحقیق، اندازِ بیان وسلاست زبان پر قلبی مسرت ہوئی۔ دینِ اسلام اور ادیان سماویہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی اساس وبنیاد عقیدہ ہے۔ اسی لئے علماکرام الاصول الثلاثہ یا الایمان بالثلاثیات پر مدلّل محنت فرماتے ہیں۔ جیسے مشہور قول ہے کہ دین کا خلاصہ صرف دو ہیں: ''العظمة للخالق ''،'' والشفقة على المخلوق ''، یا بقول حضرت احمد علی المغفور لہٗ لاہوری فرمایا کرتے: دین کا خلاصہ خدا کی عبادت، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت اور خدمتِ خلق کا نام ہے۔ مؤلف موصوف نے توحید میں توحید الوہیت، توحید ربوبیت، توحید فی الاسماء والصفات پر مدلّل بحث فرما کر متلاشیانِ حق کے لئے صراطِ مستقیم واضح فرمادی ہے۔

خداوند کریم اس پرخلوص محنت کو قبول فرما کر قبولیتِ عامہ تامہ نصیب فرمائیں۔

موسم حج اور اِس روسیاہ کی ظاہری وباطنی اعراض مانع ہیں، وگرنہ دل کی تمنا تھی کہ کتاب پر مفصل تبصرہ کرتا۔ خداوند کریم شاید نصیب فرمادیں۔

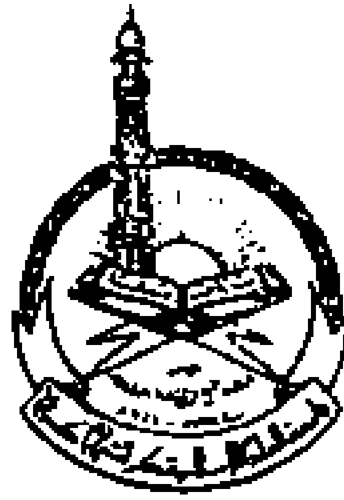
وما ذالك على الله بعزيز۔

رائے گرامی

محقق العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم
نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Jamiat-ul-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi, Pakistan.



جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ٥ - پاکستان

Ref. No. ____________ Date. ____________

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین و الصلوٰ ۃ والسّلام علی رسولہ الامین

''عقائد اہل السنۃ والجماعۃ'' نام کے اس مجموعہ کو ہمارے ادارہ کے رفیق، ماہنامہ بینات کے مدیر اور ہمارے شیخ حضرت اقدس حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کے خادمِ خاص مولانا سعید احمد جلال پوری نے اوّل تا آخر مطالعہ کر کے اس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

میں ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی تحریر سے حرف بحرف متفق ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مفتی طاہر مسعود سلمہٗ ربہ کی اس تصنیف کو خواص وعوام کے لئے مفید بنائے اور اپنی بارگاہِ عالی میں شرف باریابی نصیب فرمائے۔ بلاشبہ اس پُرفتن دور میں ضرورت تھی کہ عام فہم اور سادہ اُردو زبان میں مسلمانوں اور نئی نسل کی ہدایت و راہنمائی کا انتظام کیا جائے اور امت کو ضلال وگمراہی سے بچایا جائے۔

میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب اس مقصد کے لئے مفید سے مفید تر ثابت ہوگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیّد نا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

عبدالرزاق اسکندر

(حضرت مولانا) عبدالرزاق اسکندر
مدیر جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

رائے گرامی

نامور محقق وادیب، فاضل جلیل حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری مدظلہم
مدیر ماہنامہ بینات کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

بلاشبہ دورِ حاضر شرور وفتن کا دور ہے، چنانچہ ہر روز ایک نیا فتنہ وجود میں آتا ہے اور ہر فتنہ پہلے سے زیادہ خطرناک اور مہیب ہوتا ہے، جبکہ ان کی رفتار دھاگہ ٹوٹنے پر تسبیح کے گرنے والے دانوں سے زیادہ تیز اور ان کی ظلمت شبِ دیجور کی تاریکی سے بڑھ کر ہے۔

اس لئے کہ ارشاداتِ نبوت کی روشنی میں قربِ قیامت کے فتنوں میں سے ہر فتنہ اس قدر ہوش رُبا ہوگا کہ ہر فتنہ کی آمد پر مسلمان سمجھے گا کہ یہ پہلے سے بڑھ کر ہے اور یہ مجھے ہلاک کر دے گا، پھر دوسرا اور تیسرا فتنہ آئے گا، تو اس کو ہر وقت یہی خطرہ اور اندیشہ لگا رہے گا کہ یہ اسے تباہ وبرباد کر دے گا۔ اس لئے جو شخص چاہتا ہو کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور جنت میں داخل ہو، تو اس کو اس حالت میں موت آنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

یوں تو ہر باطل پرست اپنے معتقدات کو باعث فوز وفلاح اور ذریعہ نجات جانتا ہے، سوال یہ ہے کہ کن عقائد ونظریات پر نجات آخرت کا مدار ہے؟ اس سلسلہ میں نبی امی ﷺ کی یہ ہدایت پوری پوری ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ "ما انا علیہ واصحابی" جس طریق پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرامؓ ہیں...... باعث نجات ہے......

اس لئے ضرورت تھی کہ اُردو زبان میں اس شاہراہِ ہدایت کے خدوخال متعین کئے جائیں، اس کے خطوط کی نشاندہی کی جائے اور جادہ مستقیمہ سے ہٹ کر ضلالت وگمراہی کی پگڈنڈیوں، آئمہ ضلالت کی حقیقت حال اور ان کے نام نہاد ادیان ومذاہب کی راہنمائی کی جائے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے خانقاہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین، رشد وہدایت کے امام،

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کو، جنہوں نے اپنی خصوصی توجہ سے صاحبزادہ گرامی جناب مولانا خلیل احمد صاحب سلمہٗ اور فاضل محقق مولانا مفتی طاہر مسعود شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا کو اس طرف متوجہ کیا اور مفتی صاحب موصوف نے کمال حزم واحتیاط اور گہری تحقیق سے یہ کتاب مرتب فرمائی۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء.

اس کا خصوص واختصاص یہ ہے کہ اسے نہایت عام فہم اور شستہ اُردو زبان میں مدوّن کیا گیا ہے، اور کوئی بات بھی بلا حوالہ نہیں، بلکہ ہر ہر اسلامی عقیدہ کو قرآن وسنت، اجماع امت، اور اکابر اسلاف کے علم وتحقیق کے حوالوں سے مبرہن کر کے ایک مستند عقیدہ کی کتاب بنا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے قدیم وجدید فرقوں، ان کے بانیوں اور اسلام سے متصادم ان کے باطل نظریات ومعتقدات کو بھی اسلاف امت کی تحقیقات وتصریحات کی روشنی میں ذکر کیا ہے۔

راقم الحروف نے بحمد للہ! از اوّل تا آخر اس مقدس صحیفہ کی حرف بحرف خواندگی کا شرف حاصل کیا ہے، اس لئے میں بجا طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب عام مسلمانوں، اسکول وکالج اور دینی مدارس کے طلبہ کے لئے بے حد مفید اور ان کے دین وعقیدہ کے تحفظ کے لئے تریاق کا کام دے گی۔ اگر وفاق المدارس کے ارباب حل وعقد اس کو وفاق المدارس کے نصاب میں شامل فرمالیں تو ان شاء اللہ طلباء وطالبات نہ صرف ذہنی اور فکری انتشار سے محفوظ رہیں گے، بلکہ باطل پرستوں کے اغواء واضلال سے بھی محفوظ رہیں گے اور ان کی صحیح اسلامی خطوط پر تربیت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب زید علمہ کو اس گراں مایہ خدمت پر اپنی بارگاہ سے بیش از بیش جزائے خیر عطا فرمائے اور اس صحیفہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرما کر اُمت اور نئی نسل کی ہدایت وراہنمائی کا ذریعہ بنائے، آمین۔

واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

یکے از خدام حضرت لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

سعید احمد جلال پوری

مدیر ماہنامہ بینات کراچی

۱۳؍صفر ۱۴۲۸ھ

رائے گرامی

حکیم العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی مدظلہم
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کہروڑ پکا

Abdul Majeed
Sheikh-ul-Hadees & Raes-ul-Mudarseen
Jamia Islamia Bab-ul-Uloom (Reg)
Kehror Pacca Distt. Lodhran.
342983
۱۴۲۸



0608-342854 گھر
342983 دفتر

عبدالمجید
شیخ الحدیث ورئیس المدرسین

مکرم ومحترم مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اللہ تعالیٰ کی رحمتِ کاملہ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

آپ کی کتاب عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کا مطالعہ کرنے کی توفیق ہوئی، واقعی نہایت مفید مجموعہ ہے۔کوئی بات قابلِ اصلاح نظر نہیں آئی۔

اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔کتاب کے مندرجات پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہوں۔

عبدالمجید عفی عنہ

۳۰ محرم الحرام ۱۴۲۸

19 فروری ۲۰۰۷

رائے گرامی

مفکر اسلام، شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

Jamia
Miftah-ul-Uloom Sargodha®
CHOWK SATELLITE TOWN SARGODHA PAKISTAN
جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا
چوک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا پاکستان



فون: 048-3213297 048-3220758 فیکس 048-3212111

نحمدہ تبارك و تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم
وعلی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین

حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب کی تصنیف عقائد اسلامیہ کے حوالہ سے نظر سے گزری اور بہت خوشی ہوئی کہ آج کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے عام فہم انداز میں اسلامی عقائد کی تشریح کی ہے جو جدید تعلیم یافتہ حضرات بالخصوص سکولوں اور کالجوں کے طلبہ و طالبات کے لئے بطورِ خاص مفید ہے۔ اسلامی عقائد کے حوالہ سے ہر دور میں نت نئے مسائل اور اشکالات جنم لیتے رہے ہیں اور اس دور کے علماء کرام نے ان مسائل اور اشکالات کی روشنی میں عقائد کی تعبیر و تشریح کی ہے۔ مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب کی یہ کوشش بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، جس میں انہوں نے عقائد کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ضروری دلائل کو بھی باحوالہ شامل کر دیا ہے، جس سے اس کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ یہ آج کے دور کی اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے استفادہ اور مصنف کے لئے سعادت دارین کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یارب العٰلمین

۲۳-۹-۲۰۰۷

ابو عمار زاہد الراشدی
نزیل جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

مقدمہ

مفکر اسلام، حضرت العلام
مولانا علامہ جسٹس ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہم پی۔ ایچ۔ ڈی لندن

دینِ اسلام میں عقائد کی اہمیت

دینِ اسلام میں عقائد و اعمال اور اخلاق و معاشرت خیالات اور ضروریات پر مبنی نہیں، یہ دین کی اپنی مستقل بنیادوں پر قائم ہیں۔ اعمال و اخلاق میں تو کہیں کہیں وسعت کی راہیں بھی کھلی ہیں لیکن عقائد میں صحیح بات صرف ایک ہی ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ دونوں طرف کے متوازی عقائد درست تسلیم کر لئے جائیں، عقائد ایسی گرہیں ہیں جو ایک ہی جگہ لگتی ہیں اور ایک ہی جگہ کھلتی ہیں۔ عقائد کے اختلاف کو اصولی اختلاف کہا جاتا ہے اور اعمال کے اختلاف کو فروعی اختلاف کہتے ہیں۔

یہ بات اسلامی عقائد میں قطعی ہے کہ اللہ کے ہاں دین ایک ہی ہے اور وہ اسلام ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ دوسرے سب ادیان بھی اپنی اپنی جگہ صحیح ہوں اور وہ بھی اپنے نظریات پر چل کر آخرت میں نجات پالیں۔ نجات حضور ﷺ پر ایمان لائے بغیر کسی کی نہ ہو پائے گی۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو انہیں اہلِ کتاب کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے کہا۔ اگر وہ ادیان اپنی اپنی جگہ خود لائقِ نجات ہوتے تو انہیں دینِ اسلام کی دعوت دینے کی کیا ضرورت تھی۔

> عن ابن عباسؓ ان رسول اللّٰہ ﷺ بعث معاذاً الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل الکتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلم ان اللّٰہ فرض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ: ۱/۱۵۵)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں فرمایا، ”تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو، انہیں اس بات کی دعوت دیں کہ وہ شہادت

دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔"

امام طحاوی نے اپنے عقیدہ طحاویہ میں اسے یوں لکھا ہے:

ودین اللّٰہ فی الارض والسماء واحد وھو دین الاسلام قال اللّٰہ تعالیٰ ان الدین عند اللّٰہ الاسلام.

یہ چوتھی صدی کی آواز آپ نے سن لی، اس وقت پوری قلمرو اسلامی میں کسی نے اس سے ذرا بھی اختلاف نہیں کیا، اب اگلی صدی میں حافظ ابن حزم (۴۶۳ھ) سے سنئے:

الاسلام دین واحد وکل دین سواہ باطل. (المحلیٰ: ۱/۱۰۴)

حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) نے اپنے دور میں اسے اس طرح پیش کیا:

من لم یقر باطنا وظاھرا ان اللّٰہ لا یقبل دیناسوی الاسلام فلیس بمسلم. (فتاوی ابن تیمیہ: ۲۷/۴۶۳)

ترجمہ: جس نے دل سے اور زبان سے اس بات کا اقرار نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دین ماسوائے اسلام لائق قبول نہیں، وہ (باوجود اقرار توحید و رسالت) مسلمان نہ مانا جائے گا۔

اس سے واضح ہوا کہ نظریہ وحدت ادیان کے قائلین باوجود اپنے دعویٰ اسلام کے خود مسلمان نہیں رہتے، اخروی نجات کے لئے رسالتِ محمدی کا اقرار ہر حال میں ضروری ہے۔

اب مسلمانوں میں پھیلنے والے اختلافات پر بھی ایک نظر کریں:

مسلمانوں میں عقائد کے اختلاف زمانہ تابعین میں پھوٹے اور معتزلہ، جہمیہ، قدریہ و جبریہ اور روافض و خوارج کی تحریکیں بڑے زور سے چلیں۔ صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بھی ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں گیا۔ صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے والے تابعین کہلائے، جو صحابہؓ کے نقش قدم پر نہ چلے وہ تابعین نہیں سمجھے جاسکتے۔ صحابہؓ کے نقشِ پا چھوڑنے والوں کو اہلِ بدعت کہا گیا ہے، صحابہؓ کی لائن پر چلنے والوں نے اہل السنۃ کا نام پایا۔ اس زمانے میں بس یہ دو ہی نام تھے: ۱۔ اہل سنت، ۲۔ اہل بدعت۔

امام ابن سیرین (۱۱۰ھ) کا یہ جملہ اس عہد کا اس طرح پتہ دیتا ہے:

فینظر الی اھل السنۃ فیوخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدعۃ فلا

یوخذ حدیثھم۔ (صحیح مسلم:۱/۱۱۱)

ترجمہ: سو اہل السنۃ رواۃ حدیث کو دیکھا جائے اور ان کی حدیث لے لی جائے اور اہل بدعت راویوں کو پہچانا جائے اور ان کی روایت کردہ احادیث نہ لی جائیں۔

معلوم ہوا کہ ان دنوں اصحاب الحدیث اور رواۃ حدیث بطور فرقہ اہل سنت ہی کہلاتے تھے، اہل حدیث فقط ان کا ایک علمی امتیاز تھا کہ یہ اس فن کے شناور ہیں، بطور فرقہ یہ کسی گروہ کا نام نہ تھا، آج کا اہل حدیث فرقہ کہیں ان دنوں موجود نہ تھا۔ اہل السنۃ اور اہل بدعت ہی دو متقابل الفاظ ملتے تھے، ان دنوں اہل بدعت زیادہ تر بدعت فی العقائد کے مجرم تھے آج کے اہل بدعت، بدعت فی الاعمال سے پہچانے جاتے ہیں۔

یہ بات واضح ہے کہ اس پہلے دور میں اہل بدعت مختلف انواع میں سامنے آئے اور یہ سب مستقل فرقے بنے اور اہل السنۃ سب ایک ہی رہے۔ ان میں گو کئی فروعی اختلاف بھی رہے مگر عقائد میں یہ سب ایک ہی رہے اور انہوں نے اپنا صرف ایک ہی نام رکھا، یہ نام اہل السنۃ رہا، عقائد میں ان کی ایک ہی تعلیم تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی فرقہ ناجیہ کی یہی پہچان بتائی تھی کہ وہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ رہیں گے کسی دوسرے فرقہ کے ساتھ نہ جائیں گے۔ "ما انا علیہ واصحابی" سے ان کی پہچان بتادی گئی تھی۔

اہل سنت کے فروعی اختلاف میں گروہ بندی نہ تھی

مذہب رستے کو کہتے ہیں فرقے کو نہیں، سو مذاہب کا اختلاف کوئی فرقہ بندی نہ تھا، یہ سب نیک بخت مسلمان تھے اور چاروں ایک تھے۔ حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

ومعلوم ان اھل المذاھب کالحنفیۃ والمالکیۃ والشافعیۃ والحنبلیۃ دینھم واحد وکل من اطاع اللّٰہ ورسولہ منھم بحسب وسعۃ کان مومنا سعیدا باتفاق المسلمین.

(فتاوی ابن تیمیہ: ۲۷/۴۶۲)

ترجمہ: اور یہ بات اچھی طرح مانی جاچکی ہے کہ مذاہب اربعہ کے لوگ سب ایک ہی دین رکھتے ہیں (ان کا دین میں اختلاف نہیں ہے صرف بعض طرقِ عمل میں اختلاف ہے) ان میں وہ حنفی ہوں، مالکی، شافعی ہوں یا حنبلی، جو بھی اللہ اور

اس کے رسول کی اطاعت حسبِ وسعت کرے گا وہ (حنفی ہو یا شافعی) باتفاق امت مسلمہ اسے نیک بخت مومن سمجھا جائے گا۔

"من اطاع اللّٰہ ورسولہ منھم" کے الفاظ بتلاتے ہیں کہ آئمہ اربعہ کے پیرو بھی دراصل اللہ اور رسول کے ہی پیرو ہیں، گو وہ روایات کی رُو سے نہیں ان آئمہ مجتہدین کی پیروی کے واسطہ سے اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ ان کا آئمہ کی پیروی کرنا، اماموں کو رسول کے مقابل لانا نہیں ہے، آئمہ مجتہدین کی پیروی سے حضور اکرم ﷺ کی پیروی تک پہنچنا ہے۔ امام ابن تیمیہ کے ہاں حنفیہ کرام بھی دراصل حضور ﷺ کے ہی پیرو ہیں (گو عہد جدید کے اہلحدیث انہیں حضور اکرم ﷺ کا پیرو نہیں مانتے، امام ابوحنیفہ کا پیرو کہتے ہیں)۔

حدیث کے معنی مراد کے گرد فقہاء کرام وفا کا پہرہ دیتے رہے، عقائد اسلام کا متکلمین نے پوری ہمت سے پہرہ دیا، یہ متکلمین محدثین کے خلاف نہ تھے۔ یہ حضرات متکلمین معتزلہ کا رَد، انہیں کے ہتھیاروں سے کرتے تھے۔ ان کا اپنا مؤقف امام ابن تیمیہ کے قول کے مطابق قرآن وسنت کی نصرت ہی ہوتا تھا۔ یہ لوگوں کو قرآن وسنت سے دور رکھنے والے لوگ نہ تھے۔

صحابہ کرامؓ کی لائن کے تحفظ میں متکلمین نے قرآن کا پہرہ دیا اور فقہاء نے ان کی لائن کے تحفظ میں احادیث وآثار کا پہرہ دیا اور جس طرح خود حدیث پر مستقل کتابیں لکھی گئیں، عقائد پر بھی مستقل کتابیں لکھی گئیں، یہاں تک کہ عقیدہ تعلیمات اسلام کا ایک مستقل موضوع بن گیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ (۱۵۰ھ) نے عقائد اسلام کے تحفظ میں پہل کی اور فقہ اکبر لکھی، عملی فقہ ان کے نزدیک فقہ اصغر رہی۔ آپ نے اپنی اس علمی دستاویز کا نام فقہ اکبر رکھا۔ عقائد ان کے ہاں وقت کا بڑا موضوع تھا، اور اس کے لئے نہایت سنگلاخ راہوں سے گزرنا پڑتا ہے، اہل السنۃ کے بالمقابل ایک فتنہ نہیں کئی فتنے عراق میں سر اٹھائے ہوئے تھے۔

گوجرانوالہ کے مولانا محمد اسماعیل سلفی اس نازک صورت حال کا اس طرح نقشہ کھینچتے ہیں۔

"جس قدر زمین سنگلاخ تھی اسی قدر وہاں اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے ایک آہنی مرد کی ضرورت تھی، جس کے علم وعقل کی پہنایاں اس سرزمین کے مفاسد کو سمیٹ لیں۔ میری ناقص رائے میں یہ آہنی شخصیت امام ابوحنیفہؒ تھے جن کی فقہی موشگافیوں نے اعتزال اور تجہم کے ساتھ رفض وتشیع کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔" اللھم ارحمہ واجعل الجنۃ الفردوس ماواہ (فتاویٰ سلفیہ/۱۴۱)

پھر امام طحاوی (۳۲۱ھ) نے عقیدہ طحاویہ میں اہل السنۃ عقائد کی ایک پوری تصویر لی، عقیدہ طحاویہ اس وقت دنیا کی تمام اہم درسگاہوں میں بڑی شرح سے پڑھایا جاتا ہے اور اس کی ان بڑے بڑے علماء نے شرحیں لکھیں جن کا اپنا نام اور کام اس قابل ہوا کہ ان پر مستقل کتابیں لکھی گئیں۔

پھر امام ابوالحسن الاشعری (۳۲۴ھ)، امام ابوالمنصور الماتریدی (۳۳۳ھ)، قاضی ابو بکر باقلانی (۴۰۲ھ)، امام ابوالمنصور عبدالقاہر (۴۳۹ھ)، علامہ ابوالشکور السالمی اور علامہ نسفی رحمھم اللہ نے اس پلیٹ فارم پر کام کیا۔ علامہ تفتازانی نے شرح عقائد لکھی۔ اسلام کی بارہ صدیوں میں تمام اہل السنۃ اپنے عقائد میں ایک ہی رہے اور اختلاف فی الفروع سے ان میں کوئی فرقہ بندی نہ ہوئی۔ عقائد نسفی اور شرح عقائد نسفی کے مؤلفین حنفی اور شافعی دو علیحدہ علیحدہ مذہب کے تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) نے اپنے دور میں عقائد اسلام پر فارسی میں تکمیل الایمان لکھی۔ اس کا اُردو ترجمہ تکمیل الاذہان کے نام سے چھپ چکا ہے۔

اُردو میں عقائد اسلام پر مستقل کتابیں لکھنے میں شیخ ابومحمد عبدالحق حقانی اور شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے سبقت کی اور ان کی گراں قدر تالیفات آج بھی تشنگانِ علومِ دین کو سیراب کر رہی ہیں۔ تاہم ان کتابوں میں بدعات فی الفروع پر کوئی زیادہ بحثیں نہیں ملتیں۔ ولقد جاء فی المثل السائر کم ترك الاول للاخر.

اس دور میں یہ خدمت اسلام مفتی محمد طاہر مسعود صاحب کے مقدر میں لکھی تھی اور الحمد للہ کہ انہوں نے عقیدہ اسلام کو اس دور کے تقاضوں کے مطابق لکھ کر بدعت فی الاعمال کے مجرمین پر بھی حجت تمام کر دی ہے۔ پرانی مثل چلی آرہی ہے کہ پہلے لوگ کتنی ہی باتیں پچھلوں کے لئے چھوڑ گئے۔ فشکر اللہ سعیھم.

اگرچہ انگریزوں کے ہندوستان آنے پر اہل السنۃ کی تقسیم کی خدمت مولانا فضل رسول بدایونی (۱۳۲۱ھ) کے سپرد ہوئی، پھر بھی ان میں عقائد کا کوئی اختلاف راہ نہ پاسکا، یہ فقہ کا بھی کوئی اختلاف سامنے نہ لاسکے، دونوں حلقے اپنے آپ کو امام ابوحنیفہ کا مقلد کہتے رہے۔ اب بھی صرف چند رسوم کا اختلاف ہے جس سے یہ دونوں حلقے پہچانے جاتے ہیں، انہیں حقیقی فرقہ بندی کا رنگ دینے کے لئے بس ان کے پاس چند الزامات ہی رہ گئے۔ اور صرف متن عبارات کے ہیر پھیر سے ان میں اختلاف عقائد کا دعویٰ پرورش پاتا رہا، یہاں تک کہ عوام سمجھنے لگے کہ یہ واقعی دو فرقے ہیں، حالانکہ یہ اصولاً دو فرقے نہ تھے۔ جب یہ جھوٹے الزامات پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے ثابت نہ ہو

پائے تو انہوں نے عوام کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے نماز، اذان اور جنازہ کے گرد اپنی بدعات کے کانٹے بکھیرے کہ شاید ان سے ان دو میں حقیقی اختلاف کی دیوار کھڑی کی جاسکے۔

جناب پیر کرم شاہ صاحب بھیروی دونوں حلقوں کو اہل السنۃ تسلیم کرتے ہیں اور ان کے اس اختلاف پر یوں اظہار افسوس کرتے ہیں:

''اس باہمی داخلی انتشار کا سب سے المناک پہلو اہل السنۃ والجماعۃ کا آپس میں اختلاف ہے جس نے انہیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ دین کے اصولی مسائل میں دونوں متفق ہیں، اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی وصفاتی میں، حضور اکرم ﷺ کی رسالت اور ختمِ نبوت، قرآن کریم کی محفوظیت، قیامت اور دیگر ضروریاتِ دین میں کلی موافقت ہے۔'' (ضیاء القرآن: ۱/۴)

جن علماء نے ان ضد اختلاف میں قائم کی گئی چند رسموں کو حق و باطل کا نام دیا ان میں گجرات کے مفتی احمد یار خان، اوکاڑہ کے مولوی غلام علی اور اچھرہ کے مولانا محمد عمر سرِ فہرست نظر آتے ہیں۔ اوّل الذکر نے جاء الحق لکھ کر اپنے اس رسمی اختلاف کو حق و باطل کا نام دیا اور مولانا اچھروی نے مقیاس حنفیت لکھ کر علمائے دیوبند کو حنفیت سے ہٹے ہوئے پیش کیا اور اپنے ان رسمی اختلافات سے اہل السنۃ کی اس باہمی تفریق کو اور استحکام دیا۔ حکومت برطانیہ یہی چاہتی تھی کہ اختلافات پیدا کرو اور اپنی حکومت کو استحکام دو، اس غیر ملکی کوشش اور نعرہ اختلاف کی ظاہری قوت کون لوگ تھے؟ یہ اس کے بیان کا موقع نہیں۔ بعض علماء احناف نے ''جاء الحق'' اور ''مقیاس حنفیت'' کے رَد میں کتابیں لکھیں اور جھوٹے الزامات کا بڑی تفصیل سے رَد کیا۔ تاہم اہل بدعت کا پرنالہ اسی طرح بہتا رہا اور اہل السنۃ اور اہل بدعت کے یہ دو حلقے پھر سے ایک نہ ہو سکے۔

فلیبك علی الاسلام من کان باکیا.

اہل بدعت کی ان سیہ کاریوں اور الزام تراشیوں سے اَن پڑھ دیہاتیوں کی ایک بڑی تعداد پلاؤ زردہ اور حلوہ و پوڑی میں مجذوب رہی۔ پھر جب پسماندہ علاقوں میں بھی دنیوی تعلیم نے کچھ فروغ پایا تو دیہاتی حلقوں میں بھی بہت سے لوگ ان اختلافات کو سمجھنے لگے اور اب وقت آگیا ہے کہ کھل کر عقائد اہل السنۃ کی تفصیل و تشہیر کی جائے، ہوسکتا ہے کہ اہل السنۃ میں کھڑی کی گئی جھوٹے الزامات کی دیواریں پھر سے پیوست زمیں ہو جائیں۔

ان حالات میں ضرورت تھی کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد پر ایک واضح اور آسان

پیرایہ میں ایک نئی جامع کتاب لکھی جائے جو سب کی سب اہل السنۃ والجماعۃ کے سلف صالحین اور متفق علیہم بزرگوں کی عبارات سے ماخوذ ہو اور سلف صالحین کے یہ عبارات متن میں نہیں بلکہ حاشیہ میں دی جائیں تاکہ جو لوگ ان اختلاف کی گہرائی میں نہیں جانا چاہتے وہ اہل السنۃ کے بنیادی عقائد ایک عام فہم پیرائے میں متن کتاب سے آسانی سے لے سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح دو بچھڑے بھائی پھر سے مل بیٹھیں اور سب اہل السنۃ والجماعۃ بدعت فی العقائد کے مجرمین کے سامنے ایک سیسہ پلائی دیوار بن سکیں۔

من کجا نغمہ کجا ساز سخن بہانہ ایست
سوئے قطار مے کشم ناقہ بے زمام را

الحمدللہ کہ مولانا مفتی محمد طاہر مسعود شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا نے اس گھاٹی کو پوری کامیابی سے عبور کر لیا ہے۔ قارئین کرام مولانا موصوف کی اس کتاب کی اگر فہرست ہی دیکھ لیں تو ان اختلافات میں زیر بحث آئے جملہ عناوین ان کے سامنے ان اختلافات کے جملہ تار و پود بکھیر کر رکھ دیں گے۔

یہ کتاب اس لائق ہے کہ اسے مدارس عربیہ کے درس میں قرار واقعی جگہ دی جائے۔ عصری تقاضوں کے پیشِ نظر ان شاء اللہ العزیز یہ شرح عقائد نسفی سے بھی زیادہ مفید ہوگی، گو الفضل للمتقدم اپنی جگہ حقیقت ہے۔

راقم الحروف نے اس کتاب کو متعدد مقامات سے دیکھا ہے اور جیسا کہ اس کی فہرست نے اسے دیکھنے کا شوق دے دیا تھا اسے اس سے بڑھ کر پایا۔ حق تعالیٰ مؤلف موصوف کی اس علمی خدمت کو قبول فرمائے اور اس دور جدید میں پیدا کئے گئے اس فرضی اور رسمی اختلاف کو پھر سے ہم سے اٹھا دے۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

والسلام خیر الختام

خالد محمود عفا اللہ عنہ
ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر
حال وارد پاکستان
۲۹ - اپریل ۲۰۰۴

ایمانیات

۱:...... ایمان کا لغوی معنی ہے، امن دینا، اعتماد کرنا، کسی کو بے خوف کرنا، کسی کو سچا سمجھ کر اس کی بات پر یقین کرنا وغیرہ۔ ایمان کا اصطلاحی اور شرعی معنی ہے، نبی کریم ﷺ سے دین کی جو بات قطعی طور پر ثابت ہے، اسے دل و جان سے تسلیم کرنا۔(۱)

۲:...... ان تمام چیزوں کو جو نبی کریم ﷺ سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں، ضروریات دین کہا جاتا ہے۔ مومن بننے کے لئے ان تمام ضروریات دین پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ضروریات دین میں سے کسی ایک کے انکار سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

۳:...... ضروریات دین بہت ساری ہیں، مثلاً اللہ کی توحید اور اس کی صفات پر ایمان لانا، فرشتوں پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں پر ایمان لانا، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان لانا، قیامت پر ایمان لانا، تقدیر پر ایمان لانا، موت کے بعد زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، جہاد وغیرہ ارکانِ اسلام کی فرضیت کا قائل ہونا، سود، زنا، جھوٹ اور فرائض اسلام کی عدم ادائیگی کی حرمت کا قائل ہونا وغیرہ۔(۲)

۱۔ الایمان: التصدیق ۔ التهذیب: وأما الایمان فهو مصدر آمن یؤمن ایماناً، فهو مؤمن۔ واتفق اهل العلم من اللغویین وغیرهم أن الایمان معناه التصدیق ۔(لسان العرب: ۱۳/۲۷)، یقول ابن تیمیه رحمه الله تعالیٰ أن الایمان تصدیق السامع للمخاطب واثقا بامانته معتمدا علی دیانته۔(فیض الباری: ۱/ ٤٦)، وأما فی الشرع فهو التصدیق بما علم مجئ النبی ﷺ به ضرورة تفصیلا فیما علم تفصیلا واجمالًا فیما علم اجمالاً ۔(روح المعانی: ۱/۱۱۰)

۲۔ أن الایمان فی الشرع هو التصدیق بما جاء به الرّسول ﷺ من عند الله تعالیٰ أی تصدیق النبی ﷺ بالقلب فی جمیع ما علم بالضرورة قیل اراد بالضرورة ما یقابل الاستدلال فالضروری کالمسموع من فم رسول ﷺ او المنقول عنه بالتواتر کالقرآن والصلوات الخمس وصوم رمضان وحرمة الخمر والزنا۔(نبراس / ۲٤۹)۔ عن بشیر بن خصاصیة رضی الله عنه قال: اتیت رسول الله ﷺ لأبایعه علی الاسلام فاشترط علی تشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبده ورسوله و تصلی الخمس و تصوم رمضان و تؤدی الزکوة و تحج البیت وتجاهد فی سبیل الله۔ (المستدرک للحاکم رقم الحدیث: ۲٤۲۱، سنن بیهقی رقم الحدیث: ۱۷۵۷٤)۔

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۴:...... اصل ایمان دل کی تصدیق کا نام ہے، زبان سے اقرار کرنا اجرائے احکام اسلام کے لئے شرط ہے کہ ہمیں آدمی کا مسلمان ہونا زبانی اقرار سے ہی معلوم ہوگا۔ ایک شخص دل سے تصدیق کرتا ہے اور زبان سے اقرار نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مسلمان ہے۔(۱)

(گذشتہ سے پیوستہ) عن علی ابن ابی طالب أنه كان يقول عن قول رسول الله ﷺ أنه كان يقول ثم عرى الايمان أربع والاسلام توابع أن تؤمن بالله وحده وبمحمد ﷺ وما جاء به شئ و تؤمن بالله وتعلم أنك مبعوث بعدالموت واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصيام رمضان وحج البيت والجهاد فى سبيل الله عزوجل۔ (مسند عبد بن حميد رقم الحديث: ٧٦)۔ عن على رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول بنى الاسلام على أربعة اركان على الصبر واليقين والجهاد والعدل۔ (شعب الايمان: ١/٧١) عن الحسن رحمة الله مرسلا قال: قال النبى ﷺ: بنى الاسلام على عشرة اركان: وذكر منها الصلوة... والزكوة... والصيام... والحج... والجهاد... (المعجم الكبير للطبراني: رقم الحديث/ ١١٥٩٨)۔والمراد من الضرورة ما يعرف كونها من دين النبى ﷺ بلا دليل بأن تواتر عنه واستفاض حتىٰ وصل الى دائرة العوام وعلمه الكواف منهم لا ان كلا منهم يعلمه وان لم يرفع لتعليم الدين رأسا۔ فان جهله لعدم رغبته فى تعليم الدين وعلمته العامّة فهو ضرورى كالواحدانية، والنبوة، وختمها بخاتم الأنبياء، وانقطاعها بعده، والبعث والجزاء، وعذاب القبر۔(فيض البارى: ١/٦٩) عن على ابن ابى طالب أنه كان يقول عن قول رسول الله ﷺ أنه كان يقول ثم عرى الايمان أربع والاسلام توابع أن تؤمن بالله وحده وبمحمد ﷺ وما جاء به شئ و تؤمن بالله وتعلم أنك مبعوث بعدالموت واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصيام رمضان وحج البيت والجهاد فى سبيل الله عزوجل۔ (مسند عبد بن حميد رقم الحديث: ٧٦)۔ عن على رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول بنى الاسلام على أربعة اركان على الصبر واليقين والجهاد والعدل۔ (شعب الايمان: ١/٧١) عن الحسن رحمة الله مرسلا قال: قال النبى ﷺ: بنى الاسلام على عشرة اركان: وذكر منها الصلوة... والزكوة... والصيام... والحج... والجهاد... (المعجم الكبير للطبراني: رقم الحديث/ ١١٥٩٨)۔والمراد من الضرورة ما يعرف كونها من دين النبى ﷺ بلا دليل بأن تواتر عنه واستفاض حتىٰ وصل الى دائرة العوام وعلمه الكواف منهم لا ان كلا منهم يعلمه وان لم يرفع لتعليم الدين رأسا۔ فان جهله لعدم رغبته فى تعليم الدين وعلمته العامّة فهو ضرورى كالواحدانية، والنبوة، وختمها بخاتم الأنبياء، وانقطاعها بعده، والبعث والجزاء، وعذاب القبر۔(فيض البارى: ١/٦٩)

۔ اولئك كتب فى قلوبهم الايمان۔(المجادلة/ ٢٢)، قال النبى ﷺ يامقلب القلوب ثبت قلبى على دينك (جامع ترمذى: ٢ /٦٦٨)، (يجب) أى يفرض فرضا عينيا بعد ما يحصل علما يقينا (أن يقول) أى المكلف بلسانه المطابق لما فى جنانه (آمنت بالله) (بقیہ اگلے صفحے پر)

۵:...... اعمال صالحہ نماز، روزہ وغیرہ ایمان کے اجزائے ترکیبی نہیں یعنی ایسے اجزاء نہیں کہ ان اعمال کے نہ کرنے کی وجہ سے آدمی کافر ہو جائے۔

۶:...... اعمال صالحہ نماز، روزہ وغیرہ ایمان کے اجزائے تزیینی ہیں کہ ان اعمال سے ایمان کو زینت اور رونق حاصل ہوتی ہے، ایمان کامل اور مکمل ہوتا ہے۔ (۱)

۷:...... انہی اعمال صالحہ کی کمی بیشی کی وجہ سے لوگوں کے ایمانی مراتب مختلف ہو سکتے ہیں۔ مراتب ایمانی کا یہ اختلاف نورِ ایمان اور کمال ایمان کے اعتبار سے ہے، ورنہ نفس ایمان میں سب برابر ہیں۔اس لئے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے، اور تصدیق سب کی یکساں ہوتی ہے۔(۲)

۸:...... ضروریات دین بعض تفصیل کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور بعض اجمالاً۔ جو ضروریات دین تفصیلاً بتلائے گئے ہیں، ان پر تفصیلاً ایمان لانا ضروری ہے، مثلاً نماز پر اس کے متعلقہ بتلائی گئی ہیئت وکیفیت سمیت ایمان لانا ضروری ہے۔اگر کوئی شخص نماز کی فرضیت کا تو قائل ہے لیکن اس تفصیل کے ساتھ قائل نہیں تو وہ مومن نہیں۔اور جو ضروریات اجمالاً بتلائے گئے ہیں، مثلاً فرشتوں پر ایمان لانا وغیرہ، ان پر اجمالاً ایمان لانا کافی ہے۔(۳)

(گذشتہ سے پیوستہ) وفيه اشعار بأن الاقرار له اعتبار على خلاف في أنه شطر للايمان الا أنه يسقط في بعض الأحيان، أو شرط لاجراء أحكام الايمان، كما هو مقرر عند الأعيان۔ (شرح فقه اكبر/ ۱۲) انه هو التصديق بالقلب وانما الاقرار شرط لاجراء الاحكام في الدنيا من حرمة الدم والمال وصلوٰة الجنازة عليه ودفنه في مقابر المسلمين......فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه فهو مؤمن عند الله سبحانه وان لم يكن مؤمنا في احكام الدنيا (نبراس / ۲۵۰) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں فتح الملهم: ۱/ ٤٣٤

۱۔ الذين امنوا وعملوا الصلحت ۔(الرعد/ ۲۹)، وان طائفتن من المؤمنين اقتتلوا۔ (الحجرات/۹)، اطاعة الشارع في الفرائض والسنن والآداب والاخلاق......وهو الايمان الكامل الذي يسمى صاحبه متخلقا باخلاق النبي ﷺ المذكور في كثير الاحاديث ۔(مرام الكلام في عقائد الاسلام/۵۲)، ان الاعمال غير داخلة في حقيقة الايمان لما ثبت أنه اسم للتصديق (شرح المقاصد: ۳/٤٣٢)

۲۔ قال الامام الأعظم رحمه الله في كتابه الوصية: ثم العمل غير الايمان، والايمان غير العمل، بدليل أن كثيرا من الأوقات يرتفع العمل من المؤمن، ولايجوز أن يقال يرتفع عنه الايمان، فان الحائض ترتفع عنها الصلوٰة، ولا يجوز أن يقال يرتفع عنها الايمان أوأمر لها بترك الايمان۔ (شرح فقه اكبر/ ۸۹ ۔)

۳۔ ويكفي الاجمال فيما يلاحظ اجمالاً ۔ ويشترط التفصيل فيما يلاحظ تفصيلاً۔ حتىٰ لو لم يصدق بوجوب الصلوٰة عند السوال عنه كان كافرا، وهذا هو المشهور وعليه الجمهور۔(شرح المقاصد: ۳ / ٤٢٠)

۹:...... ایمان کے دو درجے ہیں؛ ایمان تحقیقی اور ایمان تقلیدی۔ ایمان تحقیقی یہ ہے کہ تمام ایمانیات کا قائل ہے اور انہیں دلائل سے ثابت بھی کر سکتا ہے، اور ایمان تقلیدی یہ ہے کہ تمام ایمانیات کا قائل تو ہے مگر انہیں دلائل سے ثابت نہیں کر سکتا۔ دونوں قسم کا ایمان معتبر ہے، تاہم ایمان تحقیقی، ایمان تقلیدی سے رتبے میں بڑھ کر ہے۔(۱)

۱۰:...... ایمان میں شک کرنا یعنی بعض ایمانیات کے بارے میں مشکوک ہو جانا کفر ہے، اس لئے ایمان کے بارے میں شک کو قریب سے بھی نہیں گزرنے دینا چاہئے۔ شک کی بناء پر ایمان کے ساتھ ان شاء اللہ نہیں کہنا چاہئے، یعنی یوں نہ کہے، ''ان شاء اللہ میں مسلمان ہوں۔'' اگر تواضعاً یا صورت دعویٰ سے بچنے کی غرض سے یا ایمان پر خاتمہ کا یقین نہ ہونے کی بناء پر ''ان شاء اللہ میں مومن ہوں'' کہہ دے تو درست ہے، تاہم نہ کہنا بہر حال بہتر ہے۔(۲)

۱۱:...... ایمان کا لغوی معنی تصدیق کرنا ہے اور اسلام کا لغوی معنی جھکنا اور فروتنی اختیار کرنا ہے۔ ایمان کا تعلق ان چیزوں سے ہے جن کی تصدیق کی جاتی ہے یعنی اعتقادات سے، اسلام کا تعلق ان چیزوں سے ہے جنہیں عملی طور پر بجالایا جاتا ہے یعنی اعمال ظاہرہ نماز، روزہ وغیرہ سے۔ لیکن قرآن و حدیث میں ان کا آپس میں ایک دوسرے پر اطلاق بھی کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا

۱۔ وهو الذى امن بلا دليل...... فقال امامنا أبو حنيفة و سفيان الثورى و مالك والأوزاعى و أبو البركات النسفى والجمهور صحيح ولكنه عاص بترك الاستدلال۔ (مرام الكلام /٥٥)، ذهب كثير من العلماء وجميع الفقهاء الى صحة ايمان المقلّد و ترتب الأحكام عليه فى الدنيا والأخرة۔ (شرح المقاصد: ٣ / ٤٥٢)، قال أبو حنيفة رحمه الله و سفيان الثورى ومالك والأوزاعى والشافعى وأحمد وعامة الفقهاء واهل الحديث رحمهم الله تعالىٰ: صح ايمانه ولكنه عاص بترك الاستدلال بل نقل بعضهم الاجماع على ذلك۔(شرح فقه اكبر /١٤٣)

۲۔ قال: المذهب صحة الاستثناء فى الايمان۔ حتىٰ أنه ربما يؤثر أنا مؤمن حقاً، ومنعه الأكثرون لدلالته على الشك أو ايهامه اياه۔ (شرح المقاصد: ٣ / ٤٤٩)، فان أراد المستثنى الشك فى أصل ايمانه منه من الاستثناء وهذا مما لا خلاف فيه وان أراد أنه مؤمن من المؤمنين الذين وصفهم الله فى قوله: انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم......أولئك هم المؤمنون حقا۔(الأنفال/ ٢ تا ٤)...... فالاستثناء حينئذ جائز۔ و كذلك من استثنى و أراد عدم علمه بالعاقبة، و كذلك من استثنى تعليقا للأمر بمشيئة الله، لا شكّافى ايمانه۔(عقيده طحاويه مع الشرح/ ٣٥٣)، أنه يصح أن يقول: أنا مؤمن ان شاء الله تعالىٰ بناء على أن العبرة فى الايمان والكفر والسعادة والشقاوة بالخاتمة۔(شرح فقه اكبر/ ١٤٠)

ہے کہ شرعاً دونوں کا مصداق تقریباً ایک ہی ہے۔ یا دونوں ایک دوسرے کو لازم و ملزوم ہیں کہ ایک کے بغیر دوسرا نامکمل یا غیر معتبر ہے۔(۱)

۱۲:...... کسی بدعملی اور گناہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا، لیکن ایسی بدعملی جو امارات کفر و علامت تکذیب ہو، آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے۔ مثلاً بت کو سجدہ کرنا، قرآن کریم کو نجاست میں ڈالنا یا پاؤں سے روندنا یا کسی بھی طریقہ سے اس کی توہین کرنا، تکذیب کی علامت ہونے کی بناء پر کفر ہے۔(۲)

۱۔ ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه (آل عمران/ ۸۵)، فأخرجنا من كان فيها من المؤمنين...... فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين۔(الذاريات/ ۳۵۔۳۶)، قل لاتمنوا عليّ اسلامكم بل الله يمن عليكم أن هذكم للايمان۔(الحجرات/ ۱۷)، قال النبي ﷺ لقوم وفدوا عليه: أتدرون ماالايمان بالله وحده؟ قالوا: الله ورسوله أعلم . قال: شهادة أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله، واقام الصلوٰة، وايتاء الزكوٰة، وصيام رمضان، وأن تعطوا من المغنم الخمس۔(صحيح بخاري: ۱/۱۳)، أن الاسلام يطلق ويراد به الحقيقة الشرعية وهو الذي يرادف الايمان وينفع عند الله۔ (فتح الباري: ۱/۶۶)، قال اهل السنة والجماعة: ألايمان لا ينفصل عن الاسلام والاسلام من الايمان من كان مؤمنا كان مسلماً ومن كان مسلما كان مؤمناً، وان كان الايمان غير الاسلام لغة كالبطن لا يتصور بدون الظهر والظهر بدون البطن وان كان غيرين فان الايمان هو التصديق والاسلام هو الانقياد فمن كان مصدقا لله تعالىٰ ولرسوله كان مسلماومن كان منقاداله ولرسوله كان مصدقا وعند المعتزلة والروافض ينفصل احدهما عن الآخر۔ (اصول الدين للبزدوي/ ۵۴)، الجمهور على أن الاسلام والايمان واحد بمعنى رجوعهما الى القبول والاذعان ۔ وكون كل مؤمن مسلما، والعكس في حق الاسم، والحكم، والدار لاجماع على ذلك ولشهادة النصوص۔(شرح المقاصد: ۳/۴۴۲)

۲۔ وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما(الحجرات/۹)، ان احدا صدق بجميع ما جاء به النبي عليه السّلام وسلمه واقر به وعمل ومع ذلك شد الزنار بالاختيار أو سجد للصنم بالاختيار نجعله كافرا، لما أن النبي عليه السّلام جعل ذلك علامة التكذيب والأذكار۔ (شرح عقائد/ ۹۰)، لو سلم اجتماع التصديق المعتبر في الايمان مع تلك الأمور التي هي كفر وفاقا فيجوز أن يجعل الشارع بعض محظورات الشرع علامة التكذيب فيحكم بكفر من ارتكبه، وبوجود التكذيب فيه، وانتفاء التصديق عنه كالاستخفاف بالشرع، وشد الزنار۔ (شرح المقاصد: ۳/ ۴۵۸)، ثم لا نزاع في أن من المعاصي ما جعله الشارع أمارة التكذيب وعلم كونه كذلك بالأدلة الشرعية كالسجود للصنم والقاء المصحف في القاذورات والتلفظ بكلمة الكفر ونحو ذلك مما ثبت بالأدلة أنه كفر۔ (شرح فقه اكبر /۷۷)

۱۳:...... ایمان و کفر کا مدار خاتمہ پر ہے۔ ایک شخص زندگی بھر مسلمان رہا اور مرتے وقت کلمہ کفر بک دیا تو کافر سمجھا جائے گا، اس کے برخلاف ایک شخص زندگی بھر کافر رہا اور موت سے پہلے اسلام قبول کرلیا تو یہ مسلمان سمجھا جائے گا۔(۱)

۱۴:...... اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت اعمال کی تین شرطیں ہیں: ایمان، اخلاص اور عمل کا سنت کے مطابق ہونا۔ لہٰذا کافر و مشرک کے اعمال قبول نہیں ہوتے، ریاکار کے اعمال اور سنت کے خلاف اعمال بھی قبول نہیں ہوتے۔(۲)

۱۵:...... مومن کے ہر نیک عمل کا قبول ہونا ضروری نہیں اور ہر برے عمل کا معاف ہونا ضروری نہیں۔ نیک عمل شرائطِ قبولیت کے ساتھ کیا گیا ہو اور اسے باطل نہ کیا ہو یہاں تک کہ ایمان پر خاتمہ ہو گیا ہو، اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو قبول فرمالیں گے مگر یہ اللہ تعالیٰ پر لازم اور ضروری نہیں۔ برے عمل کے بعد شرائطِ توبہ کے ساتھ توبہ کی گئی ہو تو اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرمالیتے ہیں، مگر یہ ان پر لازم اور ضروری نہیں۔(۳)

۱۔ فلا تموتن الا وأنتم مسلمون۔(البقرة/ ۱۳۲)، عن سهل بن سعدؓ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ ان العبد ليعمل عمل اهل النار وأنه من أهل الجنة ويعمل عمل أهل الجنة وأنه من أهل النار وانما الأعمال بالخواتيم (صحيح بخارى: ۲/۹۷۸)

۲۔ يا ايها الذين امنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والأذى كالذى ينفق ماله رئاء الناس۔(البقرة/۲٦٤)، فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون الذين هم يراؤن ويمنعون الماعون۔(الماعون/ ٤ تا ۷)، فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا۔(الكهف / ۱۱۰)، وما أمروا الا ليعبدوا اللّٰه مخلصين له الدين۔(البينة/ ٥)، لقد كان لكم فى رسول اللّٰه اسوة حسنة(الاحزاب/۲۱)، (فلا نقول ان حسناتنا مقبولة) أى مبرورة (وسيأتنا مغفورة) أن البتة كقول المرجئة...... ولكن نقول أى بل نعتقد المسئلة مبينة مفصّلا كما أوضحه بقوله (من عمل حسنة بشرائطها) أى بجميع شرائطها (خالية عن العيوب المفسدة) أى الظاهرية (والمعانى المبطلة) أى الباطنية فى الانتهاء كالكفر والعجب والرياء (شرح فقه اكبر / ۷۷۔ ۷۸)

۳۔ لا يسئل عما يفعل۔(الانبياء/ ۲۳)، فعال لما يريد۔(البروج / ۱٦)، ويجوز العقاب على الصغيرة والعفو عن الكبيرة۔ (شرح عقائد / ۸۷)، (ولا نقول ان حسناتنا مقبولة وسيأتنا مغفورة) كقول المرجئة ولكن نقول ۔ المسئلة مبينة مفصلة بقوله (من عمل حسنة بشرائطها) (خالية عن العيوب المفسدة) والمعانى المبطلة ولم يبطلها حتىٰ خرج من الدنيا، فان اللّٰه تعالىٰ لايضيعها بل يقبلها منه ويشبه عليها ۔ وما كان من السيات دون الشرك والكفر ولم يتب عنها حتى مات مؤمنا فانه فى مشيئة اللّٰه تعالىٰ ان شاء عذبه وان شاء عفا عنه ولم يعذبه بالنار أبدا۔(فقه اكبر مع الشرح /۷۷۔۷۸)

کفر

۱۶:...... ایمان واسلام کی ضد کفر ہے۔کفر کا لغوی معنی ہے چھپانا، ناشکری کرنا۔اس کا اصطلاحی معنی ہے،"ضروریات دین میں سے کسی بھی امر ضروری کا انکار کرنا۔" (۱)

۱۷:...... کفر کی عام طور پر پانچ اقسام ذکر کی جاتی ہیں، جو کہ کفر کی بڑی اقسام ہیں۔

ا۔کفر انکار: ضروریات دین کی دل سے تصدیق ہو نہ زبان سے اقرار کرے، جیسے عام کفار، یہ نہ تو دل سے تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ (۲)

ب۔کفر جحود: دل سے ضروریات دین کو حق اور سچ سمجھتا ہے لیکن دل سے قبول نہیں کرتا اور نہ ہی زبان سے اقرار کرتا ہے، جیسے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے یہودیوں کا کفر اور شیطان کا کفر۔(۳)

ج۔کفر عناد: دل سے ضروریات دین کو قبول کر کے زبان سے اقرار بھی کرتا ہے، لیکن دوسرے باطل ادیان سے اعلانِ برأت نہیں کرتا، یہ شخص بھی کافر ہے، جیسے کوئی شخص تمام ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ عیسائیوں یا یہودیوں کو بھی صحیح مذہب پر سمجھے تو یہ شخص کافر ہے۔(۴)

د۔کفر نفاق: دل سے ضروریات دین کا انکار کرتا ہے لیکن کسی مصلحت یا دنیوی منفعت کی خاطر زبان سے اقرار کرتا ہے، ایسے شخص کو منافق کہا جاتا ہے۔منافق کافر

۱۔ والکفر: کفر النعمة، وهو نقیض الشکر...... مشتق من السقر۔(لسان العرب: ۱۶۹/۵)
الکفر عدمه الایمان عما من شانه۔(شرح المقاصد :۴۵۷/۳)

۲۔ والذین کفروا عما انذروا معرضون ۔ (ألاحقاف/۳)، أما الکفر الانکار فهو ان یکفر بقلبه، ولسانه ولا یعتقد بالحق ولا یقربه۔(فیض الباری: ۷۱/۱)

۳۔ واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر و کان من الکافرین۔ (البقرة /۳٤)، واما کفر الجحود فهو ان یعرف الحق بقلبه، ولا یقر بلسانه ککفر ابلیس۔(فیض الباری: ۷۱/۱)

٤۔ أفتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔(البقره/ ۸۵)، واما کفر المعاندة فهو أن یعرف بقلبه، ویقر بلسانه ولا یقبل ولا یتدین به، ککفر ابی طالب۔(فیض الباری: ۷۱/۱)

سے بھی بدتر ہوتا ہے۔(۱)

۵۔کفر زندقہ یا کفر الحاد: یہ ایسا کفر ہے کہ اس کا مرتکب بظاہر تمام ضروریات دین کو تسلیم کرتا ہے اور بظاہر مسلمان معلوم ہوتا ہے، لیکن کسی امر ضروری کی ایسی تشریح کرتا ہے جو اُمور مسلمہ فی الدین کے یا قطعیات کے خلاف ہے، جیسے لاہوری، قادیانی وغیرہ بہت سے اُمور ضروریہ کی غلط تشریح کرتے ہیں جو قطعیات کے خلاف ہوتی ہے، اس بناء پر یہ زندیق کافر کہلاتے ہیں۔ (۲)

۱۸:...... اہلِ قبلہ اور مؤوّل کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جو معاشرہ میں مسلمان سمجھا جاتا ہوا سے مسلمان ہی سمجھا جائے گا، جب تک کہ وہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا انکار نہ کرے۔اگر کسی ایک امر ضروری کا انکار کردے تو وہ اہل قبلہ یعنی مسلمانوں میں شامل نہ ہوگا۔اسی طرح مؤوّل سے مراد وہ شخص ہے جو غلط بات کو غلط دلیل سے ثابت کرتا ہو، لیکن یہ شرط ہے کہ اس کی تاویل سے قطعیات، اُمور مسلمہ فی الدین یا ضروریات دین پر زد نہ پڑتی ہو اس طرح کے مؤوّل کو کافر نہیں کہنا چاہئے، لیکن اگر مؤوّل، تاویل کرتے ہوئے قطعیات کا انکار کردے یا ضروریات دین کا انکار کردے تو ایسا مؤوّل امرِ ضروری کے انکار کی بناء پر کافر ہو جائے گا، اور ایسی تاویل اس کو کفر سے نہیں بچا سکے گی۔(۳)

۱۹:...... فقہاء نے کہا ہے کہ اگر ایک شخص کے کلام میں ننانوے احتمالات کفر کے ہوں اور ایک

۱۔ اذا جاء ك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله۔(المنافقون/ ۱)، واما كفر النفاق فبان يقر بلسانه، ويكفر بقلبه ۔(فيض الباری: ۷۱/۱)

۲۔ أفتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض۔ (البقرة / ۸۵)، وان اعترف به ظاهرا أو باطنا لكنه يفسر بعض ما ثبت بالدين ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون وأجمعت عليه الامة فهو (الزنديق)...... كمااذا اعترف بان القرآن حق، وما فيه من ذكر الجنة والنار حق لكن المراد بالجنة الابتهاج الذی يحصل بسبب الملكات المحمودة۔ والمراد بالنار هی الندامة التی تحصل بسبب الملكات المذمومة۔ وليس فی الخارج جنة ولا نار۔
(فيض الباری: ۷۱/۱)

۳۔ أفتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض فما جزاء من يفعل ذلك منكم الا خزی فی الحيوة الدنيا ويوم القيمة يردون الى أشد العذاب وما الله بغافل عما تعملون۔ (البقرة / ۸۵)، وفی قصة اهل نجران من الفوائد أن اقرار الكافر بالنبوة لا يدخله فی الاسلام حتیٰ يلتزم أحكام الاسلام ۔(فتح الباری: ۱۱۹/۸)، فلا نزاع فی كفر (بقیہ اگلے صفحے پر)

احتمال ایمان کا ہو تو اسے کافر نہیں کہنا چاہئے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے ایسا مبہم کلام کیا جس میں کفر کا احتمال تھا، لیکن اُس نے اس احتمالِ کفر کے مطلب سے انکار کیا یا اس کی وضاحت سے پہلے پہلے فوت ہو گیا تو اس کو کافر نہیں کہا جائے گا، اور اگر اس کو وضاحت کرنے کا موقع ملا، اور اس نے ایسی وضاحت کی جس سے ضروریاتِ دین کا انکار لازم آتا ہو، تو ایسا شخص یقیناً کافر ہے۔

اسی طرح فقہاء کا یہ قول اس شخص کے بارے میں ہے جس کے کسی جملہ سے کفر کا احتمال نکلتا ہو، لیکن اس کی پوری زندگی صحیح عقائد اور کتاب وسنت کے مطابق ہو اور اس کے اس مبہم کلام کے علاوہ اور قرائن کفر کی تائید میں یا اُمورِ ضروریہ کے انکار کے بارے میں موجود نہ ہوں، لیکن اگر اس شخص کا کوئی اور کلام یا قرائن کفر کی تائید میں یا اُمورِ ضروریہ کے انکار میں موجود ہوں تو ایسا شخص بلاشبہ کافر ہے۔(۱)

۲۰:...... جو شخص غیر شرعی قوانین کو اسلامی قانون سے افضل سمجھتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح جو شخص اسلامی قوانین کے برخلاف قانون کا قائل ہے وہ بھی کافر ہے۔ مثلاً، جو یہ کہتا ہے کہ چور کی سزا صرف ایک ماہ قید ہے یا زانی کی سزا صرف دس کوڑے ہے، یہ شخص دائرہ

(گذشتہ سے پیوستہ) أهل القبلة المواظب طول العمر على الطاعات باعتقاد قدم العالم، ونفي الحشر، ونفي العلم بالجزئيات، ونحو ذلك، وكذا بصدور شئ من موجبات الكفر عنه۔ (شرح المقاصد: ۳/۴۶۱)، ثم اعلم أن المراد بأهل القبلة الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم وحشر الأجساد وعلم الله بالكليات والجزئيات وما أشبه ذلك من المسائل ـ فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم أو نفي الشر أو نفي علمه سبحانه بالجزئيات لا يكون من أهل القبلة، وأن المراد بعدم تكفير أحد من أهل القبلة عند أهل السنة أنه لا يكفر مالم يوجد شئ من أمارات الكفر وعلاماته ولم يصدر عنه شئ من موجباته۔(شرح فقه اكبر / ۱۵۴)

۱۔ وفي الخلاصة وغيرها اذا كان في المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتي أن يميل الى الوجه الذي يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم زاد في البزازية الا اذا صرح بادادته موجب الكفر فلا ينفعه التاويل حينئذ ـ(بحر الرائق: ۵/۱۲۵)، ونقل صاحب المضمرات عن الذخيرة: أن في المسئلة اذا كان وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنع التكفير، فعلى المفتي أن يميل الى الذي يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم ـ ثم ان كان نية القائل الوجه الذي يمنع التكفير فهو مسلم، وان كان نية الوجه الذي يوجب التكفير لا ينفعه فتوى المفتي ويؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلك وبتجديد النكاح بينه وبين امرأته۔(شرح فقه اكبر / ۱۹۲)

اسلام سے خارج ہے۔(۱)

۲۱:...... اسلامی حکام کا بسبب اسلامی احکام مذاق اڑانا یا استہزاء کرنا کفر ہے۔ اگر ایسا کرنے سے کسی شخص کا استہزاء مقصود ہو، اسلامی احکام کا استہزاء مقصود نہ ہو تو کفر نہیں۔(۲)

۱۔ ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئك هم الکفرون(المائده/٤٤)، ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه ۔(آل عمران/٨٥)، من تمنی أن لا یکون اللّٰه حرم الزنا أو القتل بغیر حق أو الظلم أو أکل مالا یکون حلالافی وقت من الأوقات یکفر...... وفي الجواهر: من أنکر حرمة الحرام المجمع علی حرمته أو شك فیها: أي یستوی الأمر فیها کالخمر والزناء واللواطة والرباء أو زعم أن الصغائر والکبائر حلال، کفر۔ (شرح فقه اکبر / ١٨٧۔١٨٨)

۲۔ قل أباللّٰه وآیاته ورسوله کنتم تستهزؤن۔لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔ (التوبة/٦٥۔٦٦)، والاستهزاء بحکم من أحکام الشرع کفر۔(شرح فقه اکبر / ١٧٦) من سمع قراءة القرآن فقال استهزاء بها: صوت طرفة کفر: أي نغمة عجیبة وانما یکفر اذا قصد الاستهزاء بالقراءة نفسها، بخلاف ماإذا استهزاء بقارئها من حیثیة قبح صوته فیها وغرابة تأدیة لها۔ (شرح فقه اکبر / ١٦٧)، والاستهزاء علی الشریعة کفر لأن ذلك من أمارات التکذیب وعلی هذه الأصول أي کفر المستحل والمستحلین والمستهزئ۔ (نبراس/ ٣٣٩)

شرک

۲۲:...... کفر کی ایک قسم شرک بھی ہے، شرک کہتے ہیں:
''اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات، اس کی صفات یا اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔''(۱)

۲۳:......**شرک فی الذات:** شرک فی الذات کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی خدائی میں کسی کو شریک کرنا، جیسے عیسائی تین خدا مانتے ہیں، آتش پرست دو خدا مانتے ہیں، ہندو اور بتوں کو پوجنے والے بہت سارے خدا مانتے ہیں، یہ سب شرک فی الذات ہے۔(۲)

۲۴:......**شرک فی الصفات:** شرک فی الصفات کا معنی یہ ہے کہ غیر اللہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی الوہیت اور خدائی میں تو شریک نہ ٹھہرایا جائے، البتہ اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ جو صرف اسی کے لئے ثابت ہیں، ان میں دوسروں کو شریک کیا جائے۔ اس شرک کی چند موٹی موٹی اقسام ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

۲۵:......**شرک فی العبادات:** جو کام اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی تعظیم اور بڑائی کی خاطر اپنے بندوں کے لئے جاری فرمائے ہیں، ان کاموں کو عبادت کہا جاتا ہے، مثلاً نماز پڑھنا، رکوع کرنا، سجدہ کرنا، اس کے گھر کا طواف کرنا، روزہ رکھنا وغیرہ۔ جو ایسے کاموں میں غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتا ہے، وہ شرک فی العبادت کا مرتکب ہے، مثلاً غیر اللہ کو سجدہ کرنا، رکوع کرنا، یا اس کے لئے نماز کی طرح قیام کرنا، یا کسی قبر کو سجدہ کرنا، یا کسی نبی، ولی، پیر یا امام کے نام کا روزہ رکھنا، غیر اللہ کے نام کی قربانی کرنا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کے گھر یا قبر کا بیت اللہ کی

۱۔ قل انما أدعوا ربی ولا أشرك به أحدا۔ (الجن / ۲۰)، وان قال بالهين أو أكثر خص باسم المشرك لاثباة الشريك في الألوهية۔(شرح المقاصد: ۳ / ۴۶۰)

۲۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقال المسيح يبنى اسرائيل اعبدوا الله ربى وربكم انه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأوٰه النار وما للظلمين من أنصار۔لقد كفر الذين قالوا ان الله ثلث ثلثة وما من اله الا اله واحد۔ (المائدہ/ ۷۲۔۷۳)

طرح طواف کرنا، کسی سے اللہ کی طرح حاجتیں مانگنا، غیر اللہ کو اللہ کی طرح پکارنا وغیرہ سب شرک فی العبادت ہے۔(۱)

۲۶:......شرک فی الحکم: حاکم یعنی حکم دینے والی ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے۔ کسی چیز کا حلال ہونا، یا حرام ہونا، اللہ تبارک وتعالیٰ کے حلال یا حرام کرنے کی وجہ سے ہے۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں غیر اللہ کو شریک کرے تو وہ شرک فی الحکم کا مرتکب ہے، مثلاً کسی پیر یا ولی کی منع کردہ چیزوں کو حرام سمجھ لینا، جن کاموں کا پیر نے حکم کیا اس کو اللہ کے فرض کی طرح فرض اور ضروری سمجھ لینا، یا غیر اللہ کے حکم کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرح ماننا وغیرہ شرک فی الحکم ہے۔(۲)

۲۷:......شرک فی العلم: علم غیب اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے، علم غیب اس علم کو کہتے ہیں جو کلی اور ذاتی ہو۔ جو علم جزئی یا عطائی ہو، وہ علم غیب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں غیر اللہ کو شریک کرے وہ شرک فی العلم کا مرتکب ہے، مثلاً یہ سمجھے کہ فلاں نبی یا فلاں ولی علم غیب جانتے تھے، یعنی انہیں کائنات کے ذرّے ذرّے کا علم ہے، یا وہ اپنی زندگی میں یا مرنے کے بعد ہمارے تمام حالات سے باخبر ہیں یا انہیں دور نزدیک کی تمام چیزوں کی

۱۔ وقضى ربك ألا تعبدوا الا اياه ـ(بنی اسرائیل/ ۲۳)، وجعلوا للّٰه مما ذرأ من الحرث والانعام نصيبا فقالوا هذا للّٰه بزعمهم وهذا لشركائنا فما كان لشركائهم فلايصل الى اللّٰه وما كان للّٰه فهو يصل الى شركائهم ساء ما يحكمون ـ(الأنعام /۱۳۷)، انما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير اللّٰه ـ(البقرة/ ۱۷۳)، قل ان صلاتی ونسكی ومحيای ومماتی للّٰه رب العلمين ـ(الأنعام / ۱٦۳)، يؤفون بالنذر و يخافون يوما كان شره مستطيرا (الدهر/۷)، قال رسول اللّٰه ﷺ لاتطرونی كما أطرت النصاری عيسیٰ ابن مريم فانما انا عبده ولكن قولوا: عبد اللّٰه ورسوله ـ(صحيح بخاری: ۱/ ٤۹۰)، قال رسول اللّٰه ﷺ لعن اللّٰه اليهود والنصاری اتخذوا قبور أنبيائهم مساجدا ـ(صحيح بخاری: ۱/۱۷۷)، قال رسول اللّٰه ﷺ لا تجعلوا بيوتكم قبورا ولا تجعلوا قبری عيدا وصلوا علی فان صلاتكم تبلغنی حيث كنتم ـ(سنن أبو داؤد: ۱/۲۸٦)، قال علی رضی اللّٰه عنه حدثنی رسول اللّٰه ﷺ بأربع كلمات: ، لعن اللّٰه من لعن والده و لعن اللّٰه من ذبح لغير اللّٰه، و لعن اللّٰه من آوی محدثا، و لعن اللّٰه من غير منار الأرض (صحيح مسلم: ۲/۱٦۰)

۲۔ اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون اللّٰه...... سبحانه عما يشركون ـ(التوبة /۳۱)، أفحكم الجاهلية يبغون ومن أحسن من اللّٰه حكما لقوم يوقنون ـ(المائدة /۵۰)

خبر ہے، یہ شرک فی العلم ہے۔(۱)

۲۸:.....شرک فی القدرت: اللہ تعالیٰ کے لئے صفت قدرت ثابت ہے کہ وہ ذات قادرِ مطلق ہے، کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا شرک فی القدرت کہلاتا ہے، مثلاً یہ عقیدہ رکھنا کہ پیر بھی بیٹا یا بیٹی دے سکتے ہیں اور اسی وجہ سے بیٹے کا نام ''پیراں دتہ'' رکھنا، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی نبی یا ولی بارش برسا سکتے ہیں، یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا مقدمہ میں کامیاب کرا سکتے ہیں، یا روزی دے سکتے ہیں، یا روزی میں فراخی پیدا کر سکتے ہیں، یا زندگی موت ان کے قبضہ میں ہے، یا کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں، یہ سب شرک فی القدرت ہے۔(۲)

۲۹:.....شرک فی السمع والبصر: سمع کا معنی سننا، اور بصر کا معنی دیکھنا، اللہ تعالیٰ کے لئے

۱۔ والله بكل شئ عليم ـ(البقرة / ۲۸۲)، لا يعزب عنه مثقال ذرة في السمٰوٰت ولا في الأرض ـ(سبا / ۳)، يعلم ما يسرون وما يعلنون ـ(البقرة / ۷۷ ـ النحل /۲۷)، وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو ـ(الأنعام/ ۵۹)، ويعلم ما في البر والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبةفي ظلمٰت الأرض ولا رطب ولا يابس الافي كتاب مبين ـ (الانعام/ ۵۹)، هو أعلم بكم اذ أنشاكم من الأرض واذ أنتم اجنة في بطون امّهٰتكم ـ (النجم/۳۲)، ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث......باى ارض تموت(لقمان/ ۳٤)، قال ابن عباس: هذه خمسة لا يعلمها ملك مقرب ولا نبي مصطفىٰ فمن ادعى أنه يعلم شيئا من هذه فانه كفر بالقرآن لانه خالفه ـ(تفسير خازن: ۳/٤٤۵)، والتحقيق أن الغيب ما غاب عن الحواس والعلم الضروري والعلم الاستدلالي وقد نطق القرآن بنفي علمه عمن سواه تعالىٰ فمن ادعى أنه يعلمه كفر ومن صدق المدعى كفر ـ(نبراس / ۳٤۳)

۲ ـ ان الذين تدعون من دون الله لن يخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له ـ(حج / ۷۳)، قل ادعوا الذين زعمتم من دون الله لا يملكون مثقال ذرة في السمٰوٰت ولا في الأرض وما لهم فيهما من شرك وماله منهم من ظهير ـ(سبا /۲۲)، والذين تدعون من دونه ما يملكون من قطمير ان تدعوهم لا يسمعوا دعاكم ولو سمعوا ماستجابوا لكم ويوم القيمة يكفرون بشرككم ولا ينبئك مثل خبير ـ(فاطر / ۱۳ ـ ۱٤)، ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك فان فعلت فانك اذا من الظلمين وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يردك بخير فلا رآدّ لفضله ـ (يونس / ۱۰٦ ـ ۱۰۷)، لله ملك السمٰوٰت والأرض يخلق ما يشاء يهب لمن يشاء اناثا ويهب لمن يشاء الذكور أو يزوجهم ذكرانا واناثاويجعل من يشاء عقيما انه عليم قدير ـ(شورى / ٤۹ ـ ۵۰)، قال شاه ولى الله رحمه الله: (بقیہ اگلے صفحے پر)

خاص قسم کا سننا اور خاص قسم کا دیکھنا ثابت ہے، جس کی تفصیل توحید کے بیان میں آ رہی ہے۔ ایسا سننا اور ایسا دیکھنا مخلوق میں سے کسی کے لئے ثابت نہیں۔ کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں نبی یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں، ہمیں یا ہمارے تمام کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں، شرک فی السمع والبصر ہے۔ (۱)

۳۰:...... شرک فی الصفات: ہر جگہ حاضر ناظر اور ہر جگہ موجود صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی یا کسی ولی کے لئے یہ صفت ماننا بھی شرک فی الصفات ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کی دیگر صفات جن کا بیان توحید کے باب میں آئے گا، ان میں سے کسی ایک صفت میں غیر اللہ کو شریک کرنا شرک فی الصفات کہلاتا ہے۔ (۲)

۳۱:...... کفر و شرک ایسا بدترین جرم ہے کہ کافر و مشرک کی کبھی معافی نہیں ہوگی اور نہ ہی ان کی بخشش ہوگی، یہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (۳)

(گذشتہ سے پیوستہ) حقیقة الشرك أن يعتقد انسان فی بعض المعظمين من الناس ان الآثار العجيبة الصادرة منه انما صدرت لكونه متصفا بصفة من صفات الكمال مما لم يعهد فی جنس الانسان بل يختص بالواجب جل مجده لا يوجد فی غيره الا ان يخلع هو خلعة الالوهية على غيره أو يغنى غيره فی ذاته ويبقى بذاته أو نحو ذلك مما يظنه هذا المعتقد من الخرافات ۔(حجة الله البالغة: ۱/ ۱۴۴)

۱۔ ان تدعوهم لا يسمعوا دعاء كم ولو سمعوا ما استجابوا لكم ۔(الفاطر / ۱۴)، واذا سألك عبادی عنی فانی قريب أجيب دعوة الداع اذا دعان ۔(البقرة / ۱۸۶)، قد سمع الله قول التی تجادلك فی زوجها وتشتكی الی الله والله يسمع تحاوركما ان الله سميع بصير(المجادلة / ۱)، والذين يدعون من دونه لا يستجيبون لهم بشیء الا كباسط كفيه الی الماء ليبلغ فاه(الرعد/ ۱۴)

۲، وما تكون فی شأن وما تتلوا منه من قرآن ولا تعملون من عمل الا كنا عليكم شهودا اذ تفيضون فيه (يونس / ۶۱)، الم تر أن الله يعلم ما فی السموٰت وما فی الأرض ما يكون من نجوی ثلثه الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا أدنی من ذلك ولاأكثر الا هو معهم أين ما كانوا ثم ينبئهم بما عملوا يوم القيمة ان الله بكل شیء عليم۔(المجادلة / ۷)

۳۔ ان الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ۔(النساء / ۴۸ ۔ ۱۱۶)، انه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة(المائدة / ۷۲)، ان الذين كفروا من أهل الكتاب والمشركين فی نار جهنم خلدين فيها ۔(البينه/۶)

۳۲:...... دنیا کے بارے میں کافر ومشرک کی دعا قبول ہو سکتی ہے، لیکن آخرت کے بارے میں کسی کافر ومشرک کی کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔(۱)

۱۔ فاذا ركبوا فى الفلك دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجّهم الى البر اذا هم يشركون۔(العنكبوت / ٦٥)، فيكشف ما تدعون اليه ان شاء وتنسون ما تشركون۔(الأنعام / ٤١)، ولو ترى اذ وقفوا على النار فقالوا يليتنا نرد ولا نكذب بآيات ربنا ونكون من المؤمنين ـ بل بدالهم ما كانوا يخفون من قبل ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه وانهم لكذبون۔(الأنعام / ٢٧ ـ ٢٨)

وجودِ باری تعالیٰ

۱:...... اللہ تعالیٰ خود بخود موجود ہے، اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہیں۔

۲:...... اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے، یعنی اس کا موجود ہونا ضروری ہے اور اس کا عدم (نہ ہونا) محال یعنی ناممکن ہے۔

۳:...... اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز واجب الوجود نہیں۔ (۱)

۴:...... اللہ تعالیٰ کے دو طرح کے نام ہیں؛ ایک ذاتی، دوسرے صفاتی۔ ذاتی نام اللہ ہے۔ صفاتی نام احادیث مبارکہ میں ننانوے بتلائے گئے ہیں جو کہ مشہور و معروف ہیں، یہ ننانوے نام اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کمالیہ کی بنیاد اور اصل ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف یہی ننانوے نام ہیں ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور نام نہیں ہیں، بلکہ ان کے علاوہ اور بھی بے شمار نام ہیں جن میں سے بعض قرآن وحدیث میں ذکر فرمائے گئے ہیں، مثلاً ذو الفضل، ذی المعارج، ذی الطّول، ملیک، اکرم، رفیع، قاہر، شاکر، دائم، وتر، فاطر، وغیرہ۔ (۲)

۵:...... اللہ تعالیٰ کے لئے صفت قدرت بھی ثابت ہے کہ وہ ذات قادرِ مطلق ہے، کوئی چیز اس

۱۔ یا أیها الناس أنتم الفقراء الی اللّٰه واللّٰه هو الغنی الحمید۔(فاطر / ۱۵)، وبیانه أن الواجب الوجود لذاته واجب الوجود من جمیع جهاته کأسمائه وصفاته......وقد ثبت أنه واجب الوجود۔(شرح فقه اکبر / ۱۵ ۔ ۱۶)، والمحدث للعالم هو اللّٰه تعالیٰ أی الذات الواجب الوجود...... انما هو من حیث کونه واجب الوجود...... الذی یکون وجوده من ذاته أی ذاته علة تامة لوجوده...... ولا یحتاج الی شیٔ اصلا أی فی وجوده۔(نبراس /۹۶ ۔ ۹۷)، عندی...... لانه وقع فی کلام الضریری وهو امام هؤلآء القوم هکذا واجب الوجود لذاته مذکوریست که نظیر ندارد وازلاً وابداً موجود باشد وفرض عدم وے محال باشد وموجب وجود وذات وے باشد وآں خدائے تعالیٰ است وصفات وے جل شانهٗ۔(نبراس / ۱۰۷)

۲۔ وللّٰه الأسماء الحسنی فادعوه بها ۔(الأعراف / ۱۸۰)، واللّٰه یختص برحمته من یشاء واللّٰه ذو الفضل العظیم۔(البقرة / ۱۰۵)، من اللّٰه ذی المعارج (المعارج/۳)، غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول۔(غافر / ۳)، فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر۔(القمر/۵۵)، وربك الأکرم (العلق/۳)، رفیع الدرجات ذوالعرش (المومن/۱۵)، وهو القاهر فوق عباده(الانعام/۱۸)، فان اللّٰه شاکر علیم(البقره/۱۵۸)، (بقیہ اگلے صفحے پر)

کی قدرت سے باہر نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے، عجز کا وہاں نام ونشان نہیں۔(۱)

۶:...... اللہ تعالیٰ کے لئے صفت ارادہ بھی ثابت ہے، یعنی اپنے ارادہ واختیار سے جو چاہتا ہے کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے وجود بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے معدوم کر دیتا ہے۔ اس نے ازل میں جو ارادہ کیا تھا، اسی کے مطابق ہو رہا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ اسی کے مطابق ہوتا رہے گا۔ وہ جس کا ارادہ کرتا ہے وہ ہو کے رہتا ہے، کوئی چیز بھی اس کے ارادہ واختیار سے باہر نہیں۔(۲)

۷:...... اللہ تعالیٰ کو صفت سمع بھی حاصل ہے۔ سمع کا معنی ہے، سننا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی ہر بات کو سنتا ہے، ایک کی بات سننے سے، اسے دوسروں کی بات سننے میں رکاوٹ نہیں ہوتی، وہ بیک وقت انسانوں، فرشتوں، جنوں، جانوروں، پرندوں، پانی میں مچھلیوں، کیڑے مکوڑوں اور ان کے علاوہ دیگر تمام مخلوقاتِ عالم کی تمام باتوں کو سنتا اور سمجھتا ہے۔ انسانوں اور دوسری مخلوق کی مختلف زبانوں سے اسے کسی قسم کا کوئی اشتباہ نہیں ہوتا۔ اتنی زبردست قوتِ سماعت کے باوجود وہ

(گذشتہ سے پیوستہ) الحمد للّٰہ فاطر السموت والأرض۔(فاطر / ۱)، عن أبی ہریرۃؓ عن النبی ﷺ قال: ان اللّٰہ تسعۃ وتسعین اسماء مائۃ الا واحد، من احصاہا دخل الجنۃ وان اللّٰہ وتر یحب الوتر۔ (صحیح مسلم: ۲ / ۳٤۲)، ذہب المحققون الی أن اللّٰہ علم للذات۔(شرح المقاصد: ۳ / ۲۵۸)، واللّٰہ اسم للذات المقدسۃ فقط أو مع الصفات الکاملۃ۔(نبراس / ۳)

۱۔ قل ہو القادر علی أن یبعث علیکم عذابا من فوقکم۔(الأنعام / ٦٥)، بلی قدرین علی أن نسوی بنانہ۔(القیامۃ / ٤) وانا علی أن نریک ما نعدہم لقدرون۔(المؤمنون: ۹۵)، وکان اللّٰہ علی کل شیٔ مقتدرا۔(الکہف/ ٤٥)، وما کان اللّٰہ لیعجزہ من شیٔ فی السموت ولا فی الأرض انہ کان علیما قدیرا۔(فاطر/ ٤٤)، قال النبی ﷺ فی دعا الاستخارۃ: اللہم انی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک (صحیح بخاری: ۱ / ۱۵۵)، وقادر بقدرتہ التی ہی صفتہ الأزلیۃ السرمدیۃ والمعنی أنہ اذا قدر علی شیٔ فانما یقدر علیہ بقدرتہ القدیمۃ لا بالقدرۃ الحادثہ کما توجد للأشیاء الممکنۃ فہو الحی القیوم۔(شرح فقہ اکبر / ١٦)، الکلام فی القدرۃ ہی الاختیار فی الفعل والترک وأجمع أہل السنۃ علی أن الحق سبحانہ فاعل بالقدرۃ فان شاء لم یفعل۔(مرام الکلام / ۲۱)

۲۔ یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔(البقرہ / ۱۸۵)، انما قولنا لشیٔ اذا أردناہ أن نقول لہ کن فیکون۔ (النحل/ ٤٠)، ولو شاء ربک لأمن من فی الأرض کلہم جمیعا۔(یونس / ۹۹)، مذہب أہل الحق أن کل ما أراد اللّٰہ تعالیٰ فہو کائن، وأن کائن فہو مراد لہ، وان لم یکن مرضیا، ولا ماموراً بہ، بل منہیا عنہ، وہذا ماا شتہر من السلف أن ما شاء اللّٰہ کان ومالم یشاء لم یکن۔ (شرح المقاصد: ۳/ ۱۰۰)

کانوں سے پاک ہے۔(۱)

۸:...... اللہ تعالیٰ کے لئے صفت بصر بھی ثابت ہے۔ بصر کا معنی ہے، دیکھنا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھتا ہے، کوئی چیز روشنی میں ہو یا اندھیرے میں، نزدیک ہو یا دور، دن میں ہو یا رات میں، بڑی ہو یا چھوٹی، مخلوق کو نظر آئے یا نہ آئے، اللہ تعالیٰ سب کو ہر وقت یکساں طور پر دیکھتا ہے، کسی بھی وقت کوئی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی۔ بایں ہمہ وہ مخلوق جیسی آنکھوں سے اور آنکھوں کی ہر قسم کی شکل وصورت سے پاک ہے۔(۲)

۹:...... اللہ تعالیٰ صفت خلق اور صفت تکوین کے ساتھ بھی موصوف ہیں۔ خلق کا معنی پیدا کرنا اور تکوین کا معنی وجود میں لانا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو پیدا کرتے ہیں اور وجود میں لاتے ہیں۔(۳)

۱۰:...... اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے مگر اس کو اس کی حاجت اور ضرورت نہیں ہے اور کیفیت

۱۔ فاستعذ باللّٰہ انہ ہو السمیع البصیر۔(غافر / ٥٦)، لیس کمثلہ شیٔ۔(الشوریٰ / ١١) عن ابی الموسیٰ الأشعری رضی اللّٰہ عنہ قال و کنا مع النبی ﷺ فی سیر فکنا اذا أشرفنا علی وادٍ ھللنا و کبرنا ارتفعت اصواتنا، فقال النبی ﷺ: ایھا الناس أربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون أصم و لا غائبا انہ معکم انہ سمیع قریب۔(صحیح بخاری: ١/ ٤٢٠)، فانہ تعالیٰ سمیع بالأصوات و الحروف و الکلمات بسمعہ القدیم الذی ہو نعت لہ فی الأزل۔(شرح فقہ اکبر / ١٨)، قال فی أنہ حی سمیع بصیر شہدت بہ الکتب الالہیۃ و أجمع علیہ الأنبیاء، بل جمہور العقلاء۔(شرح المقاصد: ٣/ ١٠٠)

۲۔ انہ کان بعبادہ خبیرا بصیرا۔(الأسراء / ٣٠)، لیس کمثلہ شیٔ۔(الشوری / ١١)، عن ابی ہریرۃؓ عن النبی ﷺ فی حدیث الایمان قال: یا محمد ما الاحسان؟ قال: أن تعبد اللّٰہ کأنک تراہ فانک ان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ (صحیح بخاری: ١/ ١٢)، و بصیر بالاشکال و الألوان بابصارہ القدیم الذی ہو لہ صفۃ فی الأزل فلا یحدث لہ سمع بحدوث مسموع و لا بصر بحدوث مبصر، فہو السمیع البصیر یسمع و یری، لا یعزب علی سمعہ مسموع و ان خفی غایۃ السر، و لا یغیب عن رؤیتہ مرئی و ان دق فی النظر، بل یری دبیب النملۃ السوداء فی اللیلۃ الظلماء علی الصخرۃ الصماء۔(شرح فقہ اکبر / ١٨)

۳۔ انما امرہ اذا اراد شیأ ان یقول لہ کن فیکون(یٰس/ ٨٢)، ہل من خالق غیر اللّٰہ یرزقکم من السماء والأرض(فاطر/ ٣)ہو اللّٰہ الخالق الباری المصور (الحشر / ٢٤)، والتکوین و الخلق و التخلیق و الایجاد و الاحداث و الاختراع و نحو ذلک...... صفۃ اللّٰہ تعالیٰ لاطباق العقل و النقل علی أنہ خالق للعالم مکون لہ۔(شرح العقائد/ ٦٤)

استویٰ ہمیں معلوم نہیں، وہ عرش وغیر عرش کل عالم کا محافظ ہے۔(۱)

۱۱:...... اللہ تعالیٰ صفت معیت کے ساتھ بھی متصف ہے۔ معیت الٰہی کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم، سمع، بصر اور احاطہ کے اعتبار سے اپنی مخلوق اور بندوں کے ساتھ ہے، اس کو معیت عامہ کہا جاتا ہے۔ دوسری معیت خاصہ ہے جو خاص مؤمنین کے لئے ہے اور اس معیت کا معنی بندوں کی نصرت، تائید اور حفاظت ہے۔ اس کی معیت اور قرب مخلوق کی معیت اور قرب کی طرح نہیں ہے۔(۲)

۱۲:...... اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے رزق کا ذمہ لیا ہے۔ ہر شخص اپنا رزق خود کماتا ہے، البتہ رزق جیسے حلال ہوتا ہے حرام بھی رزق ہوتا ہے۔ آدمی اسباب کے ذریعہ حلال یا حرام کا طریقہ اختیار کرتا ہے۔(۳)

۱۳:...... نیک اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور برا اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔ یہ قرب و بعد مسافت کے اعتبار سے نہیں بلکہ یہ قرب بلا کیف ہے اور یہ بعد بھی بلا کیف ہے۔(۴)

۱۴:...... جو شخص اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر ہے وہ بے دین اور کافر ہے اور اس جرم کی پاداش میں

۱۔ الرحمن علی العرش استویٰ۔(طٰہٰ/ ۵)، وھو مستغن عن العرش وما دونہ ۔ محیط بکل شئ وفوقہ، وقد أعجز عن الاحاطۃ خلقہ۔(عقیدہ طحاویہ مع الشرح / ۲۸۰)، وقال الامام الأعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ الوصیۃ: نقر بأن اللہ علی العرش استوی من غیر أن یکون لہ حاجۃ الیہ واستقرار علیہ، وھو الحافظ للعرش وغیر العرش۔......ونعم ما قال الامام مالک رحمہ اللہ حیث سئل عن ذلک الاستواء فقال: الاستواء معلوم، والکیف مجھول، والسؤال عنہ بدعۃ، والایمان بہ واجب۔(شرح فقہ اکبر / ۳۸)

۲۔ یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم (النساء / ۱۰۸)، وھو معکم أین ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر۔(الحدید / ۴)، قال النبی ﷺ: ایھا الناس أربعوا علی أنفسکم فانکم لا تدعون أصم ولاغائبا انہ معکم انہ سمیع قریب۔(صحیح بخاری: ۱ / ۴۲۰)

۳۔ وما من دآبۃ فی الأرض الا علی اللہ رزقھا ۔(ھود/ ۶)، الرزق ما ساقہ اللہ الی الحیوان فانتفع بہ، فکل یستوفی رزقہ ولا یاکل احد رزق أحد ۔(شرح المقاصد: ۳ / ۲۳۶)، والحرام رزق لأن الرزق اسم لما یسوقہ اللہ تعالیٰ الی الحیوان فیأکلہ وذلک قد یکون حلالا وقد یکون حراما۔وھذا أولی من تفسیرہ بما یتغذی بہ الحیوان لخلوہ عن معنی الاضافۃ الی اللہ تعالیٰ مع أنہ معتبر فی مفھوم الرزق۔(شرح العقائد/ ۹۵)

۴۔ (ولکن المطیع قریب منہ بلا کیف) أی من غیر التشبیہ (والعاصی بعید عنہ بلا کیف) أی بوصف التنزیہ۔(شرح فقہ اکبر / ۱۰۴)

ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔(۱)

۱۵:...... اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقص وعیب، کمزوری محتاجی اور تمام لوازمات وعاداتِ بشریہ مثلاً پیدا ہونا، بیماری، صحت، بچپن، جوانی، بڑھاپا، نیند، اونگھ، تھکاوٹ اور نسیان وغیرہ سے پاک ہے۔(۲)

۱۶:...... اللہ تعالیٰ ہی نے ہر چیز کو وجود بخشا ہے اور ہر چیز کے خواص اور تاثیر کا بھی وہی خالق ہے، کوئی چیز ذاتی طور پر مؤثر، مفید یا نقصان دہ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز میں مؤثر حقیقی ہے اور ہر چیز کا نفع اور نقصان اسی کے قبضہ میں ہے۔(۳)

۱۷:...... مخلوق کی زندگی اور موت، صحت اور بیماری، اچھائی اور برائی سب اسی کے قبضہ میں ہے، وہ جب تک چاہتا ہے مخلوق کو زندہ رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کو موت دے دیتا ہے۔ اسی طرح جب تک چاہے گا کائنات کو باقی رکھے اور جب چاہے گا اس کو فناء کر کے قیامت برپا کر دے گا۔(۴)

۱۸:...... اللہ تعالیٰ جب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں تو ان کا نزول بلا کیف ہوتا ہے اور جب قیامت کے دن میدانِ محشر میں نزول فرمائیں گے تو ان کا نزول بلا کیف ہوگا۔(۵)

۱۔ وقال القاضی: (أبو بكر الباقلانی رحمه اللّٰه) الكفر هو الجحد باللّٰه وربما يفسر الجحد بالجهل ۔(شرح المقاصد: ۳/ ۴۵۹)

۲۔ اللّٰه لا اله الا هو الحی القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم ۔(البقره / ۲۵۵)، لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد۔(الاخلاص/ ۳ ۔ ٤)، ألكم الذكر وله الأنثى تلك اذا قسمة ضيزى۔(النجم / ۲۱، ۲۲)، سبحان ربك رب العزة عما يصفون ۔الخ (الصٰفٰت/ ۱۸۰)

۳۔ قل اللّٰه خلق كل شئ وهو الواحد القهار۔(الرعد / ۱٦)، نسقيكم ممافی بطونه من بين فرث و دم لبناً خالصاً (النحل / ٦٦)، وان يمسسك اللّٰه بضر فلا كاشف له الا هو (يونس / ۱۰۷)

٤۔ ألا انه بكل شئ محيط(فصلت/ ٥٤)، وأنه هو اضحك وابكىٰ۔ وأنه هو أمات وأحيا(النجم/۴۳۔ ٤٤)، ثم اماته فاقبره۔ ثم اذا شاء انشره (عبس / ۲۱، ۲۲)

٥۔ وجاء ربك (الفجر/ ۲۲)هل ينظرون الا أن ياتيهم اللّٰه (البقره/ ۲۱۰)، عن ابی هريرة أن رسول اللّٰه ﷺ قال: ينزل ربنا تبارك وتعالىٰ كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر (صحيح بخاری: ۱ / ۱۵۳)وقد سُئل ابو حنيفه رحمه اللّٰه عما ورد: من أنه سبحانه ينزل من السماء فقال ينزل بلا كيف (شرح فقه اكبر/۳۸)

۱۹:...... اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں تغیر اور فنا نہیں، اللہ تعالیٰ کی ذات بھی ہمیشہ باقی رہے گی اور اس کی صفات بھی ہمیشہ باقی رہیں گی، اس کے سوا ہر مخلوق فانی ہے اور ہلاک ہونے والی ہے۔(۱)

۲۰:...... اللہ تعالیٰ کسی چیز کیساتھ متحد نہیں ہوتا، جیسے دو چیزیں مل کر ایک ہو جاتی ہیں، جیسے برف پانی میں گھل کر پانی ہو جاتی ہے۔ نہ ہی اللہ تعالیٰ کسی چیز میں حلول کرتا ہے۔ حلول کا معنی ہے، ایک چیز کا دوسری چیز میں سما جانا، پیوست ہو جانا، ایک چیز کا دوسری چیز میں حل ہو جانا، جیسے کپڑے میں کوئی رنگ حلول کرتا ہے یعنی پیوست ہوتا ہے، اور حل ہو جاتا ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام میں حلول کر گیا تھا، ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان، حیوان، درخت اور پتھر میں حلول کرتا ہے۔(۲)

۲۱:...... اللہ تعالیٰ کی اولاد نہیں، نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے۔ نہ ہی اس کے بیوی، بچے اور خاندان ہے۔(۳)

۱۔ لا الٰہ الا هو كل شئ هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون ۔(قصص/۸۸)، كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلل والاكرام ۔(الرحمن / ۲۶ ۔ ۲۷)، قال النبی ﷺ: اللهم أنت الأول فليس قبلك شئ، وأنت الآخر فليس بعدك شئ۔ (صحيح مسلم: ۳۴۸/۲)، قوله (لا يفنى ولا يبيد) اقرار بدوام بقائه سبحانه وتعالى...... والفناء والبيد متقاربان فى المعنى والجمع بينهما فى الذكر للتاكيد......أن الله سبحانه وتعالى لم يزل متصفا بصفات الكمال، صفات الذات وصفات الفعل۔(عقيده طحاويه مع الشرح / ۱۱۳، ۱۱۴)، (لم يحدث له اسم ولا صفة) يعنى أن صفات الله وأسماؤه كلها ازلية لا بداية لها، وأبدية لا نهاية لها، لم يتجدد له تعالىٰ صفة من صفاته ولا اسم من أسمائه، لأنه سبحانه واجب الوجود لذاته الكامل فى ذاته وصفاته۔(شرح فقه اكبر/ ۲۳)

۲۔ ليس كمثله شئ وهو السميع البصير۔(الشورى / ۱۱)، سبحانه وتعالى عما يصفون۔(الأنعام / ۱۰۰)، قال الشيخ فى عقيدته الصغرى تعالىٰ الحق تعالىٰ ان تحله الحوادث أو يحلها، وقال فى عقيدته الوسطى اعلم ان الله تعالىٰ واحد باجماع ومقام الواحد يتعالى أن يحل فيه شئ أو يحل فى شئ أو يتحد بشئ۔ (اليواقيت والجواهر: ۶۳/۱)

۳۔ قل هو الله أحد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد۔ (الاخلاص / ۱ تا ۴)، ولم تكن له صاحبة وخلق كل شئ ۔(الأنعام / ۱۰۱)

۲۲:...... اللہ تعالیٰ کا اس جہان میں دیدار نہیں ہوسکتا، آخرت میں اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، جس کی حقیقت وکیفیت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔(۱)

۱۔ لا تدركه الا بصار وهو يدرك الابصار(الانعام/۱۰۳)، للذين احسنوا الحسنى و زيادة (يونس/۲۶)، قال النبى ﷺ: اذا دخل اهل الجنةالجنة قال: يقول الله تبارك وتعالىٰ تريدون شيئا ازيدكم ؟فيقولون الم تبيض وجوهنا؟ الم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار؟قال: فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئاً احب اليهم من النظرالى ربهم عزوجل (صحيح مسلم:۱/۱۰۰)، ذهب أهل السنة الى أن الله تعالىٰ يجوز أن يرى وأن المؤمنين فى الجنة يرونه منزها عن المقابلة والجهة والمكان (شرح المقاصد: ۳/ ۱۳٤)، (والله تعالىٰ يرى) بصيغة المجهول أى ينظر اليه بعين البصر (فى الآخرة) أى يوم القيمة......بلا كيفية ولا جهة ولا ثبوت مسافة، ومن يرى ربه لا يلتفت الى غيره۔ (شرح فقه اكبر / ۸۳)، وأما الاجماع فهو أن الأمة كانوا مجتمعين على وقوع الرؤية فى الآخرة وان الآيات الواردة فى ذلك محمولة على ظواهرها وهذا الاجماع يدل على صحة الرؤية ووقوعها۔(نبراس / ۱٦۷)

توحید باری تعالیٰ

ا:...... اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔(۱)

۲:...... اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، یعنی نہ اس کی ابتداء ہے نہ انتہاء۔ وہ قدیم ہے، ازلی ہے ابدی ہے۔(۲)

۳:...... اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی عبادات کے لائق ہے۔

۴:...... اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔(۳)

۵:...... اللہ تعالیٰ ہی حلال اور حرام قرار دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ حلال و حرام قرار دے۔(۴)

۶:...... اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ میں پہلی صفت حیاۃ ہے۔ صفات ذاتیہ ان صفات کو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان صفات کے ساتھ تو موصوف ہو، ان صفات کی اضداد کے ساتھ موصوف نہ ہو، مثلاً حیاۃ، قدرت، علم، ارادہ، سمع، بصر، کلام، خلق اور تکوین وغیرہ صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ موصوف ہے۔ ان صفات کی ضد، مثلاً، موت، عجز، جہل وغیرہ کے ساتھ موصوف نہیں

۱۔ لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا۔(الأنبياء /۲۲)، قل هو الله أحد ۔(الاخلاص / ۱)

۲۔ كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلل والاكرام ۔(الرحمن / ۲۶۔ ۲۷)، فقول الشيخ قديم بلا ابتداء، دائم بلا انتهاء هو معنى اسمه الأول والآخر والعلم بثبوت هذين الوصفين مستقر فى الفكر۔(عقيده طحاويه مع الشرح / ۱۱۱)، لما كان الواجب ما يمتنع عدمه لم يحتج بعد اثباته كونه أزليا أبديا۔ (شرح المقاصد: ۳/۱۶)

۳۔ والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم۔(البقرة / ۱۶۳)، انني أنا الله لا اله الا أنا فاعبدني۔(طه / ۱۴)، اياك نعبد واياك نستعين۔(الفاتحه / ۴)

۴۔ انما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله۔ (البقرة / ۱۷۳)، احل الله البيع وحرم الربوا۔(البقرة /۲۷۵)، قل من حرم زينة الله التى اخرج لعباده والطيبت من الرزق۔(الأعراف /۳۲)، قل انما حرم ربى الفواحش ما ظهر منها وما بطن۔ (الأعراف/۳۳)، قال رسول الله ﷺ: انى لست احرم حلالا ولا احل حراما

(صحيح بخارى: ۱/ ۴۳۸)

ہے۔صفت حیات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حیّ، یعنی زندہ ہے۔زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے، وہ حقیقی زندگی کا مالک ہے، ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے اور مخلوق کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔(۱)

۷:...... اللہ تعالیٰ صفت علم کے ساتھ بھی موصوف ہے۔علم کا معنی ہے، جاننا۔وہ تمام عالم کی ظاہر و پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔اس سے کوئی چیز مخفی نہیں، اسے ذرہ ذرہ کا علم ہے، ہر چیز کو اس کے وجود میں آنے سے پہلے بھی اور اس کے ختم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے، انسان کے سینے میں مخفی راز سے بخوبی آگاہ ہے۔علم غیب خاص اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لہٰذا جو کچھ ہوا، ہو رہا ہے اور ہوگا، اللہ تعالیٰ کو ان سب کا تفصیلی علم ہے۔(۲)

۸:...... اللہ تعالیٰ کی صفات میں زمانہ کے اعتبار سے کوئی ترتیب نہیں ہے کہ ایک صفت پہلے ہو اور دوسری بعد میں، بلکہ تمام صفات ازل سے اس کے لئے ثابت ہیں۔(۳)

۹:...... اللہ تعالیٰ کی صفات نہ تو عین ذات باری تعالیٰ ہیں کہ ذات اور صفات مفہوم اور معنی کے اعتبار سے بالکل ایک ہی چیز ہوں، کیونکہ صفات، ذات پر زائد ہوتی ہیں تو دونوں بالکل ایک نہ

۱۔ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔(البقرۃ/ ۲۵۵)، وھو الذی احیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔(الحج / ٦٦)، ان اللّٰہ فالق الحب والنوی یخرج الحي من المیت ومخرج المیت من الحي ذلکم اللّٰہ فانّی تؤفکون۔ (الأنعام / ۹۵)، لم یزل ولا یزال باسمائہ وصفاتہ الذاتیۃ والفعلیۃ أما الذاتیۃ فالحیاۃ والقدرۃ والعلم۔(فقہ اکبر مع الشرح / ۱۵۔ ۱٦)

۲۔ ألایعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر۔(الملک / ۱٤)، ان اللّٰہ لا یخفی علیہ شيء فی الأرض ولا فی السماء(آل عمران / ۵) واللّٰہ یعلم ما فی السمٰوٰت وما فی الأرض واللّٰہ بکل شئ علیم۔(الحجرات / ۱٦)، ویعلم ماتسرون وما تعلنون واللّٰہ علیم بالذات الصدور۔(التغابن/ ٤)، قالت من أنبأك ھذا قال نبّأنی العلیم الخبیر۔(التحریم / ۳)، (والعلم) أي من صفات الذاتیۃ، وھی صفۃ أزلیۃ تنکشف المعلومات عند تعلقھا بھا، فاللّٰہ تعالیٰ عالم بجمیع الموجودات لایعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی العلویات والسفلیات، وانہ تعالیٰ یعلم الجھر والسر وما یکون أخفی منہ من المغیبات۔(شرح فقہ اکبر/ ۱٦)

۳۔ ان اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ لم یزل متصفا بصفات الکمال...... ولا یجوز أن یعتقد أن اللّٰہ وصف بصفۃ بعد ان لم یکن متصفا بھا، لأن صفاتہ سبحانہ صفات کمال، وفقدھا صفۃ نقص، ولا یجوز أن یکون قد حصل لہ الکمال بعد أن کان متصفا بضدہ۔(عقیدہ طحاویہ مع الشرح / ۱۲٤)

ہوئیں، لہٰذا صفاتِ باری تعالیٰ، ذاتِ باری تعالیٰ کا عین نہ ہوئیں اور صفات باری تعالیٰ نہ ہی غیر ذات باری تعالیٰ ہیں کہ ذات اور صفات میں سے ایک دوسرے کے بغیر موجود ہو، کیونکہ صفات تو ذات کے بغیر اس لئے نہیں ہوسکتیں کہ صفات ذات کے تابع ہوتی ہیں اور تابع، متبوع کے بغیر موجود نہیں ہوسکتا اور ذاتِ باری تعالیٰ صفات کے بغیر اس لئے نہیں ہوسکتی کہ اس صورت میں ذاتِ باری تعالیٰ کا صفات کمال کے بغیر ہونا لازم آئے گا اور یہ محال ہے، لہٰذا صفات باری تعالیٰ ذات باری تعالیٰ کا غیر بھی نہ ہوئیں۔ مختصراً اس عقیدے کو یوں بھی کہہ دیا جاتا ہے، صفات باری تعالیٰ نہ عین ذات ہیں نہ غیر ذات۔(۱)

۱۰:...... اللہ تعالیٰ صفت وحدت کیساتھ موصوف ہے، یعنی وہ اپنی ذات میں بھی اکیلا اور تنہا ہے اور اپنی صفات میں بھی اکیلا اور تنہا ہے، نہ کوئی اس کی ذات میں شریک ہے اور نہ ہی صفات میں۔(۲)

۱۱:...... اللہ تعالیٰ بلاشرکت غیرے ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔(۳)

۱۲:...... اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بھی قدیم ہیں، یعنی ہمیشہ سے ہیں۔(۴)

۱۔ الصفة لا عين الموصوف ولا غيره هذا له معنى صحيح هو: أن الصفة ليست عين ذات الموصوف التي يفرضها الذهن مجردة بل هي غيرها، وليست غير الموصوف، بل الموصوف بصفاته شئ واحد غير متعدد۔(عقيده طحاويه مع الشرح / ۱۲۶)، وهي لا هو ولا غيره يعني ان صفات اللّٰه تعالىٰ ليست عين الذات و لا غير الذات فلا يلزم قدم الغير و لا تكثر القدماء تفريع على عدم المغايرة۔(نبراس / ۱۲۸)

۲۔ سبحانه وتعالى عما يقولون علوا كبيرا۔(الأسرا / ۴۳)، ويوم يناديهم فيقول أين شركائي الذين كنتم تزعمون۔(القصص / ۶۲۔ ۷۴)، قل هوا اللّٰه هو أحد۔ (الاخلاص / ۱)
(واللّٰه تعالىٰ واحد) أي في ذاته...... (ولكن من طريق أنه لا شريك له)أي في نعته السرمدى لا في ذاته ولا في صفاته ولا نظير له ولا شبيه له۔ (شرح فقه اكبر / ۱۴)

۳۔ خلق السمٰوت والأرض بالحق تعلىٰ عمّا يشركون۔(النحل / ۳)، ألا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير۔(الملك / ۱۴) هذا خلق اللّٰه فأروني ماذا خلق الذين من دونه(لقمان / ۱۱)، قل اللّٰهمّ ملك الملك تؤتي الملك من تشاء۔(آل عمران / ۲۶) وربك يخلق ما يشاء ويختار ما كان لهم الخيرة سبحانه وتعالى عما يشركون۔(القصص/۶۸)

۴۔ وله صفات أزلية قائمة بذاته۔(شرح عقائد / ۳۷)، وصفاته في الأزل غير محدثه ولا مخلوقة۔(شرح فقه اكبر / ۲۵)

۱۳:...... اللہ تعالیٰ صفت کلام سے بھی موصوف ہیں، کلام کے معنی ہے، بولنا اور باتیں کرنا، یعنی اللہ تعالیٰ متکلم ہیں، کلام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب تک حضرت موسیٰ سے کلام نہیں کیا تھا، اس وقت بھی اللہ تعالیٰ متکلم تھے۔ قرآن کریم سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اصل کلام وہ ہوتا ہے جو دل میں ہو، اس کو کلام نفسی کہا جاتا ہے۔ جب اس کو الفاظ کے قالب میں ڈھالتے ہیں تو وہ کلام لفظی بن جاتا ہے۔ کلام کے لئے حروف اور کلمات ضروری نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو حروف اور کلمات کے ساتھ آراستہ کر کے نازل کیا تاکہ بندے اس کو پڑھ سکیں اور سن سکیں۔ اللہ تعالیٰ کلام کے لئے زبان کے محتاج نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی مخلوق جیسی زبان ہے، وہ زبان سے پاک ذات ہے۔(۱)

۱۴:...... اللہ تعالیٰ کے لئے ان صفات کے علاوہ اور بھی بے شمار صفات ثابت ہیں، مثلاً زندہ کرنا، مارنا، رزق دینا، عزت دینا، ذلت دینا، مخلوق کی الگ الگ شکل وصورت بنانا، بے نیاز ہونا، بے مثل و بے مثال ہونا، ہر چیز کا مالک ہونا، ہر جگہ موجود ہونا، مخلوق کی ہر ضرورت پوری کرنا، ہر مشکل سے نجات دینا، ہر کسی کی حاجت روائی کرنا، کائنات عالم کی تدبیر کرنا، ہدایت دینا، مخلوق کی خطائیں معاف کرنا اور ہر عیب سے پاک ہونا وغیرہ۔ یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کے لئے ازلی، ابدی اور قدیم ہیں، ان میں کمی بیشی، تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا۔(۲)

۱۔ من کلم اللّٰہ ورفع بعضھم درجٰت۔(البقرۃ / ۲۵۳)، قال یٰموسیٰ انی اصطفیتك علی الناس برسلتی وبکلامی فخذ ما اٰتیتك وکن من الشکرین۔(الأعراف/ ۱۴۴)
الکلام ھو صفۃ ازلیۃ عبر عنھا بالنظم المسمی بالقرآن المرکب من الحروف یرید ان الکلام المعدود من الصفات الالھیۃ ھو المعنی القدیم القائم بذاتہ تعالیٰ واما ھذا القرآن المرکب من الحروف الھجاء فحادث ولیس صفۃ قدیمۃ قائمۃ بذاتہ تعالیٰ بل ھو دال علیھا ویسمی الأول بالکلام النفسی والثانی بالکلام اللفظی۔ (نبراس / ۱۳۹)
۲۔ اللّٰہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔ (الروم / ۴۰)
وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر۔ (آل عمران / ۲۶)
ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ۔(الشوری / ۲۵)
واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ أو قاعداً أو قائماً۔(یونس / ۱۲)
واذا مس الانسان ضر دعا ربہ منیبا الیہ۔(الزمر / ۸)
ومن یھد اللّٰہ فمالہ من مضل۔(الزمر / ۳۷)
سبحان ربك رب العزۃ عما یصفون ۔(الصّٰفّٰت / ۱۸۰)
وصفاتہ کلھا فی الأزل۔(فقہ اکبر مع الشرح/ ۳۱)

۱۵:...... اللہ تعالیٰ، جس طرح بندوں کے خالق ہیں اسی طرح ان کے افعال کے بھی خالق ہیں، ان کی عادات، اخلاق اور صفات وغیرہ کے بھی اللہ تعالیٰ ہی خالق ہیں، بندوں کے افعالِ خیر (اچھے کاموں) اور افعالِ شر (برے کاموں) دونوں کے خالق اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف افعال شر کے خالق ہونے کی نسبت کرنے سے اس کی ذات میں کوئی نقص یا عیب پیدا نہیں ہوتا، اس لئے کہ خلق بہر حال محمود ہی ہے خواہ خیر کا ہو یا شر کا، البتہ کسب خیر محمود ہے اور کسب شر مذموم، اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل خیر اور کسب خیر سے راضی ہوتے ہیں اور عمل شر اور کسب شر سے ناراض ہوتے ہیں۔ (۱)

۱۶:...... اللہ تعالیٰ غصے بھی ہوتے ہیں اور خوش بھی، مگر وہ مخلوق کی طرح تأثر سے پاک ہیں اور ان کا غضب ناک ہونا بلا کیف ہے، مخلوق کے غضب ناک ہونے کی طرح نہیں اور ان کا راضی اور خوش ہونا بھی بلا کیف ہے، مخلوق کے راضی اور خوش ہونے کی طرح نہیں۔ اس کی کوئی صفت مخلوق کی صفات کی طرح نہیں۔ (۲)

۱۷:...... ہر قسم کی نعمتیں اور ہر قسم کی تکلیفیں اسی کی طرف سے ہیں۔ (۳)

۱۸:...... اللہ تعالیٰ کے تمام فیصلے اور کام بھلائی اور حکمت پر مبنی ہیں، اس کے کسی بھی فیصلے میں ذرّہ

۱۔ وهو على كل شي وكيل (الأنعام / ۱۰۲)، والله خلقكم وما تعملون۔(الصافات/ ۹۶)، ولا يرضى لعباده الكفر۔(الزمر / ۷)

خلق الخلق سليماً من الكفر والايمان، ثم خاطبهم وأمرهم ونهاهم فكفر من كفر بفعله وانكاره وجحوده الحق بخذ لان الله تعالىٰ اياه، وآمن من آمن بفعله واقراره وتصديقه بتوفيق الله تعالىٰ اياه ونصرته له......والايمان والكفر فعل العباد......وجميع افعال العباد من الحركة والسكون كسبهم على الحقيقة والله تعالىٰ خالقها۔(فقه اكبر مع الشرح / ۴۶۔ ۴۹۔ ۵۰)فعل العبد واقع بقدرة الله تعالى، وانما للعبد الكسب۔(شرح المقاصد: ۳ /۱۶۳)

۲۔ وغضب الله عليه ولعنه وأعدله عذابا عظيما۔ (النساء / ۹۳)أفمن اتبع رضوان الله كمن باء بسخط من الله ومأوٰه جهنم ۔(آل عمران / ۱۶۲)، (وغضبه ورضاه صفتان من صفاته بلا كيف) أى بلا تفصيل أنهما من صفات أفعاله أو من نعوت ذاته ۔ والمعنى وصف غضب الله ورضاه ليس كوصف ما سواه من الخلق، فهما من صفات المتشابهات فى حق الحق على ما ذهب تبعا لجمهور السلف۔(شرح فقه اكبر / ۳۷)

۳۔ ماأصاب من مصيبة الا باذن الله الخ(التغابن/۱۱)، ماأصابك من حسنة فمن الله(النساء/۷۹)

پھر ظلم یا ناانصافی نہیں۔(۱)

۱۹:...... اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن کریم میں کچھ ایسی چیزیں ثابت ہیں جن کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے۔مثلاً چہرہ، ہاتھ، پنڈلی وغیرہ۔اللہ تعالیٰ ان اعضاء سے منزہ ہے۔ان کے بارے میں یہ ایمان لانا ضروری ہے کہ ان سے جو مراد باری تعالیٰ ہے وہ حق ہے، میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔(۲)

۲۰:...... اللہ تعالیٰ کی کوئی نظیر، کوئی اس کا شریک، کوئی اس کی ضد، کوئی اس کے مقابل نہیں، کوئی اس کے فیصلوں کو رد کرنے والا نہیں، کوئی اس کے حکم اور اَمر پر غالب نہیں۔(۳)

۲۱:...... اللہ تعالیٰ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں، یعنی وہ اپنی ذات وصفات اور اپنے کاموں میں کسی کا محتاج نہیں، کیونکہ کل عالم اس کا محتاج ہے۔اگر اللہ تعالیٰ عالم کی کسی چیز کا محتاج ہو تو لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محتاج کا محتاج ہے اور یہ محال ہے، لہٰذا کل عالم اسی کا محتاج ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں۔(۴)

۱۔ وهو الحكيم الخبير۔(سبا / ۱)، وما الله يريد ظلما للعباد۔(غافر / ۳۱)، وما ربك بظلام للعبيد۔(حٓم سجده/ ٤٦)

۲۔ وقالت اليهود يد اللّٰه مغلولة غلت أيديهم ولعنوا بما قالوا بل يداه مبسوطتان ينفق كيف يشاء۔(المائدة / ٦٤)، كل شئ هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون(القصص / ۸۸) ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام۔(الرحمن / ۲۷)، الرحمن على العرش استوى (طه / ٥)، يد اللّٰه فوق أيديهم (الفتح / ۱۰)، ولتصنع على عينى (طه / ۳۹)، قال: ومنها ما ورد كالاستواء واليد والوجه والعين ونحو ذلك والحق أنها مجازات و تمثيلات۔ (شرح المقاصد: ۳ /۱۲۸)، وفى كلام المحققين من علماء البيان ان قولنا الاستواء مجاز عن الاستيلاء۔واليد واليمين عن القدرة والعين عن البصر ونحو ذلك انما هو لنفى وهم تشبه وتجسم بسرعة والا فهى تمثيلات وتصويرات للمعانى العقلية بابرازها فى الصور الحسية وقد بينا ذلك فى شرح التلخيص۔ (شرح المقاصد: ۱۲۹/۳)

۳۔ لا شريك له وبذلك أمرت وانا أول المسلمين۔(الأنعام/۱٦٤)، ولم يكن له كفوا أحد۔(الاخلاص/٤) ليس كمثله شئ۔(الشورى / ۱۱)، لا تبديل لكلمات اللّٰه۔(يونس / ٦٤)، واللّٰه غالب على أمره۔ ولكن اكثر الناس لا يعلمون۔(يوسف / ۲۱)، وما لهم فيهما من شرك وماله منهم من ظهير۔(سبا / ۲۲)، فلا تجعلوا للّٰه أندادا وأنتم تعلمون۔(البقرة / ۲۲)(ولا ضد له) أى ليس له منازع وممانع أبدا لا فى البداية ولا فى النهاية (ولا ند له) أى لا شبيه له ولا شريك له...... (ولا مثل له) أى لا شبيه له ولا كفؤ ولا نوع له حيث لا جنس له۔(شرح فقه اكبر / ۳٦)

٤۔ يا أيها الناس أنتم الفقراء الى اللّٰه واللّٰه هو الغنى الحميد۔ (فاطر / ۱٥)، له مقاليد السموت والأرض۔(الشورى / ۱۲) اللّٰه الصمد۔(الاخلاص/ ۲)

۲۲:...... اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب اور لازم نہیں، وہ کسی ضابطے اور قانون کا پابند نہیں، جو چاہے کر سکتا ہے کوئی اسے پوچھنے والا نہیں۔ اگر وہ اپنی ساری مخلوق کو جہنم میں بھیج دے تو اسے کوئی پوچھنے والا نہیں، اگر وہ سب کو جنت میں داخل کر دے تو بھی اسے کوئی پوچھنے والا نہیں، اس لئے کہ اللہ کے سوا کون ہے جو اس پر کوئی چیز واجب کر سکے اور پوچھ سکے۔ اہلِ جنت کا جنت میں داخلہ اس کے فضل و کرم سے ہوگا، کسی کا اللہ تعالیٰ پر کوئی حق نہیں۔(۱)

۲۳:...... اللہ تعالیٰ کو بدا نہیں ہوتا۔ بدا کا معنی ہے، ظاہر ہونا، جو بات پہلے معلوم نہ ہو اس کا معلوم ہونا۔ اللہ تعالیٰ اس سے منزہ اور پاک ہیں، کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ پہلے جاہل تھے پھر علم حاصل ہوا۔ بعض شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بدا ہوتا ہے۔ بدا کی تین قسمیں ہیں:

۱:...... بدا فی العلم: جو کچھ پہلے معلوم تھا اس کے برخلاف حقیقت منکشف ہوئی۔

۲:...... بدا فی الارادہ: جو پہلے ارادہ کیا تھا وہ غلط معلوم ہوا۔

۳:...... بدا فی الامر: جو حکم پہلے دیا تھا وہ غلط ثابت ہوا۔

بدا کے عقیدہ کے نتیجے میں اللہ کا جاہل ہونا، غلط علم رکھنے والا ہونا، غلط ارادہ کرنے والا ہونا اور غلط حکم دینے والا ہونا ثابت ہوتا ہے، لہٰذا یہ عقیدہ اس قابل نہیں کہ کوئی اس کا قائل ہو۔(۲)

۱۔ ولو شاء ربك لآمن من في الأرض كلهم جميعا۔(يونس / ۹۹)، لا يسئل عما يفعل وهم يسئلون۔(الانبياء/۲۳)ومنها أنه لا يجب على الله شئ من رعاية الأصلح للعباد وغيرها۔(شرح فقه اكبر / ۱۲۷)، وما هو أصلح للعبد فليس بواجب على الله تعالىٰ خلافا للمعتزلة ۔(نبراس /۲ ۰ ۲)

۲۔ فمن أظلم ممن افترى على الله كذبا ليضل الناس بغير علم۔(الأنعام / ۱۴۵)، ألا له الحكم وهو أسرع الحاسبين۔(الأنعام /۶۲)، ما يبدل القول لدى وما انا بظلام للعبيد۔(ق/ ۲۹) بدادر علم وهو أن يظهر له خلاف ما علم۔ بدادراراده وهو أن يظهر له صواب على خلاف ما أراد۔ بدادر أمر وهو أن يامر بشئ ثم يامر بشئ بعده بخلاف ذلك۔

(تحفه اثنا عشريه مترجم/ ۲۸۲۔ ۲۸۳)

رسالت

۱:...... نبی اور رسول خدا کی ان برگزیدہ ہستیوں کو کہا جاتا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرماتے ہیں۔ ہر نبی اور رسول پر ایمان لانا ضروری ہے۔(۱)

۲:...... نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے اس انسان کو کہا جاتا ہے جس پر وحیٔ الٰہی نازل ہوتی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ احکام اور ہدایت خلق کے لئے مامور ہو، صاحبِ کتاب ہو یا نہ ہو۔

رسول نبی سے شان میں بڑھ کر ہوتا ہے۔ جس نبی کو کوئی خصوصی امتیاز حاصل ہو وہ رسول کہلاتا ہے، مثلاً نبی اگر صاحبِ کتاب ہو تو رسول کہلائے گا، یا جو اصلاحِ ناس کے لئے مبعوث ہو وہ نبی ہوتا اور جو مقابلہ اعداء کے لئے مبعوث ہو وہ رسول ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں۔(۲)

۳:...... نبی زیادہ مبعوث ہوئے اور رسول کم، ایک روایت کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام کی

۱۔ قولوا امنا باللّٰہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسماعیل واسحق ویعقوب۔(البقرۃ/۱۳۶) النبی انسان بعثہ اللّٰہ لتبلیغ ما اوحی الیہ، وکذا الرسول۔ (شرح المقاصد: ۲۶۸/۳)، أما فی الشرع فقال الأشاعرۃ: ھو من قال اللّٰہ تعالیٰ لہ ممن اصطفاہ من عبادہ: ارسلناك الی قوم کذا ۔ أو الی الناس جمیعا أو بلغھم عنی، ونحوہ من الألفاظ الدالۃ علی ھذا المعنی کبعثتك ونبئھم(کشاف اصطلاحات الفنون: ۲/۱۶۸۱)، فیجب الایمان بجمیع الأنبیاء والمرسلین وتصدیقھم فی کل ما أخبروا بہ من الغیب وطاعتھم فی کل ما أمروا بہ ونھوا عنہ۔ (شرح عقیدہ سفارینیہ: ۲۶۳/۲)

۲۔ وقد ذکروا فروقا بین النبی والرسول، وأحسنھا: أن من نبأہ اللّٰہ بخبر السماء ان أمرہ أن یبلغ غیرہ، فھو نبی رسول، وان لم یأمرہ أن یبلغ غیرہ، فھو نبی ولیس برسول، فالرسول أخص من النبی، فکل رسول نبی، ولیس کل نبی رسولا، ولکن الرسالۃ أعم من جھۃ نفسھا، فالنبوۃ جزء من الرسالۃ، اذا الرسالۃ تتناول النبوۃ وغیرھا بخلاف الرسل، فانھم لا یتناولون الأنبیاء وغیرھم، بل الأمر بالعکس، فالرسالۃ أعم من جھۃ نفسھا، وأخص من جھۃ أھلھا۔ (عقیدہ طحاویہ مع الشرح/۱۵۸) فالنبی انسان بعثہ اللّٰہ تعالیٰ الی الخلق لتبلیغ الاحکام... والرسول انسان بعثہ اللّٰہ تعالیٰ الی قوم مشرکین کافرین لتبلیغ التوحید والرسالۃ والاحکام۔ (خیالی حاشیہ شرح عقائد/ ۱۴۰)

تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے اور رسل کی تعداد تین سو تیرہ یا کم وبیش ہے۔(۱)

۴:...... نبی دنیا میں کسی سے پڑھنا لکھنا نہیں سیکھتا، اسے براہِ راست اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے علوم عطا کئے جاتے ہیں، اسی بناء پر وہ اپنے زمانے میں اور اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم والا ہوتا ہے۔(۲)

۵:...... تمام انبیاء ورسل علیہم السّلام کا دین یعنی اصولی عقائد ایک ہیں اور شریعتیں یعنی فروعی احکام جدا جدا ہیں۔(۳)

۶:...... ہر نبی اپنے مقصد نبوت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داری نبھانے میں کامیاب اور سرخرو ہوا ہے، اگر کسی نبی پر کوئی ایک شخص بھی ایمان نہیں لایا، پھر بھی وہ نبی کامیاب

۱۔ عن ابی امامة قال: قال أبو ذر رضی اللہ عنه قال قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدة الأنبیاء قال: مائة الف وأربعة وعشرون الفا، الرسل من ذلك ثلاثمائة وخمسة عشر جما غفیرا رواه احمد وعن أبی ذرؓ قال قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلاثمائة وبضعة عشر جما غفیرا رواه احمد وفی روایة ما یتا الف والف وأربعة وعشرون ألفا(نبراس/۲۸۱)، ففی صحیح ابن حبان من حدیث ابی ذر الغفاریؓ قال دخلت المسجد فاذا رسول اللہ ﷺ جالس وحده، فذکر حدیثا طویلا وفیه، قلت یا رسول کم الأنبیاء ؟ قال: مائة الف وعشرون الفا، قلت یا رسول اللہ کم الرسل من ذلك ؟ قال ثلاثمائة وثلاثة عشر جما غفیرا ۔ قلت یا رسول اللہ من کان أولهم؟ قال آدم علیه السّلام۔

(شرح عقیده سفارینیه: ۲/۲۶۳)

۲۔ الذین یتبعون الرسول النبی الأمی۔(الأعراف / ۱۵۷)، وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی علمه شدید القوی۔ (النجم / ۳ ۔ ۴ ۔ ۵)، وأنزل اللہ علیك الکتاب والحکمة وعلمك مالم تکن تعلم۔(النساء / ۱۱۳)

۳۔ شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا والذی أوحینا الیك وما وصینا به ابراهیم وموسیٰ وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه۔(الشوری / ۱۳)، ولکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا۔ (المائده/۴۸)، واسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الهة یعبدون ۔(الزخرف / ۴۵)؛ فمعنی الآیة شرعنا لکم ما شرعنا للأنبیاء دینا واحدا فی الأصول وهی التوحید والصلاة والزکوٰة والصیام والحج والتقرب بصالح الأعمال...... فهنا کله مشروع دینا واحدا وملة متحدة لم یختلف علی ألسنة الأنبیاء وان اختلف اعدادهم......، وبالجملة لا شك فی اختلاف الادیان فی الفروع، نعم لا یبعد اتفاقهما فیما هو من مکارم الأخلاق واجتناب الرزائل۔ (روح المعانی: ۲۴/۲۲)

اور سرخرو ہے۔(۱)

۷:...... نبی سے بسا اوقات اجتہادی خطا ہو سکتی ہے، اور یہ نبوت و عصمت کے منافی نہیں، لیکن نبی کبھی بھی خطائے اجتہادی پر برقرار نہیں رہتا۔(۲)

۸:...... نبی اور رسول جتنے بھی مبعوث ہوئے سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر کسی ایک نبی یا رسول کو جھٹلا دیا اور باقیوں پر ایمان لایا تو بھی ایمان ختم ہو گیا۔(۳)

۹:...... نبیٔ اوّل آدم علیہ السّلام ہیں اور سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السّلام ہیں۔

۱۰:...... افضل الناس، انبیاء کرام ہیں، افضل الانبیاء، رسل ہیں، افضل الرسل، اولوالعزم من الرسل ہیں اور وہ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم ہیں۔(۴)

۱۔ فذکر انما أنت مذکر لست علیهم بمسیطر الا من تولی و کفر فیعذبه اللّٰه العذاب الأکبر۔ (الغاشیة/ ۲۱ تا ۲٤)، فهل علی الرسل الا البلغ المبین۔(النحل: ۳۵)، واسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الهة یعبدون۔ (الزخرف / ٤۵)، الثانی ما یتعلق با لتبلیغ فقداجمعت الامةعلی کونهم معصومین عن کذب مواظبین علی التبلیغ و التحریض والا لا رتفع الوثوقا بالا داء واتفقو اعلیٰ ان ذالك لایجوزو وقو عه منهم عمداوسهوا (تفسیر خازن: ٤/۲۲۹)

۲۔ واما صدور الکبیرة بعد النبوةسهوا و کذا علی سبیل الخطاء فی الاجتهاد فجوزه الأکثرون۔ (نبراس / ۲۸۳)(وأما) صدورها عنهم (سهوا) أو علی سبیل الخطاء فی التاویل (فجوزه الأکثرون)......(وقال الجاحظ) یجوز أن یصد ر عنهم غیر صغار الخسة سهوا بشرط أن ینبهوا علیه فینتهوا عنه وقد تبعه فیه کثیر من المتاخرین۔(شرح المواقف: ۸/ ۲۹۰)

۳۔ ان الذین یکفرون باللّٰه ورسله ویریدون أن یفرقوا بین اللّٰه ورسله ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون أن یتخذوا بین ذلك سبیلا أولئك هم الکفرون حقا(النساء / ۱۵۰، ۱۵۱) فیجب الایمان لجمیع الأنبیاء والمرسلین تصد یقهم فی کل ما أخبروا به......ولهذا أوجب سبحانه الایمان بکل ما أوتوا به۔ (شرح عقیده سفارینیه: ۲/ ۲٦٤)

٤۔ ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض۔ (الأسراء / ۵۵)، فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل ولاتستعجل لهم۔(الأحقاف / ۳۵)، قال النبی ﷺ فی حدیث طویل: یا نوح أنت أول الرسل الی الأرض(صحیح مسلم: ۱/ ۱۱۱)، وأول الأنبیاء ادم واخرهم محمد علیهما الصلوٰة والسّلام، اما نبوة ادم علیه السلام فبالکتاب الدال أنه قد امر ونهی قال اللّٰه تعالیٰ یا ادم اسکن أنت وزوجك الجنة و کلا منها رغدا حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة ۔ مع القطع بانه لم یکن فی زمنه نبی اخر بالاجماع۔(نبراس / ۲۷٤)، (بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۱:...... نبی اور رسول پر ایمان کے بغیر اللہ تعالیٰ پر ایمان معتبر و مقبول نہیں، اللہ تعالیٰ پر ایمان اس شخص کا معتبر ہے جو انبیاء کرام پر ایمان رکھتا ہے۔(۱)

۱۲:...... اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر علاقہ میں نبی اور رسول بھیجے، کوئی قوم اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں اللہ کا نبی نہ آیا ہو۔(۲)

۱۳:...... نبوت اور رسالت کسبی چیز نہیں کہ عبادت و ریاضت کے نتیجے میں انسان رسالت و نبوت حاصل کر لے، بلکہ یہ محض عطیۂ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہے۔ جس کو وہ چاہتا ہے خلعت نبوت و رسالت سے نوازتا ہے، عبادت و ریاضت کو اس میں کچھ بھی دخل نہیں۔(۳)

۱۴:...... نبی اور رسول منصبِ نبوت و رسالت سے کبھی معزول نہیں کیے جاتے، ان کی پیدائش بحیثیت نبی ہوتی ہے، نبی مر کر بھی نبی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم محیط کی بناء پر کسی ایسے شخص کو مقامِ نبوت سے سرفراز نہیں فرماتے جسے آئندہ معزول کرنا پڑے۔(۴)

(گذشتہ سے پیوستہ) واما اولوا العزم من الرسل فقد قيل فيهم اقوال احسنها: ما نقله البغوى وغيره عن ابن عباس وقتادة: انهم نوح، وابراهيم، وموسىٰ، وعيسىٰ، ومحمد صلوات الله وسلامه عليهم قال وهم المذكورون فى قوله تعالى: واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح وابراهيم وموسىٰ وعيسىٰ بن مريم۔ (الأحزاب / ۷)(عقيد طحاويه مع الشرح / ۳۱۱، ۳۱۲)

۱۔ والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون أولئك على هدى من ربهم وأولئك هم المفلحون۔(البقرة/ ۴ ۔۵)

۲۔ ولقد بعثنا فى كل امة رسولا أن اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت فمنهم من هدى الله ومنهم من حقت عليه الضللة فسيروا فى الأرض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين۔ (النحل/ ۳۶)، وان من امة الا خلا فيها نذير۔(فاطر/ ۲۴)

۳۔ والله يختص برحمته من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔ (البقرة /۱۰۵)، ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء۔(آل عمران / ۱۷۹) والحاصل ان النبوة فضل من الله وموهبة ونعمة من الله تعالىٰ يمن بها سبحانه ويعطيها (لمن يشاء) أن يكرمه بالنبوة فلا يبلغها أحد بعلمه ولا يستحقها بكسبه ولا ينالها عن استعداد ولاية بل يخص بها من يشاء (من خلقه) ومن زعم انها مكتسبة فهو زنديق۔(شرح عقيده سفارينيه: ۲/ ۲۶۸)

۴۔ وقال اهل السنة والجماعة ان الانبياء صلوات الله عليهم قبل الوحى كانوا انبياء معصومين واجب العصمة والرسول قبل الوحى كان رسولا نبيا وكذلك بعد الوفات۔ والدليل عليه قوله سبحانه وتعالى خبر عن عيسى بن مريم صلوات الله عليه تصديقا له حيث كان فى المهد صبيا قال: انى عبد الله اتانى الكتٰب وجعلنى نبيا۔ ومعلوم ان الوحى لا يكون للصبيان والأطفال والكتاب لا يكون الا لنبى مرسل۔ وهذا نص من غير تاويل ولا تعريض ومن أنكر ذلك فانه يصير كافراً۔ (تمهيد أبى شكور سالمى / ۷۳)۔

۱۵:...... ہر نبی صادق اور امین ہوتا ہے، جنت کی بشارت دینے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا ہوتا ہے، اعلیٰ درجہ کے اخلاق کا مالک ہوتا ہے، اپنی قوم میں ہر فضل وکمال میں سب سے بڑھ کر ہوتا ہے، تبلیغ پر اُجرت نہیں لیتا، ہر قسم کے تکلفات سے پاک ہوتا ہے، اللہ کی آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سناتا ہے، انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔(۱)

۱۔ انه كان صادق الوعد وكان رسولا نبيا (مريم / ٥٤)، وا تيناك بالحق وانا لصادقون۔ (الحجر/٦٤)، وأنا لكم ناصح أمين۔(الأعراف / ٦٨) فقد جاء كم بشير و نذير۔ (المائدة / ١٩)، ان أنا الا نذير وبشير لقوم يؤمنون۔ (الأعراف / ١٨٨)، انك لعلى خلق عظيم۔(القلم / ٤)، ولقد جئنٰهم بكتٰب فصلناه على علم هدى ورحمة۔(الأعراف / ٥٢)، وما أسئلكم عليه من أجر ان أجرى الا على رب العلمين۔(الشعراء/ ١٠٩)، اذ بعث فيهم رسولا من أنفسهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتٰب والحكمة۔ (آل عمرٰن / ١٦٤)، وكلهم كانوا مخبرين مبلغين عن الله تعالىٰ لأن هذا أى الأخبار والتبليغ معنى النبوة والرسالة قيل لف ونشر لأن النبى من ينبى أى يخبر والرسول من يبلغ وهى نكتة جيدة صادقين ناصحين للخلق أى يطلبون الخير لهم۔ (نبراس / ٢٨٢ ـ ٢٨٣)

۱۶:...... ہر نبی معصوم ہوتا ہے۔ معصوم کا معنی ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ، قصداً یا سہواً نبی سے سرزد نہیں ہوسکتا۔ عصمت ایک ایسا وصف ہے جو جبر کے بغیر اپنے اختیار سے انبیاء کرام کو ہر قسم کے گناہوں سے روکے رکھتا ہے۔(۱)

۱۷:...... انبیاء کرام کے علاوہ اور کوئی معصوم نہیں ہے۔(۲)

۱۔ ولولا أن ثبتنك لقد كدت تركن اليهم شيئا قليلا۔ (بنی اسرائيل/ ۷٤)، ما ضل صاحبكم وما غوى۔(النجم / ۲)، ولقد همت به وهم بهالولا أن رابرهان ربه۔(يوسف/ ۲٤)، ان الانبياء معصومون عن الكذب فى التبليغ وغيره خصوصا فيما يتعلق بامر الشرائع وتبليغ الاحكام وارشاد الأمة وهو انهم معصومون من الكفر قبل الوحى وبعده بالاجماع(نبراس / ۲۸۳) والمختار عندى انهم معصومون عن وساوس الشيطان وعنالكذب والكبائر والصغائر عمدا او سهوا قبل البعثة وبعدها(مرام الكلام / ۳۲)، والأنبياء عليهم الصلاة والسّلام كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر۔(شرح فقه اكبر/ ٥٦)، قال القاضى عياض واعلم ان الأمة مجتمعة على عصمة النبى من الشيطان فى جسمه وخاطره ولسانه۔(تفسيرخازن: ۲/ ۲۷۰)، واما تعريفهما الحقيقى على ما ذكره فى شرح المقاصد فهو انها ملكة اجتناب المعاصى مع التمكن منها(حاشيه خيالى/ ۱۰۷)، قال ائمة الاصول الانبياء عليهم الصلاة والسّلام كلهم معصومون لا يصدر عنهم ذنب ولو صغيرة سهوا ولا يجوز عليهم الخطاء فى دين الله قطعا وفاقا للأستاذ الى أبى اسحق الأسفراينى وأبى الفتح الشهرستانى والقاضى عياض والشيخ تقى الدين السبكى وغيرهم۔

(اليواقيت والجواهر: ۲/ ۲)

۲۔ عن الاغر المزنى رضى الله عنه قال خرج الينا رسول الله ﷺ رافعا يديه وهو يقول يا ايها الناس استغفروا ربكم ثم توبوا اليه فو الله انى لاستغفر الله واتوب اليه فى اليوم مائة مرة قالوا فهذا كان رسول الله يقوله لانه معصوم من الذنوب و اما غيره فلاينبغى ان يقول ذالك لانه غير معصوم من العود فى ما تاب منه (شرح معانى الآثار: ۲/ ۳٦۷)

ختمِ نبوت

۱:...... ہر نبی کی تعظیم وتوقیر ضروری ہے، کسی نبی کی شان میں ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔(۱)

۲:...... انبیاء کرام علیہم السّلام میں باہمی فرق مراتب ہے۔ بعض انبیاء کرام علیہم السّلام کو دوسروں پر فضیلت حاصل ہے۔ سب سے افضل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں کے سردار ہیں۔(۲)

۱۔ یا ایھاالذین امنو لا ترفعوا صواتکم فوق صوت النبی و لا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون (الحجرات/۲)، و یجب علیکم تبجیله و تعظیمه و مراعاة آدابه و خفض الصوت بحضرته و خطابه بالنبی والرسول و نحو ذلك (تفسیر مظھری: ۲/۴۱)، والحاصل أنه لا شك ولا شبھة فی کفر شاتم النبیﷺ وفی استباحة قتله وھو المنقول عن الائمةالأربعة(رد المحتار: ۳ /۳۱۷)، أجمع عوام اھل العلم علی ان حد من سب النبیﷺ القتل۔(الصارم المسلول / ٤)، قال العلامة الحصکفی رحمه اللّٰه تعالیٰ: وکل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الاجماعة من تکررت ردته علی ما مر والکافر بسبب النبیﷺ من الأنبیاء فانه یقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا ولو سب اللّٰه تعالیٰ قبلت لأنه حق اللّٰه تعالیٰ والأول حق عبد لا یزول بالتوبة۔(رد المحتار: ٤/ ۲۳۱)

۲۔ تلك الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللّٰه ورفع بعضھم درجٰت۔ (البقرہ/۲۵۳)، وأفضل الأنبیاء محمد علیه السّلام لقوله تعالیٰ کنتم خیر امة۔ الآیة ۔ ای تمم الآیة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔(نبراس / ۲۸۶)، والمعتقد المعتمد أن أفضل الخلق نبینا حبیب الحق، وقد ادعی بعضھم الاجماع علی ذلك، فقد قال ابن عباس رضی اللّٰه عنه: ان اللّٰه فضل محمدا علی أھل السماء وعلی الأنبیاء۔وفی حدیث مسلم والترمذی عن انس رضی للّٰه عنه: انا سید ولد آدم یوم القیمة ولا فخر، زاد أحمد والترمذی وابن ماجه عن أبی سعید: وبیدی لواء الحمد ولا فخر، وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وأنا اوّل من تنشق عنه الأرض ولا فخر، وأنا أول شافع وأول مشفع ولا فخر، وروی الترمذی عن أبی ھریرة رضی اللّٰه عنه ولفظه وأنا أول من تنشق عنه الأرض فأکسی حلة من حلل الجنة ثم أقوم عن یمین العرش، ولیس أحد من الخلائق یقوم ذلك المقام غیری۔(شرح فقه أکبر/ ۱۱٤)، فمنھا: (بقیہ اگلے صفحے پر)

۳:...... حضرت محمد رسول ﷺ کی بعثت اور آپ ﷺ کی نبوت و رسالت تمام عالم کے لئے ہے، اور آپ تمام جہانوں کے لئے نبی ہیں۔ جس طرح آپ امت کے نبی ہیں، اسی طرح انبیاء کرام علیہم السّلام کے بھی نبی ہیں۔(۱)

۴:...... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام مخلوقات اور تمام انبیاء کرام علیہم السّلام سے زیادہ علوم عطا فرمائے گئے، آپ کو اوّلین و آخرین کے وہ علوم عطا فرمائے گئے جو کسی اور کو نہیں دیئے گئے لیکن عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔(۲)

۵:...... حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے رسول ہیں، ان کو اللہ کا بیٹا سمجھنا شرکیہ عقیدہ ہے۔ قرآن کریم میں جابجا اس باطل عقیدے کی تردید کی گئی ہے۔(۳)

۶:...... حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے بغیر باپ کے پیدا

(گذشتہ سے پیوستہ) تفضيل بعض الأنبياء على بعضهم، وهو قطعي بحسب الحكم الاجمالي حيث قال الله تعالىٰ، "تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض"۔ وقال الله تعالىٰ، "ولقد فضلنا بعض النبيين على بعض" أي بمزيد العلم اللدني لا بوفور المال الد نی ۔ وأما بحسب الحكم التفصيلي فالأمر ظني۔(شرح فقه أكبر/ ١١٤)

١ـ وما أرسلنك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا۔(سبا/٢٨)، فقد قال ابن عباس رضى الله عنه ان الله فضل محمد على اهل السماء وعلى الأنبياء۔(شرح فقه أكبر/ ١١٤)، أفضل الأنبياء محمد عليه السّلام لقوله تعالىٰ كنتم خير امة الآية......وعند نا فى الاستدلال وجهان: أحدهما الاجماع فهو قول لم يعرف له مخالف من أهل السنة بل من أهل القبلة كلهم ثانيهما الاحاديث المتظاهرة كقوله عليه السّلام ان الله فضلنى على الأنبياء، وفضل امتى على الأمم رواه الترمذى۔وقوله أنا سيد الناس يوم القيمة رواه مسلم ـ وقوله أنا أكرم الأولين والآخرين على الله ولا فخر رواه الترمذى والدارمى۔ وقوله اذا كان يوم القيمة كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر رواه الترمذى وأمثالها كثيرة۔(نبراس / ٢٨٦)

٢ـ وعنده مفاتح الغيب لا يعلمهاالا هو۔ (الانعام/٥٩)، عن انس بن مالكؓ قال قال رسول اللهﷺ: هل تدرون من اجود جوداً؟ قالوا الله ورسوله اعلم قال الله تعالىٰ اجود جوداً ثم انا اجود بنى آدم واجودهم من بعدى رجل علم علما فنشره ياتى يوم القيمة اميرا وحده او قال امة واحدة(مشكوٰة المصابيح: ١/ ٣٦، ٣٧)

٣ـ واذ قال عيسىٰ ابن مريم يبنى اسرائيل انى رسول الله اليكم۔(الصف / ٦)
وقالت النصرى المسيح ابن الله ذلك قولهم بأفواههم۔(التوبة / ٣٠)
لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم۔(المائدة / ١٧)

فرمایا اور انہیں سولی پر نہیں چڑھایا گیا بلکہ زندہ ہی آسمانوں پر اٹھالیا گیا۔ قیامت کے قریب وہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، چالیس یا پینتالیس برس زمین پر رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں دفن ہوں گے۔(۱)

۷:...... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ کی شریعت اور کتاب گزشتہ تمام شریعتوں اور کتابوں کے لئے ناسخ ہے۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ بلاشبہ کافر و مرتد اور زندیق ہے، اور اس کے ماننے والے بھی سب کافر و مرتد ہیں۔(۲)

۸:...... حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، حضور ﷺ کے بعد کوئی شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل یا معجزے کا مطالبہ کرے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ مطالبہ عقیدۂ ختمِ نبوت میں شک کے مترادف ہے، والا، فلا۔(۳)

۱۔ ان مثل عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔(آل عمران/۵۹)
قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا قال کذلك قال ربك ھو علی ھین ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان أمرا مقضیا۔(مریم/ ۲۰۔۲۱)
وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللّٰہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شك منہ مالھم بہ من علم الا أتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللّٰہ الیہ وکان اللّٰہ عزیزا حکیما۔(النساء/ ۱۵۷۔۱۵۸)، عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ واللّٰہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ أحد۔(صحیح مسلم: ۱/ ۸۷)، عن عبداللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینزل عیسٰی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین ثم یموت فیدفن معی فی قبری (مشکوٰۃ المصابیح: ۲/ ۴۸۰)
۲۔ ما کان محمد أبا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔(احزاب / ۴۰)
من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔(آل عمرٰن / ۸۵)
اعلم ان الاجماع قد انعقد علی انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کما انہ خاتم النبیین وان کان المراد بالنبیین فی الآیۃ ھم المرسلین۔(الیواقیت والجواھر: ۲/ ۳۷)
قولہ: (وکل دعویٰ النبوۃ بعدہ فغی وھوی) ش: لما ثبت أنہ خاتم النبیین، علم ان من ادعی بعدہ النبوۃ فھو کاذب۔(عقیدہ طحاویہ مع الشرح / ۱۷۶)
۳۔ تنبارجل فی زمن ابی حنیفۃؒ و قال امھلونی حتیٰ اجیء بالعلامات فقال ابو حنیفۃؒ من طلب منہ علامۃ فقد کفر لقول النبی ﷺ لانبی بعدی (مناقب الامام الاعظم للامام البرازی: ۱/ ۱۶۱)

فرشتے

۱:...... فرشتوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے، قرآن وحدیث اور سابقہ کتب سماویہ میں فرشتوں کا ذکر موجود ہے۔(۱)

۲:...... فرشتوں کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(۲)

۳:...... فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، نور سے پیدا کئے گئے ہیں، ان میں توالد وتناسل کا سلسلہ نہیں ہے، نر و مادہ سے پاک ہیں، لطیف جسم والے ہیں جو نظر نہیں آتا، مختلف شکلوں میں ظاہر ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تکوینی اُمور ان کے ذمے لگا رکھے ہیں۔(۳)

۱۔ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ۔(البقرۃ / ۲۸۵)، لیس البر أن تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتاب والنبیین۔(البقرۃ/۱۷۷)، وقال النبی ﷺ فی حدیث جبرئیل: ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ۔(صحیح بخاری: ۱/۱۲)

۲۔ ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر فقد ضل ضلٰلا بعیداً۔(النساء / ۱۳۶)، امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملائکتہ وکتبہ۔(البقرۃ /۲۸۵)، وقال ﷺ فی الحدیث المتفق علی صحتہ، حدیث جبرئیل وسؤالہ للنبی ﷺ عن الایمان فقال: ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر، وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ، فھذہ الأصول التی اتفقت علیھا الأنبیاء والرسل صلوات اللہ علیھم وسلامہ، ولم تؤمن بھا حقیقۃ الایمان الا اتباع الرسل۔ (عقیدہ طحاویہ مع الشرح / ۳۳۲۔۳۳۳)

۳۔ لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون۔ (التحریم / ۶)، یخافون ربھم من فوقھم ویفعلون ما یؤمرون۔(النحل: ۵۰)، لا یستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون ۔ یسبحون اللیل والنھار لا یفترون۔ (الأنبیاء / ۱۹ ۔ ۲۰)، فعن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ ﷺ خلقت الملئکۃ من نور وخلق الجن من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم ۔ رواہ مسلم۔ والمراد بالنور مادۃ نورانیۃ الطف وأشرف من النار(نبراس / ۲۸۷)، جمھور المسلمین علی أن الملئکۃ أجسام لطیفۃ تظھر فی صور مختلفۃ وتقوی علی أفعال شاقۃ، ھم عباد مکرمون یواظبون علی الطاعۃ والعبادۃ، ولا یوصفون بالذکورۃ والأنوثۃ۔(شرح المقاصد: ۳/ ۳۱۹)

۴:...... کوئی فرشتہ کسی کے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے، بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔(۱)

۵:...... فرشتوں میں بھی فرق مراتب ہے، بعض فرشتے دوسروں سے افضل ہیں۔(۲)

۶:...... سب سے زیادہ مقرب چار فرشتے ہیں:

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السّلام بہت زیادہ طاقتور، امانت دار اور مکرم ہیں، ہر زمانہ میں انبیاء کرامؑ پر وحی لانے کے لئے مقرر تھے۔(۳)

۲۔ حضرت میکائیل علیہ السّلام، بارش برسانے، غلہ اُگانے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی مخلوق کو روزی پہنچانے پر مقرر ہیں۔(۴)

۳۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام، جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے، جس کی آواز کی شدت سے ہر چیز فنا ہو جائے گی، سب جاندار مر جائیں گے، دوبارہ پھر صور پھونکیں گے جس سے سب مردے زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے۔(۵)

۱۔ بل عباد مکرمون، لا یسبقونه بالقول وهم بأمره یعملون۔(الأنبیاء / ۲۶۔۲۷) وکم من ملك فی السموت لا تغنی شفاعتهم شیئا۔(النجم/ ۲۶) ولا دل علیه عقل وما زعم عبدة الأصنام انهم بنات الله تعالیٰ فمحال باطل وافراط أی تجاوز عن الحق فی جانب الکمال فی شانهم لأنه رفعهم عن العبودیة الی الولد۔(نبراس / ۲۸۸)

۲۔ والقرآن مملوء بذکر الملئکة واضافهم ومراتبهم......وتارة یذکر حفهم بالعرش وحملهم له، ومراتبهم من الدنو، وتارة یصفهم بالاکرام والکرم، وتقریب والغلو والطهارة والقوت والاخلاص۔(عقیده طحاویه مع الشرح/ ۳۰۱)

۳۔ انه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش مکین مطاع ثم أمین۔(التکویر / ۱۹تا۲۱)، قل من کان عدوا لجبریل فانه نزله علی قلبك باذن الله۔(البقرة / ۹۷)، علمه شدید القوی ذو مرة فاستوی۔(النجم / ۵۔۶)، عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ: ألا أخبرکم بأفضل الملئکة جبریل۔ (مجمع الزوائد: ۳/ ۱۴۰)، فجبریل مؤکل بالوحی الذی به حیاة القلوب والأرواح۔(عقیده طحاویه مع الشرح/ ۳۰۰، ۳۰۱)

۴۔ من کان عدوا لله وملئکته ورسله وجبریل ومیکل فان الله عدو للکفرین۔ (البقرة / ۹۸)، ومیکائیل مؤکل بالقطر الذی به حیاة الأرض والنبات والحیوان۔(عقیده طحاویه مع الشرح/۳۰۱)

۵۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ان طرف صاحب الصور مذ وکل به مستعد ینظر حول العرش مخافة أن یؤمر بالصیحة قبل أن یرتد الیه طرفه کأن عینیه کوکبان دریان۔(مستدرك حاکم: ۴/ ۵۵۹، ۸/ ۳۱۰۲)، واسرافیل مؤکل بالنفخ فی الصور الذی به حیات الخلق بعد مماتهم ۔(عقیده طحاویه مع الشرح/ ۳۰۱)

۴۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام، یہ مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور وقتِ مقرر پر ان کی روحیں قبض کرتے ہیں۔(۱)

۷:...... کل فرشتے کتنے ہیں؟ ان کی حتمی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔(۲)

۸:...... فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، انہیں جو حکم دیا جاتا ہے، اسے بجالاتے ہیں، ہر قسم کے صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں۔(۳)

۹:... اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں اور ان کاموں کی بجا آوری میں مشغول رہتے ہیں۔ مثلاً بعض فرشتے انسانوں کے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں، بعض فرشتے انسانوں کی حفاظت پر مقرر ہیں، بعض فرشتے دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہیں، بعض فرشتے اللہ تعالیٰ کے عرش کو تھامے ہوئے ہیں، بعض فرشتے جنت کے خازن اور بعض دوزخ کے خازن ہیں، بعض فرشتے عرش کے اردگرد صف بستہ کھڑے ہیں، بعض فرشتے بیت المعمور کا طواف کررہے ہیں، بعض فرشتے امت کی طرف سے پڑھا جانے والا درود وسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنے پر مقرر ہیں، بعض فرشتے قبر میں میت سے سوالات کرنے پر مقرر ہیں، بعض فرشتوں کے دو، بعض کے تین اور بعض کے چار چار پَر ہیں، بعض فرشتے لوگوں کی دعاوں پر آمین کہتے ہیں، بعض فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لئے نازل ہوتے رہتے ہیں، جیسا کہ غزوہ بدر وغیرہ میں ہوا، بعض فرشتے نافرمان لوگوں کو عذاب دینے کے لئے بھی آسمانوں سے نازل ہوتے رہتے ہیں، جیسے قومِ لوط، قومِ عاد اور قومِ ثمود وغیرہ پر عذاب کے لئے آسمانوں سے فرشتے نازل ہوئے، بعض

۱۔ قل یتوفکم ملک الموت الذی و کل بکم ثم الی ربکم ترجعون۔(السجدة / ۱۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ان الله عز وجل وكل ملك الموت وقبض الأرواح۔(ابن ماجه / ۱۹۹)

۲۔ أما من ورد تعيينه باسمه المخصوص كجبريل وميكائيل واسرافيل، ورضوان، ومالك، ومن ورد تعيين نوعه المخصوص كحملة العرش، والحفظة، والكتبة فيجب الايمان بهم على التفصيل، وأما البقية فيجب الايمان بهم اجمالا والله أعلم بعددهم لا يحصى عددهم الا هو۔(عقیده واسطيه مع الشرح / ۲۵)

۳۔ يخافون ربهم من فوقهم ويفعلون ما يؤمرون۔(النحل / ۵۰)، وأنهم لا يعصون الله ما أمرهم ويفعلون مايؤمرون۔وأنهم قائمون بوظائفهم التى أمرهم الله القيام بها۔(عقيده واسطيه مع الشرح / ۲۵)، وأنهم معصومون ولا يعصون الله ومنزهون عن الصفة الذكورية ونعت الأنوثية۔(شرح فقه أكبر / ۱۲)

فرشتے جنت کے اندر جنتیوں کی خدمت کے لئے مقرر ہوں گے اور بعض فرشتے دوزخ میں دوزخیوں کو طرح طرح کا عذاب دینے کے لئے مقرر ہوں گے، ان میں سے بڑے فرشتے انیس (۱۹) ہیں۔(۱)

۱۰:...... چار مشہور فرشتوں کے علاوہ بعض دوسرے فرشتوں کے نام بھی قرآن وسنت میں بتلائے گئے ہیں، مثلاً، ہاروت، ماروت، رضوان، مالک اور منکر نکیر وغیرہ۔(۲)

۱۔ وان عليكم لحافظين كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون۔(الانفطار/ ۱۰ تا ۱۲)، أم يحسبون أنا لا نسمع سرهم ونجواهم بلى ورسلنا لديهم يكتبون۔(الزخرف / ۸۰)، وترى الملئكة حافين من حول العرش يسبحون بحمد ربهم ۔(الزمر / ۷۵)، هذا يمددكم ربكم بخمسة آلف من الملئكة مسومين ۔(آل عمران / ۱۲۵)، ولو ترى اذ يتوفى الذين كفروا الملئكة يضربون وجوههم وأدبارهم۔(الأنفال/ ۵۰)، والملئكة يسبحون بحمد ربهم ويستغفرون لمن فى الأرض۔ (الشورى / ۵)، هو الذى يصلى عليكم والملئكته ليخرجكم من الظلمت الى النور۔(الأحزاب / ۴۳)، ان اللّٰه وملئكته يصلون على النبى۔(الأحزاب /۵۶)، عليها ملئكة غلاظ شداد۔(التحريم / ۶)، تنزل الملئكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر (القدر/۴)، لواحة للبشر عليها تسعة عشر۔(المدثر / ۲۹۔۳۰)، عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال اذا أمن الامام فأمنوا فانه من وافق تأمينه تأمين الملئكة غفرله ما تقدم من ذنبه۔(صحيح بخارى: ۱۰۸/۱)، قال رسول اللّٰه ﷺ ان للّٰه ملئكة سياحين فى الارض يبلغونى من امتى السّلام (سنن نسائى: ۱۸۹/۱)، وقد دل الكتاب والسنة على أصناف الملئكة، وأنها مؤكلة بأصناف المخلوقات، وأنه سبحانه وكل بالجبال ملائكة، ووكل بالسحاب والمطر ملائكة، ووكل ملائكة تدبر أمر النطفة حتىٰ يتم خلقها، ثم وكل بالعبد ملائكة لحفظ ما يعمله واحصائه وكتابته، ووكل بالموت ملائكة، ووكل بالسؤال فى القبر ملائكة، ووكل بالأفلاك ملائكة يحركونها، ووكل بالشمس والقمر ملائكة، ووكل بالنار وايقاؤها وتعذيب أهلها وعمارتها ملائكة، ووكل بالجنة وعمارتها وغرسها وعمل آلاتها ملائكة۔ فالملائكة أعظم جنود اللّٰه ومنهم...... ومنهم ملائكة الرحمة، وملائكة العذاب، وملائكة قد وكلوا بحمل العرش، وملائكة قد وكلوا بعمارة السموات بالصلوٰة والتسبيح والتقديس، الى غير ذلك من أصناف الملائكة التى لا يحصيها الا اللّٰه۔
(عقيده طحاويه مع الشرح/ ۳۰۰،۳۰۱)

۲۔ ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك قال انكم ماكثون۔ (الزخرف / ۷۷)
وما أنزل على الملكين ببابل هاروت وما روت۔ (البقرة / ۱۰۲)
عن ابى هريرة رضى اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ اذا قبر الميت اتاه ملكان اسودان أزرقان يقال لأحدهما منكر والآخر نكير(جامع ترمذى: ۳۳۲/۱)

۱۱:...... اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی فرشتے کو انسانی شکل عطا فرمائی تو اُسے مردانہ شکل عطا فرمائی، کسی فرشتے کو نسوانی شکل میں ظاہر نہیں فرمایا، حتیٰ کہ حضرت مریم علیہا السّلام کے خلوت کدے میں ان کے پاس آنے والا فرشتہ بھی مرد کی شکل میں آیا تھا۔(۱)

۱۲:...... فرشتوں کے بارے میں مشرکین مکہ کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا اس غلط عقیدے کی تردید فرمائی ہے۔(۲)

۱۔ فأرسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشرا سویا۔ (مریم / ۱۷)

۲۔ فاستفتهم الربك البنات ولهم البنون۔ (الصٰفٰت / ۱٤۹)

أم خلقنا الملئكة اناثا وهم شهدون۔ (الصٰفٰت / ۱۵۰)

ویجعلون للّٰه البنات سبحنه ولهم ما یشتهون۔ (النحل / ۵۷)

أم له البنات ولكم البنون۔ (الطور / ۳۹)

وجعلوا الملئكة الذین هم عباد الرحمن اناثا۔ (الزخرف / ۱۹)

آسمانی کتابیں

۱:...... اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں اپنے پیغمبروں پر نازل فرمائیں تاکہ لوگوں کے عقائد واعمال درست اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ طریقہ کے مطابق رہیں۔ جن کتابوں اور صحیفوں کا ثبوت دلائل قطعیہ سے ہے ان پر ایمان لانا ضروری ہے، ان کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔(۱)

۲:...... اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر، تورات حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر اور زبور حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل فرمائی۔(۲)

۳:...... اللہ تعالیٰ نے جو کتابیں اور صحیفے آسمانوں سے نازل فرمائے، بعض روایات کے مطابق ان کی تعداد ایک سو چار ہے۔ ان میں سے دس صحیفے حضرت آدم علیہ السّلام پر، دس صحیفے حضرت شیث علیہ السّلام پر، تیس صحیفے حضرت ادریس علیہ السّلام پر اور دس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر نازل فرمائے۔(۳)

۴:...... آسمان سے اترنے والی تمام کتابیں اور صحیفے حق اور سچے تھے، بعد میں لوگوں نے ان میں تحریف کی۔ چنانچہ اب سوائے قرآن مجید کے کوئی آسمانی کتاب اپنی اصلی اور صحیح حالت میں

۱۔ والذین یؤمنون بما أنزل الیك وما أنزل من قبلك وبالآخرة هم یوقنون ۔ (البقرة / ٤)

۲۔ هو الذی أنزل علیك الکتاب(آل عمران / ۷)، اتیناه الانجیل فیه هدی ونور(المائدة / ٤٦) وقفینا بعیسیٰ بن مریم واتیناه الانجیل۔ (الحدید / ۲۷)، انا أنزلنا التوراة فیها هدی ونور۔ (المائدة / ٤٤)، واتینا داؤد زبورا۔(النساء / ۱٦۳)، ولقد اتینا موسیٰ الکتاب۔(حٰمٓ السجدة/ ٤٥)

۳۔ ولله تعالیٰ کتب أنزلها علی أنبیائه علیهم السّلام ذکر أبو معین النسفی فی عقائده نزل علی شیث بن آدم خمسون صحیفة وعلی ادریس ثلثون وعلی ابراهیم عشرا وعلی موسیٰ قبل غرق فرعون عشرا ثم أنزل علیه التوراة وعلی عیسیٰ انجیل وعلی داؤد الزبور وعلی نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم القرآن وذکر بعضهم علی آدم عشر......وعدد الکتب علی الروایات مائة وأربع لکن الأفضل أن لا یحصر العدد کما فی الأنبیاء۔ (نبراس / ۲۹۰) (وکتبه) أی المنزلة من عنده کالتوراة والانجیل والزبور والفرقان وغیرها من غیر تعیین فی عددها۔(شرح فقه أکبر / ۱۲)

موجود نہیں ہے۔(۱)

۵:...... قرآن مجید تحریف سے محفوظ ہے اور قیامت تک تحریف سے محفوظ رہے گا، اس میں تحریف کا قائل ہونا کفر ہے۔(۲)

۶:...... قرآن مجید سب سے آخری آسمانی کتاب ہے اور پہلی تمام آسمانی کتابوں کے لئے ناسخ ہے۔اور قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب ہے۔(۳)

۷:...... موجودہ توزات، انجیل اور زبور اصل آسمانی کتابیں نہیں ہیں لہٰذا ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ اصل آسمانی کتابیں ہیں، غلط ہے اور کفر ہے۔(۴)

۸:...... پہلی آسمانی کتابیں اکٹھی نازل ہوئیں اور قرآن مجید ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا تیئیس برس میں نازل ہوا۔(۵)

۱۔ والذین یؤمنون بما أنزل الیك وما أنزل من قبلك۔(البقرة / ٤)، ان الذین کفروا بالذکر لما جاء هم وانه لکتٰب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید۔(فصلت / ٤١، ٤٢)، یکتبون الکتاب بأیدیهم ثم یقولون هذا من عند اللّٰه۔(البقرة / ٧٩)، وقد کان فریق منهم یسمعون کلام اللّٰه ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه وهم یعلمون۔ (البقرة / ٧٥)

۲۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون۔(الحجر / ٩)، یقول تعالیٰ ذکره انا نحن نزلنا الذکر وهو القرآن وانا له لحافظون...... من ان یزاد فیه باطل ما لیس منه وینقص عنه مما هو منه من أحکامه وحدوده وفرائضه۔(تفسیر طبری/ ١٢/١٤)

۳۔ وأنزلنا الیك الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتاب ومهیمنا علیه۔(المائدة / ٤٨)، ما ننسخ من اٰیة أو ننسها نأت بخیر منها (البقرة / ١٠٦)، قال النبی ﷺ والذی نفسی بیده لو أتاکم یوسف وأنا فیکم فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم۔ (مصنف عبد الرزاق: ١١٤/٦)، قال النبی ﷺ لو کان موسیٰ حیا ما وسعه الا اتباعی۔ (مشکوٰة المصابیح: ١/ ٣٠)

٤۔ یکتبون الکتاب بأیدیهم ثم یقولون هذا من عند اللّٰه۔(البقرة / ٧٩)
وقد کان فریق منهم یسمعون کلام اللّٰه ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه وهم یعلمون۔(البقرة / ٧٥) قال النبی ﷺ ان اهل الکتاب بدلوا کتاب اللّٰه وغیروا وکتبوا بأیدیهم الکتاب وقالوا هو من عند اللّٰه۔(صحیح بخاری: ١٠٩٤/٢)

٥۔ وقرآنا فرقناه لتقراه علی الناس علی مکث ونزلناه تنزیلا(بنی اسرائیل / ١٠٦) انا نحن نزلنا علیك القرآن تنزیلا۔(الانسان / ٢٣)، نزل علیك الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه وأنزل التوراة والانجیل من قبل هدی للناس۔(آل عمران / ٣، ٤)

۹:...... پہلی آسمانی کتابیں صرف مضمون کے اعتبار سے معجز تھیں اور قرآن مجید مضمون اور الفاظ دونوں کے اعتبار سے معجز ہے، لہٰذا قرآن مجید کی نظیر نہ مضمون کے اعتبار سے پیش کی جاسکتی ہے اور نہ ہی لفظوں کے اعتبار سے۔(۱)

۱۰:...... پہلی آسمانی کتابوں کا کوئی ایک حافظ بھی موجود نہیں جبکہ قرآن مجید کے لاکھوں حافظ موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے۔ان شاء اللہ

۱۱:...... پہلی آسمانی کتابوں کے احکام یا تو بہت سخت تھے یا بہت نرم، قرآن مجید کے احکام انتہائی معتدل اور ہر قوم اور ہر زمانے کے مناسب ہیں کہ قیامت تک ان پر عمل ہوسکتا ہے۔(۲)

۱۲:...... پہلی آسمانی کتابیں نازل ہی ایک مقررہ زمانے تک کے لئے ہوئی تھیں، اور قرآن مجید قیامت تک کے لئے نازل ہوا ہے، لہٰذا وہ باقی نہ رہیں اور قرآن مجید قیامت تک باقی رہے گا۔

۱۳:...... پہلی آسمانی کتابوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا تھا جبکہ قرآن کریم کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے، اس لئے وہ ختم ہوگئیں اور قرآن کریم باقی ہے اور باقی رہے گا۔(۳)

۱۔ وان كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداء كم من دون الله ان كنتم صدقين(البقره /۲۳)، قل لئن اجتمعت الانس و الجن على ان ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا(بنى اسرئيل /۸۸)، ولقد صرفنا فى هذا القران للناس من كل مثل و كان الانسان أكثر شئ جدلا۔(الكهف / ٥٤)، قرآنا عربيا غير ذى عوج لعلهم يتقون۔ (الزمر / ۲۸)، بل هو آية ومعجزه ظاهرة ودلالة باهرة وحجة قاهرة من وجوه متعددة من جهة اللفظ و من جهة النظم و من جهة البلاغة فى دلالة اللفظ على المعنى و من جهة معانيه التى امر بها و معانيها التى أخبر بها عن الله تعالىٰ وأسمائه وصفاته وملائكته وغير ذلك ومن جهة معانيه التى أخبر بها عن الغيب الماضى والغيب المستقبل(شرح عقيده سفارينيه: ۱/۱۷۶)، والأعجاز حصل بنظمه ومعناه۔ (شرح فقه أكبر / ۱٥۲)

۲۔ و يضع عنهم اصرهم والاغلل التى كانت عليهم فالذين امنو به و عزروه و نصروه واتبعوا النور الذى انزل معه(الاعراف/ ١٥٧)

۳۔ انا انزلنا التورٰة فيها هدى و نور يحكم بها النبيون الذين اسلمو للذين هادوا والربانيون و الاحبار بما استحفظوا من كتاب الله و كانوا عليه شهداء(المائد/ ٤٤)

وانه هو الذى نزله محفوظا من الشياطين وهو حافظ فى كل وقت من الزيادة والنقصان والتحريف والتبديل...... بخلاف الكتب المقدمة فانه لم يتول حفظها وانما استحفظها الربانيون والأحبار فاختلفوا فيما بينهم بغيا فوقع التحريف (بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۴:...... اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا، بلکہ اس کے معانی اور تفسیر کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے، لہٰذا قرآن کریم قیامت تک اپنے الفاظ و معانی کے ساتھ باقی رہے گا۔(۱)

۱۵:...... قرآن مجید کے بہت سے نام ہیں جو قرآن کریم میں ذکر کیے گئے ہیں، مثلاً قرآن مجید، قرآن حکیم، قرآن کریم، قرآن مبین، قرآن عربی، فرقان، برھان، نور مبین، شفاء، رحمت، ہدایت، تذکرہ اور ذکر وغیرہ۔(۲)

۱۶:...... قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور الفاظ و معانی دونوں کا نام ہے لہٰذا غیر عربی میں اس کی تلاوت کرنا، یا غیر عربی میں نماز میں پڑھنا یا عربی متن کے بغیر کسی دوسری زبان میں اس کا ترجمہ لکھنا ناجائز ہے۔(۳)

(گذشتہ سے پیوستہ) ولم یکل القرآن الی غیر حفظه۔(حاشیه جلالین: ۱/۲۱۱)، انا نحن نزلنا الذکر یعنی القرآن وانا له لحافظون من أن یزاد فیه أو ینقص منه قال قتاده وثابت البنانی حفظه اللّٰه من أن تزید فیه الشیاطین باطلا او تنقص منه حقا فتولی سبحانه حفظه فلم یزل محفوظا وقال فی غیره بما استحفظوا فوکل حفظه الیهم فبدلوا وغیروا۔(أحکام القرآن للقرطبی: ۱۰/۵)

۱۔ یقول تعالیٰ ذکره انا نحن نزلنا الذکر وهو القرآن وانا له لحافظون...... من ان یزاد فیه باطل ما لیس منه وینقص عنه مما هو منه من أحکامه وحدوده وفرائضه۔ (تفسیر طبری: ۱۴/۱۲)، وهو اسم للنظم والمعنی: أمرنا بحفظ النظم والمعنی فانه دلالة علی النبوة۔(النفعة القدسية / ۳۱)

۲۔ بل هو قرآن مجید ۔(البروج / ۲۱) , یس والقرآن الحکیم ۔(یس / ۱۔۲)، انه لقرآن کریم (واقعه /۷۷)، تلك ایت الکتاب المبین۔ (قصص / ۲)، انا أنزلناه قرانا عربیا لعلکم تعقلون۔ (یوسف /۲)، تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده (الفرقان / ۱)، یاأیها الناس قد جاء کم برهان من ربکم وأنزلنا الیکم نورا مبینا۔ (النساء / ۱۷۵)، وننزل من القران ما هو شفاء ورحمة للمومنین۔(الاسراء /۸۲)، ذلك الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین۔ (البقرة/ ۲)، وانه لتذکرة للمتقین۔(الحاقة / ۴۸)، ان هو الا ذکر للعلمین (التکویر/ ۲۷)

۳۔ وقال لو قرأ بغیر العربیة، فاما أن یکون مجنونا فیداوی أو زندیقا فیقتل لأن اللّٰه تکلم بهذه اللغة۔(شرح فقه أکبر / ۱۵۲) اما لو اعتادقراءة القرآن او کتابة المصحف بالفارسیة یمنع منه اشدالمنع(فتح القدیر: ۱/۲۴۹)

۱۷:...... قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی صفت ہے، لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کی طرح قدیم، غیر حادث اور غیر مخلوق ہے۔(۱)

۱۸:...... قرآن مجید کی موجودہ ترتیب اگر چہ ترتیب نزولی کے مطابق نہیں مگر یہ موجودہ ترتیب حضور اکرم ﷺ کے فرمان اور حکم کے عین مطابق ہے۔(۲)

۱۹:...... قرآن مجید زمانِ نزول سے لے کر اب تک بطریق تواتر منقول ہے اور قیامت تک اسی نقل تواتر کے ساتھ موجود رہے گا۔(۳)

۲۰:...... قرآن مجید حضور اکرم ﷺ کا سب معجزات سے بڑا، عظیم الشان اور دائمی معجزہ اور مذہب اسلام کی حقانیت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔(۴)

۱۔ القرآن العظیم کلام اللّٰہ القدیم۔ (شرح عقیدہ سفارینیہ: ۱/۱۷۷)
وقد قال الامام الأعظم فی کتابه الوصیة: نقر بأن القرآن کلام اللّٰہ تعالیٰ ووحیه وتنزیله وصفته لا هو ولا غیره بل هو صفته علی التحقیق مکتوب فی المصاحف مقروء بالألسن محفوظ في الصدور غیر حال فیها...... وکلام اللّٰہ سبحانه وتعالی غیر مخلوق......فمن قال بأن کلام اللّٰہ تعالیٰ مخلوق فهو کافر باللّٰہ العظیم۔ (شرح فقه أکبر/۲۶)

۲۔ لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علینا جمعه وقرانه فاذا قرأناه فاتبع قرانه ثم ان علینا بیانه۔ (القیامة/۱۶تا ۱۹) عن عثمان رضی اللّٰہ عنه کان رسول اللّٰہﷺ مما یاتی علیه الزمان وهو ینزل علیه السور ذوات العدد فکان اذا نزل علیه الشیٔ دعا بعض من یکتب فیقول ضعوا هؤلاء الآیات فی السورة التی یذکر فیها کذا و کذا فاذا أنزلت علیه الایة فیقول ضعوا هذه الا فی السورة التی یذکر فیها کذا و کذا۔(سنن ابو داؤد: ۲/۷۸۶)

• انزل القرآن أولا جملة واحدة من اللوح المحفوظ الی السماء الدنیا ثم نزل مفرقا علی حسب المصالح ثم أثبت فی المصاحف علی التألیف والنظم المثبت فی اللوح المحفوظ۔(الاتقان / ۱۶۵)

۳۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون۔(الحجر / ۹) فالقرآن المنزل علی رسول اللّٰہ المکتوب فی المصاحف المنقول عن النبی ﷺنقلا متواترا بلا شبهة (کشف اسرار شرح اصول بزدوی: ۶۹/۱، ۷۰)

٤۔ "کلام اللّٰہ" المنزل علی النبی المرسل "معجز الوری" کفتی الخلق جمیعهم انسهم وجنهم وأولهم آخرهم فهو معجز بنفسه لیس فی وسع البشر الاتیان بسورة من مثله۔(شرح عقیدہ سفارینیہ: ۲/۲۹۱)

قیامت

۱:...... اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک دن قیامت کا مقرر ہے، اسی دن قیامت قائم ہوگی، قیامت برحق ہے۔ جس ذات نے اپنی قدرت سے اس عالم کو پیدا فرمایا ہے وہ اس کو ختم بھی کرسکتا ہے۔ اور ختم کر کے دوبارہ زندہ بھی کرسکتا ہے۔ اسی کا نام قیامت ہے۔(۱)

۲:...... قیامت حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے صور پھونکنے سے قائم ہوگی۔ صور کی آواز سے سب جاندار مر جائیں گے، زمین و آسمان پھٹ جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔(۲)

۳:...... قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے، اس کا صحیح صحیح وقت اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلایا، اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن ہوگا، محرم کی دسویں تاریخ ہوگی کہ اچانک قیامت برپا ہو جائے گی۔(۳)

۴:...... حضرت اسرافیل علیہ السّلام قیامت برپا ہونے کے چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکیں گے۔ اس سے سب زندہ ہو جائیں گے، قبروں میں پڑے ہوئے قبروں سے نکل کر میدانِ محشر میں جمع ہونا شروع ہو جائیں گے۔ پہلے صور پھونکنے کا نام نفخۂ اولیٰ یا نفخۂ اماتت ہے اور دوسرے

۱۔ وأن الساعة اتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من فى القبور۔(الحج / ۷)
قال النبی ﷺ: ما المسؤل عنها باعلم من السائل۔(صحیح بخاری: ۱/ ۱۲)، والبعث هو أن يبعث الله تعالىٰ الموتى من القبور بأن يجمع أجزاهم الأصلية ويعيد الأرواح اليها حق لقوله تعالىٰ ثم انكم يوم القيامة تبعثون۔(شرح عقائد/ ۱۰۲)

۲۔ ما ينظر هؤلاء الا صيحة واحدة مالها من فواق۔(ص/ ۱۵)، ونفخ فى الصور فصعق من السموت ومن فى الأرض الا من شاء الله۔(الزمر / ۶۸)

۳۔ ان الساعة اتية اكاد اخفيها لتجزى كل نفس بما تسعى۔(طٰهٰ/ ۱۵)، ان الله عنده علم الساعة۔(لقمان / ۳۴) يسئلك الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله (الأحزاب / ۶۳)، وعنده علم الساعة واليه ترجعون ۔(الزخرف / ۸۵)، عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال النبى ﷺ لا تقوم الساعة الا فى يوم الجمعة (جامع ترمذى: ۱/ ۲۲۲)......
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: علامات قیامت/۱۲ از شاہ رفیع الدین محدث دہلوی

صور پھونکنے کا نام نفخۂ ثانیہ یا نفخۂ احیاء ہے، اس سے دوبارہ زندہ ہوکر کھڑے ہوجائیں گے۔(۱)

۵:...... قیامت کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے رہے ہوں گے اور انبیاء کرام کی تعلیمات کو انہوں نے اپنایا ہوگا، ان کو انعام سے نوازا جائے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات سے انحراف کرنے والوں کو سزا دی جائے، ظالم سے انتقام لیا جائے اور مظلوم کی دادرسی کی جائے، دنیا میں جن لوگوں پر ظلم ہوا اور انہیں انصاف نہیں مل سکا، انہیں انصاف فراہم کیا جائے، ہر حق والے کو اس کا حق دیا جائے اور ہر ظالم کو ظلم کا بدلہ دیا جائے۔(۲)

۶:...... نفخۂ اولیٰ سے لے کر جنت اور جہنم میں داخل ہونے تک کے سارے زمانے کو قیامت کہا جاتا ہے۔(۳)

۱۔ ثم نفخ فيه أخرى فاذا هم قيام ينظرون۔(الزمر: ٦٨)، ونفخ في الصور فاذا هم من الأجداث الى ربهم ينسلون۔(يٰس: ٥١)، عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ينفخ في الصور..... فصعق من في السموت والأرض ـ وبين النفختين أربعون عاما۔(سنن ابو داؤد: ٢/٨٠)، (واستمع يوم يناد المناد من مكان قريب يوم يسمعون الصيحة بالحق ـ الآية) قال المفسرون المنادى هو اسرافيل عليه السّلام ينفخ في الصور وينادى ايتها العظام البالية والأوصال المتقطعة واللحوم المتمزقة والشعور المتفرقة ان يأمر كن أن تجتمعن لفصل القضاء...... قاله جماعة من المفسرين وبين النفختين أربعون عاما۔(شرح عقيده سفارينيه: ٢/١٦٤)

٢۔ ام حسب الذين اجترحوا السيات ان نجعلهم كالذين امنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون (الجاثيه/٢١) الآيات و الاحاديث الواردة في تحقق الثواب و العقاب يوم الجزاء فلولم يجب و جاز العدم۔ لزم الخلف والكذب۔ (شرح المقاصد: ٣/٣٧٥)، وقد ينعم على العاصي ويبتلى المطيع في دار الدنيا للابتلاء، فلا بد من دار الجزاء، ولأن جزاء العمل الصالح نعمة لا يشو بها نعمة، وجزاء العمل السئ نقمة لا يشو بها نعمة، ونعم الدنيا مشوبة بالنقم، ونقمها بالنعم۔ فلا بد من داريحصل فيها كمال الجزاء۔ ولانه قديموت المحسن والمسئ قبل ان يصل اليهما ثواب أو عقاب فلولا حشرونشر يصل بهما الثواب الى المحسن والعقاب الى المسئ لكانت هذه الحياة عبثا وقد قال الله سبحانه وما خلقنا السموت والارض وما بينها لا عبين (شرح فقه اكبر/١٠٣)

٣۔ وانما كانت هذه السور الثلاث اخص بالقيامة لما فيها من انشقاق السماء وانفطارها وتكور شمسها وانكدار نجومها وتناثر كواكبها... وخروج الخلق من قبورهم الى سجونهم او قصورهم بعد نشر صحفهم و قراءة كتبهم وأخذها بأيمانهم وشمائلهم أومن وراء ظهورهم في موقفهم۔ (تذكره للقرطبى/ ١٨٧) ومنها القيامة...

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۷:...... قیامت سے پہلے قیامت کی علامات ظاہر ہوں گی جو قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہیں، ان علامات کے ظاہر ہونے کے بعد قیامت آئے گی۔(۱)

۸:...... قیامت کی علامات دو طرح کی ہیں:

۱۔ علاماتِ صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں

۲۔ علاماتِ کبریٰ یعنی بڑی علامتیں

علاماتِ صغریٰ: قیامت کی وہ علامتیں ہیں جو کہ حضور اکرم ﷺ کی پیدائش سے لے کر امام مہدی علیہ السّلام کے ظہور سے پہلے تک وقوع پذیر ہوں گی۔

علاماتِ کبریٰ: قیامت کی وہ علامتیں ہیں جو امام مہدی علیہ السّلام کے ظہور سے لے کر نفخۂ اولیٰ تک ظہور میں آئیں گی۔ ذیل میں دونوں قسم کی علامات بالترتیب ذکر کی جاتی ہیں۔(۲)

(گذشتہ سے پیوستہ)الاول: موجود هذه الامور فيها۔ الثاني: لقيام الخلق من قبورهم اليها... الثالث: لقيام الناس لرب العالمين... الرابع: لقيام الروح والملائكة صفا... الخ۔ (تذكره للقرطبی/ ۱۸۷) يوم القيامة: يوم البعث، وفي التهذيب: القيامة يوم البعث يقوم فيه الخلق بين يدی الحی القيوم(لسان العرب: ۵۹۷/۱۲) ،

۱۔ فهل ينظرون الاالساعة أن تاتيهم بغتة فقد جاء اشراطها۔(محمد/ ۱۸)، قال النبی صلی الله عليه و سلم: سأخبرك عن اشراطها اذاولدت الامة ربهاواذا تطاول رعاة الابل البهم فی البنيان فی خمس لايعلمهن الا الله ثم تلا النبی صلی الله عليه وسلم ان الله عنده علم الساعة الاية۔(صحيح بخاری: ۱۲/۱)، عن ابی هريرة رضی الله عنه قال۔قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتیٰ تقتتل فئتان عظيمتان، و تكون بينهما مقتلة عظيمة، و دعواهماواحدة۔(صحيح مسلم: ۳۹۰/۲)، عن حذيفة بن اسيد رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله عليه وسلم ان الساعة لاتكون حتی تكون عشرآيات: خسف بالمشرق و خسف بالمغرب وخسف فی جزيرة العرب و الدخان، والدجّال ودابّة الأرض وياجوج ماجوج وطلوع الشمس من مغربها و نار تخرج من قعرة عدن ترحل الناس۔ (صحيح مسلم: ۳۹۳/۲) مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں (صحيح مسلم: ۳۹۱/۲ تا ۴۰۲)

۲۔ اشراط الساعة هی علامات تدل علی قربها فمنها صغار موجودة منذ عهد طويل......ومنها كبار تنذر بقربها كالمهدیؑ و عيسیٰؑ والدجال...... (مرام الكلام /۶۶)

قیامت کی علاماتِ صغریٰ

۹:...... قیامت کی علاماتِ صغریٰ میں سے سب سے پہلی علامت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری اور آپ کی وفات ہے۔ پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ ﷺ کا لقب ''نبی الساعۃ'' لکھا ہے، جس کا معنی ہے، ''قیامت کا نبی''، یعنی آپ وہ آخری نبی ہوں گے کہ جن کی امت پر قیامت قائم ہوگی۔(۱)

۱۰:...... اولاد نافرمان ہو جائے گی، بیٹیاں تک ماں کی نافرمانی کرنے لگیں گی، دوست کو اپنا اور باپ کو پرایا سمجھا جانے لگے گا۔(۲)

۱۱:...... علم اٹھ جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی، دین کا علم لوگ دنیا کمانے کے لئے حاصل کرنے لگیں گے۔(۳)

۱۲:...... نااہل لوگ امیر اور حاکم بن جائیں گے، اور ہر قسم کے معاملات، عہدے اور مناصب نااہلوں کے سپرد ہو جائیں گے۔ جو جس کام کا اہل اور لائق نہ ہوگا وہ کام اس کے سپرد ہو جائے گا۔(۴)

۱۳:...... لوگ ظالموں اور برے لوگوں کی تعظیم اس وجہ سے کرنے لگیں گے کہ یہ ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں۔(۵)

۱۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال النبی ﷺ بعثت أنا و الساعة كهاتين۔(صحيح بخاری: ۲/۹۶۳)، وفی قصة هاروت و ماروت: فقال الرجل وبم استبشار كما قالا: انه نبی الساعة۔ (تفسير بغوی جلد: ۱/۱۰۱) و مثله فی خازن تحت قصة هاروت و ماروت۔ قال الامام البغوی و كان النبی صلی الله عليه و سلم من اشراط الساعة قال تعالىٰ و مايدريك لعل الساعةقريب۔(شرح عقيده سفارينيه: ۲/۶۵)

۲۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله عليه وسلم: سأخبرك عن اشراطها اذاولدت الامة ربها۔ (صحيح بخاری: ۱/۱۲)، عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ واطاع الرجل زوجته وعق امه وبر صديقه وجفااباه (جامع ترمذی: ۲/۴۹۱)

۳۔ قال رسول الله ﷺ ان أشراط الساعة أن يرفع العلم و يثبت الجهل۔ (صحيح بخاری: ۱/۱۸)، قال رسول الله ﷺ وماتعلم لغير الدين (جامع ترمذی: ۲/۴۹۱)

٤۔ قال النبی ﷺ واذا كانت العراة الحفاة رؤوس الناس، فذاك من اشراطها۔ (صحيح مسلم: ۱/۲۹)، قال رسول الله ﷺ لاتقوم الساعة حتىٰ تعلوا التحوت و تهلك الوعول۔(مجمع الزوائد: ۷/۳۲۷)، قال رسول الله ﷺ اذاوسدالامرالىٰ غيراهله فانتظرالساعة۔(كنز العمال: ١٤/۲۱۰)

۵۔ قال رسول الله ﷺ فی اشراط الساعة وأكرم الرجل مخافة شره۔(جامع ترمذی: ۲/۴۹۱)

۱۴:...... شراب کھلم کھلا پی جانے لگے گی، زنا کاری اور بدکاری عام ہو جائے گی۔(۱)
۱۵:...... اعلانیہ طور پر ناچنے اور گانے والی عورتیں عام ہو جائیں گی، گانے بجانے کا سامان اور آلاتِ موسیقی بھی عام ہو جائیں گے۔(۲)
۱۶:...... لوگ امت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں گے۔(۳)
۱۷:...... جھوٹ عام پھیل جائے گا اور جھوٹ بولنا کمال سمجھا جانے لگے گا۔(۴)
۱۸:...... امیر اور حاکم ملک کی دولت کو ذاتی ملکیت سمجھنے لگیں گے۔
۱۹:...... امانت میں خیانت شروع ہو جائے گی، امانت کے طور پر رکھوائی جانے والی چیزوں کو لوگ ذاتی دولت سمجھنے لگیں گے۔
۲۰:...... نیک لوگوں کی بجائے رزیل اور غلط کار قسم کے لوگ اپنے اپنے قبیلے اور علاقے کے سردار بن جائیں گے۔
۲۱:...... شرم وحیا بالکل ختم ہو جائے گا۔
۲۲:...... ظلم وستم عام ہو جائے گا۔
۲۳:...... ایمان سمٹ کر مدینہ منورہ کی طرف چلا جائے گا، جیسے سانپ سکڑ کر اپنی بل کی طرف چلا جاتا ہے۔
۲۴:...... ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے کہ دین پر قائم رہنے والے کی وہ حالت ہوگی جو ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی ہوتی ہے۔
۲۵:...... زکوٰۃ کو لوگ تاوان سمجھنے لگیں گے، مالِ غنیمت کو اپنا مال سمجھا جانے لگے گا۔
۲۶:...... ماں کی نافرمانی اور بیوی کی فرماں برداری شروع ہو جائے گی۔
نوٹ: نمبر ۱۸ تا ۲۸ کے حوالہ جات اگلے صفحے کے حاشیہ نمبر ۱ میں درج ہیں۔

۱۔ قال رسول اللہ ﷺ ان اشراط الساعة......(وذکر منها) وتشرب الخمر ويظهر الزنا (صحیح بخاری: ۱/ ۱۸)
۲۔ قال رسول اللہ ﷺ فی اشراط الساعة: وظهرت القينات والمعازف (جامع ترمذی: ۲/ ۴۹۱)
۳۔ قال رسول اللہ ﷺ فی اشراط الساعة: والعن آخر هذه الامة أولها۔ (جامع ترمذی: ۲/ ۴۹۱)
۴۔ قال رسول اللہ ﷺ سيكون فی آخر امتی اناس يحد ثونكم مالم تسمعوا انتم ولا أباؤكم فاياكم واياهم (صحیح مسلم: ۱/ ۹) عن حذيفة بن اليمان رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ: من اقتراب الساعة اثنتان وسبعون خصلة... منها... واستحلوا الكذب... يكون الكذب صدقا۔ (خرج ابو نعيم فی الحلية: ۳/ ۳۵۸)

۲۷:...... عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا نگران ہوگا۔

۲۸:...... قیامت سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی امت میں سے تیس بڑے بڑے کذاب اور دجال آئیں گے، ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا، حالانکہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔(۱)

۲۹:...... عراق کا مشہور دریا فرات سونے کا ایک پہاڑ یا سونے کا ایک خزانہ ظاہر کرے گا، جس پر لوگ لڑیں گے، چنانچہ اس لڑائی میں ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے۔(۲)

ممکن ہے سونے کے پہاڑ یا سونے کے خزانے سے مراد عراق کا تیل ہو۔ واللہ اعلم

۳۰:...... جب یہ علامتیں ہو چکیں گی تو سخت قسم کا عذاب شروع ہوگا۔ اس میں سرخ آندھیاں آئیں گی، آسمان سے پتھر برسیں گے، کچھ لوگ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، لوگوں کی شکلیں مسخ ہو جائیں گی، پھر پے در پے کئی نشانیاں ایسے ظاہر ہوں گی جیسے ہار کا دھاگہ ٹوٹنے پر مسلسل دانے گرنے لگتے ہیں۔(۳)

۱۔ قال رسول اللّٰہ ﷺ اذا کان المغنم دولا والامانة مغنما۔(جامع ترمذی: ۴۹۱/۲)، وقال رسول اللّٰہ ﷺ اذا کانت العراة والحفاة رؤوس الناس، فذاك من أشراطها۔(صحیح مسلم: ۲۹/۱)، عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قال ان الایمان لیارز الی المدینة کما تارز الحیة الی حجرھا(صحیح مسلم: ۸۴/۱)، عن انس رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینه کالقابض علی الجمر۔(مسند احمد ۲۸۶/۲)، قال النبی ﷺ من أشراط الساعه آن یقل العلم، یظھر الجھل و یظھر الزنا و تکثر النساء و یقل الرجال حتیٰ یکون لخمسین امرأة القیم الواحد۔(صحیح بخاری: ۱۸/۱)، قال النبی ﷺ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انه نبی وأنا خاتم النبیین لانبی بعدی۔ (سنن ابو داؤد: ۲۳۳/۲)

۲۔ عن عبداللّٰہ بن الحارث بن نوفل قال انی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول یوشك الفرات أن یحسرعن جبل من ذھب فاذاسمع به الناس ساروااليه فیقول من عنده لئن ترکناالناس یاخذون منه لیذھبن به کله قال فیقتلون علیه فیقتل من کل مائة تسعة وتسعون۔ (صحیح مسلم: ۳۹۲/۲)

۳۔ (قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی أشراط الساعة) فلیر تقبوا عندذلك ریحاحمراء وزلزلة و خسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام بال قطع سلکه فتتابع۔

(جامع ترمذی: ۴۹۲/۲)

قیامت کی علاماتِ کبریٰ

۳۱:...... ظہورِ مہدی علیہ السّلام

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سب سے پہلی علامت حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ظہور ہے۔احادیث مبارکہ میں حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ذکر بڑی تفصیل سے آیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السّلام، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔نام محمد، والد گرامی کا نام عبداللہ ہوگا۔آنحضرت ﷺ سے بہت مشابہت ہوگی، پیشانی کھلی اور ناک بلند ہوگی، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، پہلے ان کی حکومت عرب میں ہوگی پھر ساری دنیا میں پھیل جائے گی، سات سال تک حکومت کریں گے۔(۱)

مہدی عربی زبان میں ہدایت یافتہ کو کہتے ہیں۔ ہر صحیح الاعتقاد اور باعمل عالمِ دین کو مہدی کہا جاسکتا ہے بلکہ ہر راسخ العقیدہ نیک مسلمان کو بھی مہدی کہا جاسکتا ہے۔حضور اکرم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی ہادی اور مہدی ہونے کی دعا دی ہے، اس سے بھی یہی لغوی معنی مراد ہے۔(۲)

یہاں مہدی سے مراد وہ خاص شخص ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔امام مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے، آخری زمانہ میں جب مسلمان ہر طرف سے مغلوب ہو جائیں گے، مسلسل جنگیں ہوں گی، شام میں بھی عیسائیوں کی حکومت قائم ہو جائے گی، ہر جگہ کفار کے مظالم بڑھ جائیں گے، عرب میں بھی مسلمانوں کی باقاعدہ پُرشوکت حکومت نہیں رہے گی، خیبر کے قریب

۱۔ ان ابا سعید الخدری رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ المهدی منی، اجلی الجبهة، أقنی الأنف، یملأالارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا، ویملك سبع سنین (سنن ابو داؤد: ۲/۵۸۸)، عن ام سلمة رضی اللّٰہ عنها قالت: سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: المهدی من عترتی من ولد فاطمه، (سنن ابو داؤد: ۲/۲۳۹)

۲۔ المهدی: الذی قدهداه اللّٰہ الی الحق، وقد استعمل فی الأسماء حتیٰ صار کالاسماء الغالبة، و به سمی المهدی الذی بشربه النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، انه یجیٔ فی آخر الزمان (لسان العرب: ۱۵/۴۱۳)، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرة رضی اللّٰہ عنه عن النبی ﷺ انه قال لمعاویة اللهم اجعله هادیا مهدیا (جامع ترمذی: ۲/۷۰۴)

تک عیسائی پہنچ جائیں گے اور اس جگہ تک ان کی حکومت قائم ہو جائے گی، بچے کھچے مسلمان مدینہ منورہ پہنچ جائیں گے، اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السّلام مدینہ منورہ میں ہوں گے۔ لوگوں کے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوگا کہ اب امام مہدی علیہ السّلام کو تلاش کرنا چاہئے، ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کو امام بنالینا چاہئے۔ اس زمانے کے نیک لوگ، اولیاء اللہ اور ابدال سب ہی امام مہدی کی تلاش میں ہوں گے۔ بعض جھوٹے مہدی بھی پیدا ہو جائیں گے، امام اس ڈر سے کہ لوگ انہیں حاکم اور امام نہ بنالیں مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ آ جائیں گے، اور بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے، حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے کہ پہچان لئے جائیں گے، اور لوگ ان کو گھیر کر ان سے حاکم اور امام ہونے کی بیعت کرلیں گے۔ اسی بیعت کے دوران ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو تمام لوگ جو وہاں موجود ہوں گے، سنیں گے، وہ آواز یہ ہوگی، ''یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں۔''

جب آپ کی بیعت کی شہرت ہوگی تو مدینہ منورہ کی فوجیں مکہ مکرمہ میں جمع ہو جائیں گی، شام، عراق اور یمن کے اہل اللہ اور ابدال سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بیعت کریں گے۔(۱)

ایک فوج حضرت امام مہدی علیہ السّلام سے لڑنے کے لئے آئے گی، جب وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جنگل میں پہنچے گی اور ایک پہاڑ کے نیچے ٹھہرے گی تو سوائے دو آدمیوں کے سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے۔ امام مہدی علیہ السّلام مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئیں گے، رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کریں گے، پھر شام روانہ ہوں گے، دمشق پہنچ کر عیسائیوں سے ایک خونریز جنگ ہوگی جس میں بہت سے مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ بالآخر مسلمانوں کو فتح ہوگی، امام مہدی علیہ السّلام ملک کا انتظام سنبھال کر قسطنطنیہ فتح

۱۔ عن ام سلمة رضی الله عنها قالت: قال النبی ﷺ یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هاربا الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه و هو کاره فیبایعونه بین الرکن و المقام...... فاذارای الناس ذالك اتاه ابدال الشام و عصائب اهل العراق فیبایعونه بین الرکن والمقام (سنن ابو داؤد: ۲۳۹/۲)، وینادی مناد من السماء: أیها الناس ان الله قطع عنکم الجبارین والمنافقین وأشیاعهم وولاکم خیر أمة محمد ﷺ فألحقوه بمکة فانه المهدی واسمه محمد بن عبدالله (شرح عقیده سفارینیه: ۲/ ۸۰، ۸۱)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: تذکرة للقرطبی / ۵۰۰ تا ۵۱۵

کرنے کے لئے عازمِ سفر ہوں گے۔(۱)

قسطنطنیہ فتح کرکے امام مہدی شام کے لئے روانہ ہوں گے، شام پہنچنے کے کچھ ہی عرصہ بعد دجّال نکل پڑے گا۔ دجّال شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور گھومتا گھما تا دمشق کے قریب پہنچ جائے گا۔ عصر کی نماز کے وقت لوگ نماز کی تیاری میں مصروف ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السّلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اترتے ہوئے نظر آئیں گے، دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھ کر بھاگے گا۔ بالآخر ''باب لد'' پر پہنچ کر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام دجّال کا کام تمام کردیں گے اس وقت روئے زمین پر کوئی کافر نہیں رہے گا سب مسلمان ہوں گے، حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی عمر پینتالیس، اڑتالیس یا انچاس برس ہوگی کہ آپ کا انتقال ہوجائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ان کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے۔ بیت المقدس میں انتقال ہوگا اور وہیں دفن ہوں گے۔(۲)

۱۔ عن ابی هريرةرضی اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال لاتقوم الساعة حتىٰ تنزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش من المدينةمن خيار اهل الارض......فيفتتحون قسطنطينة...... فاذا جاؤاالشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف (صحيح مسلم ۲/۳۹۱)، روي من حديث حذيفة بن اليمان رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ، وذكر فتنة تكون بين أهل المشرق والمغرب، "فبينما هم كذلك اذخرج عليهم السفياني من الوادي اليابس في فوره ذلك......ويحل جيشه الثاني بالمدينة فينهبونها ثلاثة أيام ولياليها، ثم يخرجون متوجهين الى مكة حتىٰ اذا كانوا بالبيداء، بعث اللّٰه جبريل عليه السّلام فيقول: يا جبريل اذهب فأبدهم، فيضربها برجله ضربة يخسف اللّٰه بهم،......فلايبقى منهم الا رجلان احدهما بشير والاخرنذير(سنن دارقطني بحواله تذكره للقرطبی ۵۰۸/)، وقد تكاثرت الروايات والآثار بأمر المهدی وقد ذكر العلماء ان أول ظهوره يكون شاباثم يخاف على نفسه من القتل فيفر الى مكة مختفيا ثم يرجع الى مكة فيرونه بالمطاف عندالركن فيقهرونه على المبايعة بالامامة ثم يتوجه الى المدينة و معه المؤمنون ثم يسيرون الى جهة الكوفة ثم يعودمنهزما من جيش السفيانی فيخرج اللّٰه على السفيانی من أهل المشرق وزير المهدی فيهزم السفيانی الى الشام فيقصده المهدی فيذبحه عند عتبة بيت المقدس كما تذبح الشاة، (شرح عقيده سفارينيه: ۲/۸۱، ۸۲)

۲۔ عن ابی امامة الباهلی فی حديث طويل من ذكر الدجّال فقالت ام شريك بنت ابی يا رسول اللّٰه ﷺ فاين العرب يو مئذقال العرب يو مئذ قليل و جلهم ببيت المقدس و امامهم رجل صالح فبينما امامهم قد تقدم يصلی بهم......اذا نزل عليهم عيسىٰ ابن مريم......فرجع ذالك الامام ينكص يمشی قهقرى ليقدم عيسىٰ ليصلی 'فيضع عيسىٰ (بقیہ اگلے صفحے پر)

۴۲:...... خروج دجّال

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے دوسری علامت خروج دجّال ہے۔ احادیث مبارکہ میں دجّال کا ذکر بڑی وضاحت سے آیا ہے، ہر نبی دجّال کے فتنے سے اپنی امت کو ڈراتا رہا ہے، حضور اکرم ﷺ نے اس کی نشانیاں بھی بیان فرمائی ہیں۔ دجّال کا ثبوت احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ہے۔ دجّال کا لغوی معنی ہے، مکار، جھوٹا، حق اور باطل کو خلط ملط کرنے والا۔ اس معنی کے اعتبار سے ہر اس شخص کو جس میں یہ اوصاف ہوں، دجّال کہا جاسکتا ہے۔(۱)

یہاں دجّال سے ایک خاص کافر مراد ہے جس کا ذکر احادیث میں تواتر کے ساتھ موجود ہے۔ جو یہودی ہوگا، خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا، دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، دائیں آنکھ کی جگہ انگور کی طرح کا اُبھرا ہوا دانہ ہوگا، زمین پر اس کا قیام چالیس دن ہوگا، لیکن ان چالیس دنوں میں سے پہلا دن سال کے برابر، دوسرا دن مہینہ کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا، باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، بندوں کے امتحان کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے مختلف خرق عادت اُمور اور شعبدے ظاہر فرمائیں گے، وہ لوگوں کو قتل کر کے زندہ کرے گا، وہ آسمان کو حکم کرے گا، آسمان بارش برسائے

(گذشتہ سے پیوستہ) یده بین کتفیه ثم یقول له تقدم فیصل فانهالك اقیمت فیصلی بهم امامهم فاذاانصرف قال عیسیٰ علیه السّلام افتحوا الباب فیفتح و راء ه الدجّال......و ینطلق هاربا و یقول عیسیٰ ان لی فیك ضربة لن تسبقنی بهافید رکه عندباب اللد للشرقی فیقتله فیهزم اللّٰهالیهود (سنن ابو داؤد: ۱۳۵/۲)،...... ثم یستمر سیّد نا المهدی حتیٰ یسلم الامرلروح اللّٰه عیسیٰ ابن مریم و یصلی المهدی بعیسیٰ علیه السّلام صلاة و احدة......ثم یستمر المهدی علی الصلاة خلف سیّدنا عیسیٰ علیه السّلام بعد تسلیمه الامر الیه ثم یموت المهدی و یصلی علیه روح اللّٰه عیسیٰ و یدفنه فی بیت المقدس۔ (شرح عقیده سفارینیه: ۸۵/۲)، یعیش خمسا أو سبعا أو تسعا۔ (الیواقیت و الجواهر ۱۴۳/۲)

۱۔ اصل الدجل: الخلط، یقال: دجل اذالبس و موه...... والدجّال هو المسیح الکذاب، وانمادجله سحره و کذبه۔ (لسان العرب: ۲۸۴/۱۱۔ ۲۸۵)، وماأدراك ماالدجّال منبع الکفروالضلال وینبوع الفتن والاوجال قدأنذرت به الانبیاء قومهاوحذرت منه اممها......للدجّال أی الکذاب......وقیل سمی به لتمویهه علی الناس و تلبیسه......وقیل ماخوذ من الدجل(شرح عقیده سفارینیه: ۸۶/۲، ۹۹)

گا، زمین کو حکم کرے گا، زمین غلہ اگائے گی، ایک ویرانے سے گزرے گا اور اسے کہے گا، اپنے خزانے نکال، وہ اپنے خزانے باہر نکالے گی، پھر وہ خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے، آخر میں ایک شخص کو قتل کرے گا، پھر زندہ کرے گا اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا تو نہیں کر سکے گا، دجّال پوری زمین کا چکر لگائے گا، کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا جہاں دجّال نہیں جائے گا، سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے، کہ ان دو شہروں میں فرشتوں کے پہرے کی وجہ سے وہ داخل نہیں ہو سکے گا۔ دجّال کا فتنہ تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔(۱)

حضرت امام مہدی علیہ السّلام جب قسطنطنیہ کو فتح فرما کر شام تشریف لائیں گے، دمشق میں مقیم ہوں گے کہ شام اور عراق کے درمیان میں سے دجّال نکلے گا۔ پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا، یہاں سے اصفہان پہنچے گا، اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ پھر خدائی کا دعویٰ شروع کر دے گا اور اپنے لشکر کے ساتھ زمین میں فساد مچاتا پھرے گا، بہت سے ملکوں سے ہوتا ہوا یمن تک پہنچے گا، بہت سے گمراہ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ یہاں سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوگا، مکہ مکرمہ کے قریب آ کر ٹھہرے گا، مکہ مکرمہ کے گرد فرشتوں کا حفاظتی پہرہ ہوگا جس وجہ سے وہ مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوگا یہاں بھی فرشتوں کا حفاظتی پہرہ ہوگا، دجّال مدینہ منورہ میں بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا، جس سے کمزور ایمان والے گھبرا کر مدینہ منورہ سے باہر نکل

۱۔ عن قتادة حدثنا انس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجّال مكتوب بين عينيه ك، ف، ر۔ اى كافر (صحيح مسلم: ۲/ ۴۰۰)، عن النواس بن سمعان، قال: ذكر رسول اللهﷺ الدجّال ذات غداة...... انه شاب قطط، عينه طافئة،...... انه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا، ياعباد الله، فاثبتوا قلنا: يارسول الله، ومالبثه في الارض؟قال اربعون يوما كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة و سائرا ايامه كايامكم......فيأتى على القوم فيدعوهم، فيؤمنون به ويستجيبون له......فيأمر السماء فتمطر، والأرض فتنبت، فتروح عليهم سارحتهم، أطول ما كانت ذرى، وأسبغه ضروعا، وأمده خواصر، ثم يأتي القوم، فيدعوهم فيردون عليه قوله، فينصرف عنهم، فيصبحون ممحلين، ليس بايديهم شيء من أموالهم، ويمربالخربة فيقول لها: اخرجي كنوزك، فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل، ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا، فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض، ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه يضحك، (صحيح مسلم: ۲/ ۴۰۰، ۴۰۱)

جائیں گے اور دجّال کے فتنہ میں پھنس جائیں گے۔(۱)

مدینہ منورہ میں ایک اللہ والے دجّال سے مناظرہ کریں گے، دجّال انہیں قتل کردے گا، پھر زندہ کرے گا، وہ کہیں گے، اب تو تیرے دجال ہونے کا پکا یقین ہوگیا ہے، دجّال انہیں دوبارہ قتل کرنا چاہے گا مگر نہیں کرسکے گا۔(۲)

یہاں سے دجّال شام کے لئے روانہ ہوگا، دمشق کے قریب پہنچ جائے گا، یہاں حضرت امام مہدی علیہ السّلام پہلے سے موجود ہوں گے، کہ اچانک آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اتریں گے، حضرت امام مہدی علیہ السّلام تمام انتظام حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حوالے کرنا چاہیں گے۔ وہ فرمائیں گے، منتظم آپ ہی ہیں، میرا کام دجال کو قتل کرنا ہے۔ اگلی صبح حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ دجال کے لشکر کی طرف پیش قدمی فرمائیں گے، گھوڑے پر سوار ہوں گے، نیزہ ان کے ہاتھ میں ہوگا، دجّال کے لشکر پر حملہ کردیں گے، بہت گھسان کی لڑائی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک ان کی نگاہ جائے گی وہیں تک سانس پہنچے گا اور جس کافر کو آپ کے سانس کی ہوا لگے گی وہ اسی وقت مر جائے گا، دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھ کر بھاگنا شروع کردے گا، آپ اس کا پیچھا کریں گے، ''بابِ لُد'' پر پہنچ کر دجّال کو قتل کردیں گے۔(۳)

۱۔ عن انس بن مالك رضي اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال يتبع الدجّال من يهود اصبهان سبعون الفا عليهم الطيالسة۔ (صحيح مسلم: ۲/۴۰۵)، عن انس بن مالك رضي اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ ليس من بلدالا سيطوى الدجّال الا مكة والمدينة وليس نقب من انقابها الا عليه الملائكة صافين تحرسها فينزل بالسبخة فترجف المدينة ثلاث رجفاة يخرج اليه منها كل كافر و منافق۔(صحيح مسلم: ۲/۴۰۵)

۲۔ ان اباسعيد قال حدثنارسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يوما حديثاً طويلاً عن الدجّال فكان فيما يحدثنا به انه قال:...... فيخرج اليه يومئذ رجل هو خيرالناس اومن خيارالناس فيقول له اشهد انك الدجّال الذى حدثنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حديثهٗ فيقول الدجّال ارئيتم ان قتلت هذاثم احييته هل تشكون فى الأمر؟ فيقولون، لا، قال فيقتله ثم يحيه فيقول حين يحيه، واللّٰه ماكنت فيك قط اشد بصيرة منى اليوم قال فيريد الدجّال ان يقتله فلايسلط عليه۔(صحيح بخارى: ۲/۱۰۵۶)

۳۔ عن النواس بن سمعان قال، قال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم: فبينما هو كذلك بعث اللّٰه المسيح ابن مريم، فينزل عندالمنارة البيضاء شرقى دمشق بين مهرودتين، واضعا كفيه على اجنحة ملكين، اذاطأطأراسه، قطر، واذارفعه، تهدرمنه جمان، كاللولؤ، فلايحل لكافر يجدر يح نفسه الامات۔ و نفسه ينتهى حيث ينتهى طرفه فيطلبه حتىٰ يدركه بباب لد فيقتله(صحيح مسلم: ۲/۴۰۱)

۳۳:...... نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے تیسری علامت حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا آسمانوں سے نازل ہونا اور دجّال کو قتل کرنا ہے۔ نزولِ عیسیٰ علیہ السّلام کا عقیدہ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا فرض ہے اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے، اس عقیدے کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ (۱)

آسمانوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے نازل ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السّلام مدینہ منورہ سے ہوکر دمشق پہنچ چکے ہوں گے اور دجّال بھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے دھتکارا ہوا دمشق کے قریب پہنچ گیا ہوگا، امام مہدی علیہ السّلام اور یہودیوں کے درمیان جنگیں زوروں پر ہوں گی کہ ایک دن عصر کی نماز کا وقت ہوگا، اذانِ عصر ہوچکی ہوگی، لوگ نماز کی تیاری میں مشغول ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السّلام دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمانوں سے اترتے ہوئے نظر آئیں گے، سر نیچے کریں گے تو پانی کے قطرے گریں گے، سر اونچا کریں گے، تو چمکدار موتیوں کی طرح دانے گریں گے، دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی جانب کے سفید رنگ کے مینارے پر اتریں گے، وہاں سے سیڑھی کے ذریعے نیچے اتریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام عدل وانصاف قائم کریں گے، عیسائیوں کی صلیب توڑ دیں گے (صلیب توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں کے عقیدۂ صلیب کو غلط قرار دیں گے)، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کردیں گے، یہودیوں اور دجّال کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی ختم ہوجائیں گے، جس کافر کو ان کا سانس پہنچے گا وہ وہیں مرجائے گا، ''بابِ لد'' پر دجّال کو قتل کریں گے، مال کی اتنی فراوانی ہوجائے گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (۲)

۱۔ واما الاجماع فقد اجتمعت الامة على نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة وانما انكر ذلك الفلاسفة...... وقد انعقد اجماع الامة على انه ينزل ويحكم بهذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عنده نزوله من السماء وان كانت النبوة قائمة به وهو متصف بها۔ (شرح عقيده سفارينيه: ۲/۹۰)

۲۔ عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الحرب ويفيض المال حتىٰ لا يقبله احد۔ (صحيح بخارى: ۱/۴۹۰) (بقیہ اگلے صفحے پر)

حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی وفات کے بعد تمام انتظام حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سنبھالیں گے۔آسمانوں سے اترنے کے بعد بھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نبی ہی ہوں گے، کیونکہ نبی منصب نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوتا، لیکن اس وقت امت محمدیہ کے تابع، مجدد اور عادل حکمران کی حیثیت میں ہوں گے۔

دجّال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں کوہِ طور پر لے جائیں گے، چالیس یا پینتالیس برس کے بعد ان کی وفات ہوگی، اس دوران نکاح بھی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی، مدینہ منورہ میں انتقال ہوگا اور حضور اکرم ﷺ کے روضۂ مبارک میں دفن ہوں گے۔آپ کے بعد قحطان قبیلے کے ایک شخص جہجاہ حاکم بنیں گے، ان کے بعد کئی نیک و عادل حکمران آئیں گے، پھر آہستہ آہستہ نیکی کم ہونا شروع ہوجائے گی اور برائی بڑھنے لگے گی۔(۱)

(گذشتہ سے پیوستہ) عن النواس بن سمعانؓ قال النبی ﷺ......فبینما هو كذالك اذبعث الله المسيح ابن مريم، فينزل عندالمنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين، واضعا كفيه على اجنحة ملكين اذا طأطأ راسه قطرواذا رفعه تحدر منه جمان كا للؤلؤ فلا يحل لكافر يجدريح نفسه الامات، ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتىٰ يدركه بباب لد فيقتله (صحيح مسلم: ۲/۱/۴۰)

۱۔ عن النواس بن سمعان قال: قال رسول الله ﷺ في حديث الدجّال: فيطلبه حتىٰ يدركه بباب لد، فيقتله......فبينما هو كذلك اذاوحى الله الى عيسىٰ......فحرز عبادى الى الطور(صحيح مسلم: ۲/۱/۴۰)، عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى ﷺ قال: لا تذهب الايام والليالى، حتىٰ يملك رجل يقال له الجهجاه (صحيح مسلم: ۲/۳۹۵)، عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عيسى ابن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له ويمكث خمساواربعين ثم يموت فيدفن معى فى قبرى فاقوم انا و عيسى ابن مريم فى قبرواحدبين ابى بكروعمر۔(مشكوٰة المصابيح: ۲/۴۸۰)، عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم: والذى نفس ابى القاسم بيده ينزلن عيسى بن مريم اماما مقسطا وحكما عدلا...... ثم لئن قام صلى قبرى فقال يا محمد لاجيبنه۔(مسند ابو يعلى: ۵/۴۹۷)، واماالاجماع فقد اجتمعت الامة على نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة وانماانكرذلك الفلاسفة...... وقد انعقد اجماع الامة على انه ينزل ويحكم بهذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عنده نزوله من السماء وان كانت النبوة قائمة به وهو متصف بها۔ (شرح عقيده سفارينيه: ۲/۹۰)

۳۴:...... یاجوج ماجوج

امام مہدی علیہ السلام کے انتقال کے بعد تمام انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوں گے اور نہایت سکون و آرام سے زندگی بسر ہو رہی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائیں گے کہ میں ایک ایسی قوم نکالنے والا ہوں جس کے ساتھ کسی کو مقابلہ کی طاقت نہیں ہے، آپ میرے بندوں کو کوہِ طور پر لے جائیں۔ اس قوم سے یاجوج ماجوج کی قوم مراد ہے۔ (۱)

یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ یہ قوم یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے۔ شمال کی طرف بحرِ منجمد سے آگے یہ قوم آباد ہے۔ ان کی طرف جانے والا راستہ پہاڑوں کے درمیان ہے، جس کو حضرت ذوالقرنین نے تانبا پگھلا کر لوہے کے تختے جوڑ کر بند کر دیا تھا۔ بڑی طاقتور قوم ہے، دو پہاڑوں کے درمیان نہایت مستحکم آہنی دیوار کے پیچھے بند ہے، قیامت کے قریب وہ دیوار ٹوٹ کر گر پڑے گی اور یہ قوم باہر نکل آئے گی اور ہر طرف پھیل جائے گی اور فساد برپا کرے گی۔ (۲)

یاجوج ماجوج آہنی دیوار ٹوٹنے کے بعد ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نظر آئیں گے۔ جب ان کی پہلی جماعت بحیرۂ طبریہ پر سے گزرے گی تو اس کا سارا پانی پی جائے گی، جب دوسری جماعت گزرے گی تو وہ کہے گی، ''یہاں کبھی پانی تھا۔'' یاجوج ماجوج کی وجہ سے حضرت

۱۔ عن النواس بن سمعان رضی اللّٰه عنه قال: قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: فی حدیث الدجّال......، فبینما هو کذلك اذأوحی اللّٰه الیٰ عیسٰی: انی قدأ خرجت عباداً لی لایدان لاحد بقتالهم، فحرز عبادی الی الطور، ویبعث اللّٰه یاجوج و ماجوج و هم من کل حدب ینسلون، (صحیح مسلم: ۲/۱ ۰ ٤)

۲۔ قالوایاذالقرنین ان یاجوج و ماجوج مفسدون فی الارض فهل نجعل لك خرجا علی أن تجعل بیننا و بینهم سدا۔ قال ما مکنی فیه ربی خیر فاعینونی بقوة اجعل بینکم و بینهم ردما ۔ اٰتونی زبر الحدید حتی اذا ساوی بین الصدفین قال انفخوا حتیٰ اذا جعله نارا قال اٰتونی افر غ علیه قطرا فما اسطاعوا ان یظهروه وما استطاعوا له نقبا۔ (الکهف/ ۹٤ تا ۹۷)، حتیٰ اذا فتحت یا جوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون (الانبیاء/۹۶)قال اهل التاریخ اولاد نوح ثلاثة۔ سام وحام ویافث۔ فسام ابوالعرب والعجم والروم۔ وحام ابوالحبشه والزنج والنوبة ویافث ابوالترکی والصقالبه ویاجوج و ماجوج۔ (شرح عقیده سفارینیه: ۲/ ۱۱٤)

عیسیٰ علیہ السّلام اور مسلمان بڑی تکلیف میں ہوں گے۔ کھانے کی قلت کا یہ عالم ہوگا کہ بیل کا سر سو دینار سے بھی قیمتی اور بہتر سمجھا جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام یاجوج ماجوج کے لئے بددعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک بیماری پیدا کردیں گے جس سے سارے مرجائیں گے، اور زمین بدبو اور تعفّن سے بھر جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ بڑی بڑی گردنوں والے پرندے بھیجیں گے جو ان کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے پھینک دیں گے، پھر موسلا دھار عظیم بارش ہوگی جو ہر جگہ ہوگی۔ کوئی مکان یا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہوگا جہاں یہ بارش نہ پہنچے، وہ بارش پوری زمین دھو کر صاف وشفاف کردے گی۔ اس زمانے میں زمین اپنی برکتیں ظاہر کرے گی، ایک انار ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا، اس کے چھلکے کے سائے میں پوری جماعت بیٹھ سکے گی، ایک اونٹنی کا دودھ بڑی جماعت کے لئے، ایک گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لئے اور ایک بکری کا دودھ ایک چھوٹے قبیلے کے لئے کافی ہوگا۔ (۱)

۳۵:...... دھویں کا ظاہر ہونا

قیامت کی بڑی علامات میں سے ایک علامت دھویں کا نکلنا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بعد کئی حکمرانوں تک نیکی غالب رہے گی، پھر آہستہ آہستہ شر غالب ہونا شروع ہوجائے گا تو ان دنوں آسمان سے ایک بہت بڑا دھواں ظاہر ہوگا، جس کا

۱۔ قال النبی ﷺ فی حدیث الدجّال...... فیمر اوائلهم علی بحیرة طبریة، فیشربون مافیها، ویمر آخرهم فیقولون: لقد کان بهذه مرة ماء ویحصر نبی اللّٰه عیسیٰ وأصحابه حتیٰ یکون راس الثور لأحدهم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللّٰه عیسیٰ واصحابه، فیرسل اللّٰه علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسیٰ کموت نفس واحدة، ثم یهبط نبی اللّٰه عیسیٰ وأصحابه الی الأرض، فلا یجدون فی الأرض موضع شبر الاملأه زهمهم و نتنهم، فیرغب نبی اللّٰه عیسیٰ وأصحابه الی اللّٰه، فیرسل اللّٰه طیرا کأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حیث شاء اللّٰه ثم یرسل اللّٰه مطرا لایکن فیه بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتیٰ یترکها کالزلفة۔ ثم یقال للارض انبتی ثمرتك وردی برکتك، فیومئذ تاکل العصابة من الرمانه ویستظلون بقحفها و یبارك فی الرسل، حتیٰ ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحة من البقر لتکفی القبیلة من الناس واللقحة من الغنم لتکفی الفخذ من الناس (صحیح مسلم: ۲/ ۴۰۱، ۴۰۲)

ذکر قرآن کریم میں ہے۔

جب یہ دھواں نکلے گا تو ہر جگہ چھا جائے گا، جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو بے ہوشی ہو جائے گی۔ چالیس دن تک مسلسل یہ دھواں چھایا رہے گا، چالیس دنوں کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا۔(۱)

۳۶:...... زمین کا دھنس جانا

قیامت سے پہلے اسی زمانہ میں تین جگہ سے زمین دھنس جائے گی، ایک جگہ مشرق میں، ایک جگہ مغرب میں اور ایک جگہ جزیرہ عرب میں۔(۲)

۳۷:...... سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے ایک بڑی علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ دھویں کے ظاہر ہونے اور زمین دھنس جانے کے واقعہ کے بعد ذوالحجہ کے مہینہ میں دسویں ذوالحجہ کے بعد اچانک ایک رات بہت لمبی ہوگی کہ مسافروں کے دل گھبرا کر بے قرار ہو جائیں گے، بچے سوسو کر اُکتا جائیں گے، جانور

۱۔ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین (الدخان/ ۱۰)، عن حذیفة ابن اسیدؓ قال: قال النبیﷺ: ان الساعة لا تکون حتیٰ تکون عشرآیات: (منها) والدخان(صحیح مسلم: ۳۹۳/۲)، (وان منهاآیة الدخان)اية الدخان ثابتة بالکتاب والسنة اماالکتاب فقوله سبحانه و تعالیٰ (فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین) قال ابن عباس و ابن عمر رضی اللّٰه عنهم والحسن وزید بن علی رحمهم اللّٰه تعالیٰ هو دخان قبل قیام الساعة یدخل فی اسماع الکفار والمنافقین و یعتری المومن کهیئة الزکام وتکون الارض کلها کبیت اوقد فیه ولم یات بعد وهو آت۔ وفی حدیث حذیفة بن الیمان رضی اللّٰه عنه ان من اشراط الساعة دخانا یملأ ما بین المشرق والمغرب یمکث فی الارض اربعین یوما فاماالمومن فیصیبه منه شبه لزکام واماالکافرفیکون بمنزلة السکران یخرج الدخان من فیه و منخریه و عینیه واذنیه و دبره،
(شرح عقیده سفارینیه: ۱۲۸/۲)

۲۔ عن حذیفة ابن اسید رضی اللّٰه عنه قال قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان الساعة لاتکون حتیٰ تکون عشرآیات(منها) خسف بالمشرق وخسف بالمغرب خسف فی جزیرة العرب (صحیح مسلم: ۳۹۳/۲)

باہر کھیتوں میں جانے کے لئے چلّانے لگیں گے، تمام لوگ ڈر اور گھبراہٹ سے بیقرار ہو جائیں گے، جب تین راتوں کے برابر وہ رات ہو چکے گی تو سورج ہلکی سی روشنی کے ساتھ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا اور سورج کی حالت ایسے ہوگی جیسے اس کو گہن لگا ہوتا ہے۔ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور کسی کا ایمان یا گناہوں سے توبہ قبول نہ ہوگی۔ سورج آہستہ آہستہ اونچا ہوتا جائے گا، جب اتنا اونچا ہو جائے گا جتنا دوپہر سے کچھ پہلے ہوتا ہے تو واپس مغرب کی طرف غروب ہونا شروع ہو جائے گا اور معمول کے مطابق غروب ہو جائے گا، پھر حسب معمول طلوع و غروب ہوتا رہے گا۔ مغرب سے سورج طلوع ہونے والے واقعہ کے ایک سو بیس سال بعد قیامت کے لئے صور پھونکا جائے گا۔(۱)

۱۔ هل ينظرون الاأن تاتيهم الملائكة اوياتي ربك اوياتي بعض أيات ربك يوم ياتي بعض آيات ربك لاينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا قل انتظروا انا منتظرون۔ (الانعام/ ۱۵۸)، عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ لا تقوم الساعة..... حتىٰ تطلع الشمس من مغربها فاذاطلعت وراها الناس اجمعون فذاك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا۔ (صحيح بخارى: ۲/ ۱۰۵۵)، وأخرج ابن مردويه عن حذيفة رضى الله عنه قال سألت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ماآية طلوع الشمس من مغربها؟ فقال "طول تلك الليلة حتىٰ تكون قدر ليلتين، وهو وابن أبى حاتم عن ابن عباس رضى الله عنهما مرفوعاقدر ثلاث ليال وعندالبيهقى من حديث عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما مرفوعاقدر ليلتين أو ثلاث فيستيقظ الذين يخشون ربهم فيصلون ويعملون كما كانوا ولا يرون الاقد قامت النجوم مكانها ثم يرقدون ثم يقومون ثم يقضون صلاتهم والليل كأنه لم ينقص فيضطجعون حتىٰ اذا استيقظوا والليل مكانه حتىٰ يتطاول عليهم الليل فاذا رأواذلك خافوا أن يكون ذلك بين يدى أمر عظيم فيفزع الناس وهاج بعضهم فى بعض فقالوا ماهذا؟ فيفزعون الى المساجد فاذا أصبحوا طال عليهم طلوع الشمس فبينما هم ينظرون طلوعها من المشرق اذهى طالعة عليهم من مغربها فيضج الناس ضجةواحدةحتى اذا صارت فى وسط السماء رجعت وطلعت من مطلعها۔ قد ورد عن ابن عمرو رضى الله عنه: يمكث الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين ومائة سنة۔ (شرح عقيده سفارينيه: ۲/ ۱۳۳۔ ۱۴۱)
مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: تذکرہ للقرطبی / ۵۸۲۔۵۸۳

۳۸:...... صفا پہاڑی سے جانور کا نکلنا

قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت دابۃ الارض کا زمین سے نکلنا ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

مغرب سے سورج طلوع ہونے والے واقعہ کے کچھ ہی روز بعد مکہ مکرمہ میں واقع پہاڑ صفا پھٹے گا اور اس سے ایک عجیب وغریب جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا اور بڑی تیزی کے ساتھ ساری زمین میں پھر جائے گا۔ اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السّلام کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا عصا ہوگا، ایمان والوں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے عصا سے ایک نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے ان کا سارا چہرہ روشن ہو جائے گا، اور کافروں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السّلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر لگا دے گا، جس سے اس کا سارا چہرہ میلا ہو جائے گا۔ لوگوں کے مجمع میں ایمان والوں کو کہے گا یہ ایماندار ہے اور کافر کے بارے میں کہے گا یہ کافر ہے، اس کے بعد وہ غائب ہو جائے گا۔ (۱)

۳۹:...... ٹھنڈی ہوا کا چلنا اور تمام مسلمانوں کا وفات پا جانا

جانور والے واقعہ کے کچھ ہی روز بعد جنوب کی طرف سے ایک ٹھنڈی اور نہایت فرحت

۱۔ واذاوقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم۔ (النمل/ ۸۲)، عن حذيفة بن أسيد رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه و سلم ان الساعة لاتكون حتىٰ تكون عشر آيات منها دابة الارض۔(صحيح مسلم: ۲/۳۹۳)، عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ تخرج الدابة و معها خاتم سليمان بن داؤد، و عصا موسىٰ بن عمران فتجلو وجه المؤمن بالعصاو تختم أنف الكافر بالخاتم حتىٰ ان أهل الحِوا ليجتمعون فيقول هذا: يا مؤمن ويقول هذا: يا كافر(سنن ابن ماجه/ ۲۹۵)، اذاعلمت ذلك فخروج الدابة المذكورة ثابت بالكتاب والسنة أماالكتاب فقوله تعالىٰ (واذوقع القول عليهم أخرجنالهم دابةمن الأرض تكلمهم ان الناس كانوا بآياتنا لايوقنون) وأماالسنة......قال العلماء رحمهم الله كما في الأحاديث أن مع الدابة عصا موسىٰ و خاتم سليمان عليهما السّلام و تنادى بأعلى صوتها(أن االناس كانوابآياتنا لايوقنون) وتسم الناس المؤمن والكافر فأماالمؤمن فيرى وجهه كأنه كوكب درى و يكتب بين عينيه مؤمن و أماالكافر فتنكت بين عينيه نكتة سوداء ويكتب بين عينيه كافر۔ (شرح عقيده سفارينيه: ۲/۱٤۷، ۱٤۸)

بخش ہوا چلے گی، جس سے تمام مسلمانوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا، جس سے وہ سب مر جائیں گے، حتیٰ کہ اگر کوئی مسلمان کسی غار میں چھپا ہوا ہوگا اس کو بھی یہ ہوا پہنچے گی، اور وہ وہیں مر جائے گا۔ اب روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں ہوگا، سب کافر ہوں گے اور شرار الناس یعنی برے لوگ رہ جائیں گے۔(۱)

۴۰:...... حبشیوں کی حکومت اور بیت اللہ کا شہید ہونا

جب سارے مسلمان مر جائیں گے اور روئے زمین پر صرف کافر رہ جائیں گے، اس وقت ساری دنیا میں حبشیوں کا غلبہ ہو جائے گا اور انہی کی حکومت ہوگی۔ قرآن کریم دلوں اور کاغذوں سے اٹھالیا جائے گا، حج بند ہو جائے گا، دلوں سے خوفِ خدا اور شرم وحیا بالکل اٹھ جائے گی، لوگ برسرِ عام بے حیائی کریں گے۔ بیت اللہ شریف کو شہید کر دیا جائے گا، حبشہ کا رہنے والا چھوٹی پنڈلیوں والا ایک شخص بیت اللہ شریف کو گرائے گا۔(۲)

۱۔ عن عائشة رضی اللّٰه عنها، قالت: سمعت رسول اللّٰه ﷺ...... انه سیکون من ذلك ماشاء اللّٰه ثم یبعث اللّٰه ریحا طیبة فتوفی کل من فی قلبه مثقال حبة خردل من ایمان، فیبقی من لا خیر فیه، فیرجعون الی دین آبائهم۔ (صحیح مسلم: ۳۹۴/۲)، عن عبد اللّٰه ابن عمرو قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: یخرج الدجّال فی امتی...... ثم یرسل اللّٰه ریحا باردة من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من خیر او ایمان الا قبضته حتیٰ لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلته علیه حتیٰ تقبضه...... فیبقیٰ شرار الناس فی خفة الطیر و أحلام السباع لایعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا۔ (صحیح مسلم: ۴۰۳/۲)

۲۔ عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ یخرب الکعبة ذو السویقتین من الحبشة۔ (صحیح مسلم: ۳۹۴/۲) من العلامات العظمی هدم الکعبة المشرفة و القبلة المعظمة...... وأخرج الامام أحمد من حدیث ابی هریرة رضی اللّٰه عنه مرفوعا یبایع لرجل بین الرکن و المقام ولن یستحل هذا البیت الأأهله فاذا استحلوه فلاتسأل عن هلکة العرب ثم تجئ الحبشة یخربونه خرابا لایعمره بعده أبدا۔(شرح عقیده سفارینیه: ۱۲۲/۲۔۱۲۳)، و فی الحدیث أکثروا من الطواف بالبیت قبل أن یرفع وینسی الناس مکانه و أکثروا تلاوة القرآن من قبل أن یرفع، قیل و کیف یرفع ما فی صدور الرجال؟ قال یسری علیهم لیلا فیصبحون منه فقراء وینسون قول لا اله الا اللّٰه...... وأخرج ابن ماجه من حدیث حذیفة رضی اللّٰه عنه مرفوعا۔ یدرس الاسلام حتیٰ لایدری ماصیام و لاصلوة و لانسك و لا صدقة و یسری علی کتاب اللّٰه تعالیٰ فی لیلة فلا یبقی فی الارض منه آیة۔(شرح عقیده سفارینیه: ۱۳۲/۲)

۴۱:...... آگ کا لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانکنا

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے آخری علامت آگ کا نکلنا ہے۔ قیامت کا صور پھونکے جانے سے پہلے زمین پر بت پرستی اور کفر پھیل جائے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے شام میں جمع ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے۔ شام میں حالات اچھے ہوں گے، لوگ وہاں کا رخ کریں گے، پھر یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ارضِ محشر یعنی شام کی طرف ہانکے گی۔ جب سب لوگ ملک شام میں پہنچ جائیں گے تو یہ آگ غائب ہو جائے گی۔

اس کے بعد عیش و آرام کا زمانہ آئے گا، لوگ مزے سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے، کچھ عرصہ اسی حالت میں گزرے گا کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے گی۔ (۱)

۴۲:...... صور پھونکا جانا اور قیامت کا قائم ہونا

ان تمام علامات کے واقع ہو جانے کے بعد عیش و آرام کا زمانہ آئے گا، محرم کی دس تاریخ اور جمعہ کا دن ہوگا، لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوں گے کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے گی۔ دو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، اس کو سمیٹ نہ سکیں گے اور نہ ہی خرید و فروخت کر سکیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر جائے گا اور اسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک شخص اپنے پانی والے حوض کی مرمت کر رہا ہوگا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک شخص نے نوالہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اسے

۱۔ عن حذیفة ابن اسید قال قال رسول اللہ ﷺ ان الساعة لاتکون حتی تکون عشر آیات ومنها نار تخرج من قعرة عدن ترحل الناس۔ (صحیح مسلم: ۲/۳۹۳)، عن عائشة رضی اللہ عنها قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: لایذهب اللیل والنهار حتی تعبد اللات والعزی۔ (صحیح مسلم: ۲/۳۹٤)، واخر الایات العظام (حشر النار) للناس من المشرق الی المغرب ومن الیمن الی مهاجر ابراهیم علیه السّلام و هو ارض الشام و فی حفظ تخرج نار من قعر عدن ترحل الناس الی المعشر و حدیث نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب فبان یقال ان الشام الذی هو المحشر مغرب بالنسبة الی المشرق فیکون ابتداء خروجها قعر عدن من الیمن فاذا خرجت انتشرت الی المشرق فتحشر اهله الی المغرب الذی هو الشام وهو المحشر۔ (شرح عقیدہ سفارینیه: ۲/۱٤۹، ۱۵۰)

منہ میں ڈال نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔(۱)

قیامت حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے صور پھونکنے سے برپا ہوگی جس کی آواز پہلے ہلکی اور پھر اس قدر ہیبت ناک ہوگی کہ اس سے سب جاندار مر جائیں گے، زمین و آسمان پھٹ جائیں گے، ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔ چالیس سال بعد دوبارہ حضرت اسرافیل علیہ السّلام صور پھونکیں گے جس سے سب زندہ ہو کر میدانِ محشر میں جمع ہونا شروع ہو جائیں گے۔(۲)

۱۔ عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی...... لتقومن الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بينهما فلا يتبايعانه ولا يطويانه ولتقومن الساعة و قدانصرف الرجل بلبن لوحته فلايطعمه ولتقومن الساعة وهو يلوط حوضه فلايسقى فيه ولتقومن الساعة وقدرفع اكلته الى فيه فلا يطعمها۔(صحيح بخاری: ۲/۱۰۵۵)

۲۔ ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الامن شاء الله ۔ (زمر/۶۸)، يايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شئ عظيم يوم ترونها تذهل كل مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها و ترى الناس سكرى وما هم بسكرى ولكن عذاب الله شديد۔(حج /۱، ۲)، يوم يخرجون من الاجداث سراعا كانهم الى نصب يوفضون(المعارج/۴۳)

عن ابی هريرةؓ قال رسول الله ﷺ "مابين النفختين اربعون قالوا: يا اباهريرة، اربعين يوما؟ قال: أبيت، قالوا: اربعين شهرا؟ قال: ابيت، قالوا: اربعين سنة؟ قال: أبيت، ثم ينزل الله من السماء ماء فينتبون كما ينبت البقل۔(صحيح مسلم ۲/۴۰۶، ۴۰۷)، اخرج ابو الشيخ فی كتاب العظمة عن ابی هريرة رضی الله عنه قال حد ثنا رسول الله ﷺ ان لله لما فرغ من خلق السمٰوٰت والارض خلق الصور فأعطاه اسرافيل فهو واضعه على فيه شاخصا ببصره الى العرش ينتظر متى يؤمر...... فبينما هم على ذلك اذتصدعت الارض فانصدعت من قطر الى قطر فرأوأمرا عظيما ثم نظروا الى السماء فاذاهی كالمهل ثم انشقت فانتشرت نجومها وانخسفت شمسها وقمرها۔(شرح عقيده سفارينيه: ۲/۱۶۱) وقد روى ابن المبارك عن الحسن قال: قال رسول الله ﷺ: بين النفختين اربعين سنة. الاولىٰ يميت الله بها كل حيی والاخرىٰ يحی الله بها كل ميت، وقال الحليمی: اتفقت الروايات على ان بين النفختين اربعين سنة۔ (التذكره للقرطبی/ ۱۶۵)

عالم آخرت

۱:...... میدانِ محشر

قیامت قائم ہونے کے چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا، پہلے صور پھونکنے سے تمام مخلوق تباہ وبرباد ہوجائے گی، تمام فرشتے مرجائیں گے، حتیٰ کہ اسرافیل علیہ السّلام پر بھی موت طاری کردی جائے گی، اللہ تبارک وتعالیٰ اسرافیل علیہ السّلام کو زندہ کرکے دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دیں گے۔ اس دوسرے صور کی آواز سے تمام مخلوق دوبارہ زندہ ہوجائے گی، یہ زمین کسی دوسری زمین سے تبدیل کردی جائے گی، مردے قبروں سے نکل نکل کر میدانِ محشر میں جمع ہونا شروع ہوجائیں گے، بعض عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار ہوکر میدانِ محشر میں پہنچیں گے، بعض دوڑتے بھاگتے پہنچ جائیں گے، اور بعض چہروں کے بل گھسٹ گھسٹ کر میدانِ محشر میں جمع ہوں گے، تمام لوگ برہنہ حالت میں اللہ کے حضور پیش ہوں گے، ہر شخص تنہا اور اکیلا ہوگا، اوّلین وآخرین تمام کو جمع کیا جائے گا، اور کوئی اس دن کی حاضری سے مستثنیٰ نہیں ہوگا اور سب اللہ کے حضور صفوں میں کھڑے ہوں گے۔ قیامت کا وہ ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ اس دن سورج سروں کے بہت قریب ہوگا، جس کی تپش اور گرمی سے لوگوں کے دماغ کھولنے لگیں گے۔ ہر گنہ گار اپنے گناہوں کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوگا۔ لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے ہوں گے۔(۱)

۱۔ ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء اللّٰہ ثم نفخ فیہ اخری فاذاھم قیام ینظرون(الزمر/٦٨)، ونفخ فی الصور فا ذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون (یٰس/٥١)، فی یوم کان مقدارہ خمسین ألف سنۃ۔ (المعارج/٤)، یوم تبدل الأرض غیر الأرض۔ (ابراھیم/٤٨)، واذاالقبور بعثرت علمت نفس ما قدمت واخرت(الانفطار/٤، ٥)، ھذا یوم الفصل جمعنکم والاوّلین۔ (المرسلات/٣٨)، یقول الانسان یومئذأ ین المفر۔ کلا لاوزرالی ربك یومئذالمستقر۔ (القیامۃ/١٠تا١٢)، ولقد جئتمونا فرادیٰ۔ (الانعام/٩٤)، یوم یقوم الناس لرب العالمین (المطففین/٦) وعرضواعلی ربك صفا: (الکھف/٤٨)، عن ابی ھریرۃقال أتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یومابلحم...... فقال...... یجمع اللّٰہ یوم القیامۃ الأولین والأ خرین فی صعید واحد......وتدنوالشمس۔ (صحیح مسلم: ١/ ١١١)، (بقیہ اگلے صفحے پر)

اس دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ہر کسی کو اپنی فکر دامن گیر ہوگی، لوگ انتہائی پریشانی کے عالم میں ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انتہائی غضب اور غصے کی حالت میں ہوں گے، حساب وکتاب شروع نہیں ہو رہا ہوگا۔ میدانِ محشر کی گرمی، تپش اور بھوک پیاس برداشت سے باہر ہو جائے گی، انسان وہاں سے بھاگنا چاہے گا مگر کہیں بھاگ نہیں سکے گا۔ کچھ چہرے اس دن تر وتازہ اور سفید ہوں گے ان پر اللہ کی رحمت ہوگی، اور کچھ چہرے اس دن مرجھائے ہوئے اور سیاہ رنگ کے ہوں گے ان پر اللہ کا غضب اور غصہ ہوگا۔ اس دن آپس کے سب تعلقات اور دوستیاں ختم ہو جائیں گی البتہ نیک لوگوں کے تعلقات برقرار رہیں گے۔ وہ دن ایسا ہولناک ہوگا کہ بچوں کو بوڑھا بنا دے گا۔ اسی حالت میں لوگوں کو کھڑے ہوئے جب ایک عرصہ گزر جائے گا بالآخر سب اکٹھے ہو کر سفارش کے لئے حضرت آدم علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور درخواستِ شفاعت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حساب وکتاب شروع کروانے کی درخواست پیش کی جائے۔ وہ حضرت نوح علیہ السّلام کی طرف بھیج دیں گے، حضرت نوح علیہ السّلام حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی طرف بھیجیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السّلام فرمائیں گے تم اس کام کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس بھیج دیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فرمائیں گے تم اس کام کے لئے حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ (آج وہی یہ کام کریں گے)۔ تمام خلقت جمع ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگی اور درخواستِ شفاعت کرے گی، آپ اس درخواست کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کی سفارش کو قبول فرمائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سفارش کو شفاعتِ کبریٰ کہا جاتا ہے اور اس مقام و

(گذشتہ سے پیوستہ) عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: یحشر الناس یوم القیامة حفاة عراة غرلا (صحیح مسلم: ۲/۳۸٤)، عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العرق یوم القیامة لیذہب فی الارض سبعین باعا وانہ لیبلغ الی افواہ الناس أو الی اذانہم۔ (صحیح مسلم: ۲/۳۸٤)، عن بہز عن ابیہ عن جدہ قال: قال رسول اللہ ﷺ تحشرون...... مشاة ورکبانا وعلی وجوہکم تعرضون علی اللہ تعالیٰ، وعلی افواہکم الفدام (مسند احمد: ٥/٤) عن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یحشر الناس یوم القیامة أجوع ما کانوا قط واظمأ ما کانوا قط۔ (تاریخ بغداد للخطیب بغدادی: ۳/٤۲۲)

مرتبہ پر فائز ہونے کو مقامِ محمود کہتے ہیں اور یہ مقام صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو عطا ہوا ہے۔ اس کے بعد لوگوں کا حساب وکتاب شروع ہوگا۔(۱)

۱۔ یوم یفر المرء من اخیہ...... ترھقھا قترۃ(عبس /۳٤تا٤۱)، یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ۔ (آل عمران/۱۰٦)، ولو تریٰ اذ فزعوا فلافوت۔ (سبا/۵۱)، من قبل أن یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ۔ (البقرہ/۲۵٤)، ان زلزلۃ الساعۃ شی عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللّٰہ شدید۔ (الحج/۱، ۲)، قلوب یومئذ واجفۃ أبصارھا خاشعۃ۔ (النازعات/۸، ۹)، لا یحزنھم الفزع الاکبر۔ (الانبیاء/۱۰۳)، یامعشر الجن والانس ان استطعتم أن تنفذوا من اقطار السموات والأرض فانفذوا لاتنفذون الابسلطن۔ (الرحمٰن /۳۳)، عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللّٰہ فی ظلہ یوم لاظل الاظلہ (صحیح مسلم: ۱/ ۳۳۱)

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال ان رسول اللّٰہ ﷺ قال ان العرق، یوم القیامۃ لیذھب فی الارض سبعین باعا، وانہ لیبلغ الی افواہ الناس أو الی اذانھم ۔(صحیح مسلم: ۲/۳۸٤)، عن مقداد بن اسود رضی اللّٰہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: تدنی الشمس یوم القیامۃ، من الخلق حتیٰ تکون منھم کمقدار میل۔ (صحیح مسلم: ۲/۳۸٤)، عن أبي ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: أتي رسول اللّٰہ ﷺ یوما بلحم، فرفع الیہ الذراع و کانت تعجبہ، فنھس منھا نھسۃ فقال، "انا سید الناس یوم القیامۃ، وھل تدرون بم ذاك؟ یجمع اللّٰہ یوم القیامۃ الأولین والآخرین في صعید واحد، فیسمعھم الداعي، وینفذھم البصر، وتدنو الشمس، فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون، وما لا یحتملون، فیقول بعض الناس لبعض: ألا ترون ما أنتم فیہ؟ ألاترون ما قد بلغکم ؟ ألا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم؟ فیقول بعض الناس لبعض: ائتوا آدم، فیأتون آدم، فیقولون: یاآدم، انت أبو البشر، خلقك اللّٰہ بیدہ، ونفخ فیك من روحہ، وأمر الملائکۃ فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیہ؟ ألاتری الی ما قد بلغنا؟ فیقول آدم: ان ربی غضب الیوم غضبالم یغضب قبلہ مثلہ، ولن یغضب بعدہ مثلہ، وانہ نھاني عن الشجرۃ فعصیتہ، نفسي، نفسي، اذھبوا لی غیری، اذھبوا الی نوح، فیأتون نوحا، فیقولون: یانوح، انت اوّل الرسل الی الأرض، وسماك اللّٰہ عبدا شکورا، اشفع لنا الی ربك، ألا تری مانحن فیہ؟ الا تری ما قد بلغنا؟ فیقول لھم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ، ولن یغضب بعدہ مثلہ، وانہ قد کانت لی دعوۃ دعوت بھا علی قومي، نفسي، نفسي، اذھبوا الی ابراھیم علیہ السّلام، فیقول لھم موسیٰ علیہ السّلام: ان ربي قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ، ولن یغضب بعدہ مثلہ، واني قتلت نفسا لم أومر بقتلھا، نفسي، نفسي، اذھبوا الی عیسیٰ علیہ السّلام، فیأتون عیسیٰ، فیقولون: یا عیسیٰ، أنت رسول اللّٰہ، و کلمت الناس في المھد، و کلمۃ منہ ألقاھا الی مریم، وروح منہ، فاشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فیہ؟

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۲:...... تجلی حق تبارک وتعالیٰ

حساب وکتاب شروع ہونے سے پہلے آسمان سے بہت زیادہ فرشتے اتریں گے اور لوگوں کو چاروں طرف سے گھیر لیں گے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش اتارا جائے گا، اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی تجلی ہوگی جس سے تمام مخلوق بے ہوش ہو جائے گی۔ سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ ہوش میں آئیں گے، آپ ﷺ دیکھیں گے کہ موسیٰ علیہ السّلام عرش کے پائے کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ یہ معلوم نہیں ہوگا کہ انہیں حضور ﷺ سے پہلے ہوش آ گیا ہوگا یا طور کی بے ہوشی کے بدلے میں انہیں میدانِ محشر کی بے ہوشی سے مستثنٰی قرار دیا جائے گا، پھر ساری مخلوق ہوش میں آ جائے گی اور حساب وکتاب شروع ہو جائے گا۔(۱)

(گذشتہ سے پیوستہ) الا تری ما قد بلغنا؟ فیقول لهم عیسیٰ علیه السّلام: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله، ولن یغضب بعده مثله۔ ولم یذکر له ذنبا نفسی، نفسی، اذهبوا الی غیری، اذهبوا الی محمدﷺ، فیأتونی، فیقولون: یا محمد، أنت رسول الله وخاتم الأنبیاء، وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر، اشفع لنا الی ربك، ألاتری مانحن فیه؟ ألا تری ماقد بلغنا؟ فأنطلق، فآتی تحت العرش، فأقع ساجدا لربی، ثم یفتح الله علی ویلهمني من محامده وحسن الثناء علیه شیئا لم یفتحه لأحد قبلی، ثم یقال: یا محمد، ارفع رأسك، سل تعطه، اشفع تشفع، فأرفع رأسی فأقول: یا رب، أمتي، أمتي فیقال: یا محمد، أدخل الجنة من أمتك، من لا حساب علیه، من الباب الأیمن من أبواب الجنة، وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الأبواب، والذی نفس محمد بیده، ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنة، لکما بین مکة وهجر، أو کما بین مکة وبصری"۔ (صحیح مسلم: ۱/۱۱۱)

۱۔ یوم تبدل الارض غیر الارض و السمٰوات و برزوا للّٰه الواحد القهار (ابراهیم/۴۸)، وجآء ربك والملك صفا صفا (الفجر/۲۲)، ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الامن شاء اللّٰه ثم نفخ فیه اخری فاذاهم قیام ینظرون ۔(زمر/۶۸)، عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال قال النبیﷺ: فانه ینفخ فی الصور فیصعق من فی السمٰوات ومن فی الارض الا من شاء اللّٰه...... ثم ینفخ فیه اخریٰ فاکون اوّل من بعث...... فاذا موسیٰ علیه السّلام اخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقة یوم الطور او بعث قبلی (صحیح مسلم: ۲/۲۶۷) وهذا صعق فی موقف القیامة، اذا جاء اللّٰه لفصل القضاء واشرقت الارض بنوره، فحینئذ یصعق الخلائق کلهم۔ (عقیده طحاویه مع الشرح/ ۲۳۰) مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: فتاوی ابن تیمیه: ۴/ ۲۶۱

۳:...... اعمال ناموں کی تقسیم

حساب وکتاب شروع ہونے سے پہلے ہر ایک کو اس کا نامۂ اعمال دے دیا جائے گا۔ نامۂ اعمال دینے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اعمال ناموں کو اُڑایا جائے گا، ہر کسی کا نامۂ اعمال اڑ کر خود بخود اس کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا۔ ایمان والوں کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں اور بے ایمانوں کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں آ جائے گا۔ پھر ہر ایک کو اپنا نامۂ اعمال پڑھنے کا حکم ہوگا۔ نامۂ اعمال کا دائیں ہاتھ میں ملنا، اس دن کامیاب وکامران اور جنتی ہونے کی علامت ہوگا، اور نامۂ اعمال کا بائیں ہاتھ میں ملنا، ناکام اور جہنمی ہونے کی علامت ہوگا۔(۱)

۴:...... حساب وکتاب کا آغاز

نامۂ اعمال کی تقسیم کے بعد انہیں پڑھنے کا حکم ہوگا۔ جب ہر شخص اپنا اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے گا اور دیکھ لے گا تب اس کا حساب شروع ہوگا۔ کراماً کاتبین کو بطور گواہ پیش کیا جائے گا، گواہیوں کا سلسلہ شروع ہوگا، انبیاء کرام علیہم السلام، حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کو بطور گواہ پیش کیا جائے گا، اعضائے انسانی کی بھی گواہیاں ہوں گی، ہاتھ، پاؤں اور جسم کے جس حصہ کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے قوتِ گویائی عطا فرما کران سے بطور اتمامِ حجت گواہیاں لیں گے۔(۲)

۱۔ فاما من اوتی کتابه بیمینه فیقول هآؤم اقرؤا کتابیه۔ انی ظننت انی ملق حسابیه۔ فهو فی عیشة راضیة۔ فی جنة عالیة۔قطوفها دانیة۔ کلواواشر بواهنیأ بما اسلفتم فی الایام الخالیة۔ وأما من اوتی کتبه بشماله فیقول یلیتنی لم اوت کتبیه۔ ولم ادر ما حسابیه۔ یلیتها کانت القاضیة۔ مآاغنی عنی مالیة۔ هلك عنی سلطنیه۔(الحاقة/ ۱۹ تا ۲۹) فاما من اوتی کتبه بیمینه۔فسوف یحاسب حسابا یسیرا۔ و ینقلب الی اهله مسرورا۔ واما من اوتی کتبه ورآء ظهره۔ فسوف یدعوا ثبورا۔ ویصلی سعیرا۔(الانشقاق/ ۷ تا ۱۲)، عن عائشه رضی الله عنها قالت: ذکرت النار فبکیت فقال ررسول الله صلی الله علیه وسلم مایبکیك قلت ذکرت النار فبکیت فهل تذکرون أهلیکم یوم القیامة؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: أمافی ثلاثة مواطن فلا یذکر احداحدا...... وعند الکتاب حین یقال هاؤم اقرؤا کتابیه حتیٰ یعلم أین یقع کتابه فی یمینه أم فی شماله أم من وراء ظهره۔ (سنن ابو داؤد: ۲/۳۰۶)

۲۔ وجایٔ بالنبیّین والشهدآء و قضی بینهم بالحق۔(الزمر/۶۹)، فکیف اذا جئنامن کل امة بشهید وجئنا بك علی هٰؤلاء شهیدا۔(النساء/۴۱)، یوم تشهد علیهم ألسنتهم و أید یهم وأرجلهم بما کانو ایعملون(النور/ ۲۴)، الیوم نختم علی أفواههم وتکلمناأیدیهم وتشهدارجلهم بماکانوایکسبون۔(یٰس/۶۵)، وجاءت کل نفس معها سائق وشهید۔(ق/ ۲۱)

۵:...... وزن اعمال

قیامت کے دن حساب وکتاب کا طریقہ گننا نہیں ہوگا کہ نیکیوں اور برائیوں کو گنا جائے بلکہ وزن کر کے یعنی ترازو میں نیکیوں اور برائیوں کو تول کر حساب وکتاب ہوگا۔ قیامت کے دن وزن اعمال حق ہے۔(۱)

۶:...... وزن اعمال دو مرتبہ ہوگا

قیامت کے دن وزن اعمال دو مرتبہ ہوگا۔ پہلی مرتبہ مومن وکافر کو الگ الگ کرنے کے لئے وزن ہوگا، اس وزن میں جس کے پاس صرف کلمہ طیبہ ہوگا اس کی نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا اور وہ مؤمنین میں سے شمار ہوگا۔ دوسری مرتبہ نیک وبد کو الگ الگ کرنے کے لئے صرف مسلمانوں کے اعمال کا وزن ہوگا، جس کی نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا وہ کامیاب قرار پائے گا اور جنت میں داخل ہوگا اور جس کا برائیوں کا پلڑا جھک جائے گا وہ ناکام ہوگا اور جہنم میں داخل ہوگا۔(۲)

۱۔ والوزن يومئذن الحق فمن ثقلت موازينه فاولئك هم المفلحون۔ (الاعراف/ ۸)، ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلاتظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بهاو كفى بنا حاسبين۔(الانبياء/ ٤٧)، فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره۔ ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره۔(الزلزال / ۷، ۸)، عن سلمان عن النبی ﷺ، قال: يوضع الميزان يوم القيامة فلو وزن فيه السماوات والأرض لوسعت، فتقول الملائكة: يا رب لمن تزن بهذا؟ فيقول اللّٰه: لمن شئت من خلقي۔ فتقول الملائكة سبحانك ما عبدناك حق عبادتك۔(مستدرك حاكم: ٤/٥٨٦)، والميزان عبارة عمايعرف به مقاديرالاعمال والعقل قاصرعن ادراك كيفية ولكن قد كشف الاحاديث عنها فهو ميزان له لسان و كفتان توضع الحسنات فی احدهما والسيأت فی الاخرىٰ فان ثقلت الحسنات نجي وان خفت هلك وعن ابن عباسؓ قال عمود الميزان مسيرة خمسين الف سنة واحدے كفتيه من نوروالاخرىٰ من ظلمة و هذاان صح سنده فليس انكشاف الكفتين على اهل المحشر ببعيدعن القدرة۔(نبراس / ٢١٥)

۲۔ فاما من ثقلت موازينه فهو فی عيشةراضية۔ واما من خفت موازينه۔فامه هاوية۔ ومااِدرٰك ماهيه نارحامية۔ (القارعة/ ٦تا١١)، فمن ثقلت موازينه فاؤلئك هم المفلحون ۔ ومن خفت موازينه فاولئك الذين خسروأنفسهم فی جهنم خالدون۔ (المؤمنون/ ١٠٢، ١٠٣)، عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما أن رسول اللّٰه ﷺ قال: ان نوحا لما حضره الوفاة دعا ابنيه، فقال: آمر كمابلا اله الاّ اللّٰه، فان السموات والأرض (بقیہ اگلے صفحے پر)

۷:...... قیامت کے دن اعمال ہی کا وزن ہوگا

قیامت کے دن اعمال ہی کا وزن ہوگا یعنی قولی، فعلی، بدنی، مالی اور ہر قسم کے اعمال کو تولا جائے گا۔ وزن اعمال سے اعمال ناموں کو تولا جانا یا خود صاحب اعمال یعنی انسان کو تولا جانا مراد نہیں ہے۔(۱)

۸:...... انسانی اعمال اعراض ہیں، ان کا کوئی حجم یا جسم نہیں ہے۔ جس چیز کا کوئی حجم یا جسم نہ ہو، اسے کیسے تولا جا سکتا ہے؟

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، وہ ایسا ترازو بنانے پر بھی قادر ہے جس میں اعراض کو تولا جائے، جس میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تلاوت اور ذکر وغیرہ کو تولا جائے۔ جب اس نے کہہ دیا کہ میں اعمال کا وزن کروں گا، تو ایک مسلمان کے لئے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ سائنسی ایجادات کے نتیجے میں آج ایسے آلات موجود ہیں جن کے ذریعے اعراض کو تولا جا رہا ہے، مثلاً سردی، گرمی اور ہوا وغیرہ کو تولا جا رہا ہے، اگر انسان اعراض تولنے کے آلات ایجاد کر سکتا ہے تو کیا احکم الحاکمین ایسے آلات ایجاد نہیں کر سکتا جن سے نیکیوں اور بدیوں کو تولا جائے، یقیناً کر سکتا ہے۔(۲)

(گذشتہ سے پیوستہ) ومافیها لو وضعت فی کفة المیزان، ووضعت لا اله الا اللّٰه فی الکفة الأخری کانت أرجح منها۔(کنز العمال: ۱۶/۱۰۷)، ذکر خیثمة بن سلیمان فی سنده عن جابر بن عبداللّٰه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ توضع الموازین یوم القیامة فتوزن السیات و الحسنات۔ فمن رجحت حسناته علی سیأته مثقال صؤابة دخل الجنة، ومن رجحت سیأته علی حسناته مثقال صوأبة دخل النار۔(التذکره للقرطبی/ ۲۷۷)

۱۔ وان کان مثقال حبة من خردل اتینا بها و کفی بنا حاسبین۔(الانبیاء / ۴۷) یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا و ما عملت من سوء تودلوان بینها و بینه امدا بعیداً۔(آل عمران/ ۳۰) والحق عندأهل السنة أن الأعمال حینئذ تجسد أو تجعل في أجسام فتصیر أعمال الطائعین في صورة حسنة وأعمال المسیئین في صورة قبیحة ثم توزن۔ (فتح الباری: ۱۳/۶۵۹)، قد ذکروا ان الاعمال والأقوال تتجسد باذن اللّٰه تعالیٰ فتوزن۔(عمدة القاری: ۱۶/۷۳۷)

۲۔ فعلینا الا یمان بالغیب، کما أخبرنا الصادق ﷺ، من غیر زیادة و لا نقصان۔ ویا خیبة من ینفی وضع الموازین القسط لیوم القیامة کما أخبر الشارع، لخفاء الحکمة علیه، ویقدح في النصوص بقوله: لا یحتاج الی المیزان الا البقال والفوال !!

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۹:...... وزن اعمال کے لئے قائم کیے جانے والی اس ترازو کی حقیقت تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی جانتے ہیں، اس پر اتنا اجمالی ایمان کافی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ وزن اعمال کے لئے ایک ترازو قائم فرمائیں گے، جس کے دو پلڑے ہوں گے، ایک میں نیکیاں اور دوسرے میں برائیاں تولی جائیں گی، یہ بھی احتمال ہے کہ ایک ترازو ہو اور یہ احتمال بھی ہے کہ کئی سارے ترازو ہوں۔(۱)

۱۰:...... پل صراط

جہنم کے اوپر ایک پل لگایا گیا ہے، جسے ہر ایک نے عبور کرنا ہے۔ مقربین میں سے بعض اسے پلک جھپکنے میں عبور کرلیں گے، بعض بجلی کی رفتار سے اسے عبور کریں گے، بعض ہوا کی رفتار سے عبور کریں گے، بعض پرندوں کی رفتار سے عبور کریں گے، بعض عمدہ گھوڑوں کی

(گذشتہ سے پیوستہ) وما أحراه بأن يكون من الذين لا يقيم الله لهم يوم القيامة وزنا۔ ولولم يكن من الحكمة في وزن الأعمال الا ظهور عدله سبحانه لجميع عباده، [فانه] لا أحد أحب اليه العذر من الله، من أجل ذلك أرسل الرسل مبشرين ومنذرين۔ فكيف وراء ذلك من الحكم ما لا اطلاع لنا عليه ۔ فتامل قول الملائكة، لما قال [الله]لهم: (اني جاعل في الأرض خليفة، قالوا: أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك، قال: اني أعلم مالا تعلمون) البقرة: ٣٠ وقال تعالى: (وما أوتيتم من العلم الا قليلا) الاسراء: ٧٥۔(عقيده طحاويه مع الشرح/ ٤١٩۔٤٢٠)

۱۔ والوزن يومئذ الحق۔ (الاعراف/٨)، هل المراد أن لكل شخصاميزا نا أو لكل عمل ميزان فيكون الجمع حقيقة أوليس هناك الا ميزان واحد والجمع باعتبار تعدد الأعمال أوالاشخاص ويدل على تعدد الاعمال۔(فتح البارى: ١٣/ ٦٥٧۔٦٥٨)، اختلف فى الميزان هل هو واحد أو أكثر فالا شهر أنه ميزان واحد لجميع الامم ولجميع الاعمال كفتاه كاطباق السموات والارض كما مر، وقيل انه لكل امة ميزان۔ وقال الحسن البصرى: لكل واحد من المكلفين ميزان۔ قال بعضهم الاظهر اثبات موازين يوم القيامة لاميزان واحد لقوله تعالىٰ (ونضع الموازين) وقوله (فمن ثقلت موازينه) قال وعلى هذا فلا يبعد أن يكون لأفعال القلوب ميزان ولأفعال الجوارح ميزان ولما يتعلق بالقول ميزان۔ أورد هذا ابن عطية وقال: الناس على خلافه وانما لكل واحد وزن مختص به والميزان واحد۔ وقال بعضهم انما جمع الموازين فى الآية الكريمة لكثرة من توزن أعمالهم، وهو حسن۔

(عقيده طحاويه مع الشرح/ ٤٢١)

رفتار سے عبور کریں گے، ہر ایک کی رفتار اس کے ایمان واعمال کے بقدر ہوگی۔ جنہیں جنت میں جانا ہوگا وہ اس پل کو عبور کر کے جنت میں پہنچ جائیں گے، اور جہنمی لوگ پل صراط پر لگے ہوئے کانٹوں اور کنڈوں سے پھنس کر جہنم میں جا گریں گے۔ سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ اپنی امت کے ساتھ اس پل کو عبور کریں گے، پھر باقی انبیاء و رسل اس پل سے گزریں گے۔ نیک لوگوں کی زبان پر یہ ورد ہوگا:

''اے اللہ سلامت رکھنا، اے اللہ سلامت رکھنا''

پل صراط ایک حقیقی پل ہے جو باقاعدہ نظر آئے گا اور محسوس ہوگا، کوئی تخیلاتی افسانہ نہیں ہے۔ باقی اس کی اصل حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔(۱)

۱۱:...... حوض کوثر

کوثر، عربی زبان میں خیر کثیر کو کہا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو کوثر، یعنی خیر کثیر عطا فرمائی ہے، اس سے دنیا و آخرت کی تمام قسم کی خیریں، بھلائیاں اور نعمتیں مراد ہیں۔ ان نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت حوض کوثر ہے جو آپ کو میدانِ محشر میں عطا ہوگا، جس کی

۱۔ وان منکم الا واردھا۔(مریم/ ۷۱)، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویضرب جسر جھنم...... فاکون اوّل من یجیزو دعا الرسل یومئذاللھم سلم سلم وبہ کلالیب مثل شوک السعدان......فتخطف الناس باعمالھم (صحیح بخاری: ۲/ ۹۷۳)، عن مغیرۃ بن شعبۃرضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: شعار المؤمنین علی الصراط: رب سلم سلم۔ (جامع ترمذی: ۲ / ۵۲۰)، وھوالا قداری یجعلھم قادرامن العبور علیہ ویسھلہ علی المؤمنین حتیٰ ان منھم من یجوزہ یمرعلیہ کالبرق الخاطف الخطف السلب والبرق الشدید یغلب البصر فکا نما یسلبہ وھذا عبارۃ عن السرعۃ الشدیدۃ ومنھم کالریح الھابۃ ای السریعۃ من الھبوب بالضم وھو سرعۃ الریح ومنھم کالجواد المسرع بالفتح الفرس السریع الیٰ غیرذلک مماوردفی الحدیث ومنھم کالطیرومنھم کاجودالا بل ومنھم کالشبادوالشد بالفارسیۃ دویدن ومنھم کالماشی فھذا حال عبورالصلحاء واما غیر ھم فمنھم من یرحف علی الیتہ کالصبی بل روی ان بعضھم یعبرہ علی وجھہ ثم العابراما یمرسالمًا وامہ یمرمجروحًا من شوک وکلالیب علی جانبی الصراط ویسقط بعض المؤمنین العصاۃ فی النار الی ان ینجیہ اللہ سبحانہ والتفصیل فی کتب الحدیث۔

(نبراس/ ۲۱۸ تا ۲۱۹)

لمبائی چوڑائی سینکڑوں میل پر محیط ہوگی، دو پرنالوں کے ذریعہ سے جس میں جنت کی نہر کا پانی گرے گا۔ جو اس حوض سے ایک مرتبہ پانی پی لے گا، اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ حوض کوثر پر حاضری میزان عمل سے پہلے ہوگی، ہوسکتا ہے بعضوں کی اس سے بھی پہلے اور بعضوں کی میزان عمل کے بھی بعد ہو۔ بعض لوگ حوض کوثر پر حاضر ہوں گے، فرشتے یہ کہہ کر انھیں دھتکار دیں گے کہ یا رسول اللہ! ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد دین میں نئی نئی بدعات داخل کر لی تھیں۔ ہر نبی کو اپنی امت کے لئے حوض عطا ہوگا، مگر سب سے بڑا حوض حضور اکرم ﷺ کا ہوگا، اور آپ ﷺ کے حوض کوثر پر آنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔(۱)

۱۲:...... شفاعت

قیامت کے دن شفاعت بھی ہوگی، لیکن شفاعت نہ تو ہر کوئی کر سکے گا اور نہ ہی ہر کسی کی کر سکے گا، خاص لوگوں کو شفاعت کی اجازت ہوگی اور خاص لوگوں کے لئے ہوگی۔ سب سے بڑی اور سب سے پہلی شفاعت حضور اکرم ﷺ کی ہوگی، جس کو شفاعتِ کبریٰ کہا جاتا ہے، جس کا ذکر پیچھے آچکا ہے۔(۲)

۱۔ انا اعطيناك الكوثر۔(الكوثر/۱)، عن ابن عباس رضى الله عنهما، قال: الكوثر: الخير الكثير الذى أعطاه الله اياه۔ (صحيح بخارى: ۹۷٤/۲)، عن سهل بن سعد: قال النبى ﷺ انى فرطكم على الحوض۔ من مرّعلىّ شرب، و من شرب لم يظمأ أبدا، ليردن على أقوام أعرفهم و يعرفونى ثم يحال بينى وبينهم......قال ابو حازم: فسمعنى النعمان بن ابى عياش فقال: هكذا سمعت من سهل ؟ فقلت: نعم، فقال أشهد على أبى سعيد الخدرى لسمعته، وهو يزيد فيها: فأقول انهم منى فيقال: انك لا تدرى ماأحدثوا بعدك فأقول سحقاسحقا لمن غيربعدى۔ (صحيح بخارى: ۹۷٤/۲)، عن انس رضى الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: دخلت الجنة فاذا أنا بنهر يجرى حافتاه خيام اللؤلؤ، فضربت يدى الى مجرى الماء، فاذامسك أذفر، فقلت لجبرائيل: ما هذا ؟قال هذاالكوثر الذى اعطاكه ربك عز وجل (مستدرك حاكم: ۱۱٦/۱) مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: شرح عقيده سفارينيه: ۱۹۳/۲ تا ۲۰۲، نبراس/ ۲۱۷۔۲۱۸

۲۔ ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا۔ (الاسراء/ ۷۹)، من ذالذى يشفع عنده الاباذنه۔(البقرة / ۲۵۵)، عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ أنا سيدولد آدم يوم القيامة وأوّل من ينشق عنه القبر واول شافع، وأول مشفع۔(صحيح مسلم: ۲۴۵/۲) مزید تفصیل کے لئے کتاب کا ص۱۱۹ کا حاشیہ دیکھیں۔

۱۳:...... شفاعت صرف وہی لوگ کریں گے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت ہوگی، بلا اجازت کوئی شفاعت نہیں کر سکے گا۔ شفاعت کی اجازت انبیاء، علماء، شہداء، اولیاء، حفاظ، صلحاء اور فرشتوں کو ہوگی۔ قرآن اور روزہ بھی سفارش کریں گے۔(۱)

۱۴:...... اقسام شفاعت

ا۔ **شفاعت کبریٰ:** سب سے پہلی شفاعت، شفاعت کبریٰ ہے، جو حضور اکرم ﷺ میدانِ محشر کی سختی میں تخفیف اور حساب وکتاب شروع کروانے کے لئے فرمائیں گے۔

ب۔ دوسری شفاعت حساب وکتاب میں سہولت اور آسانی کے لئے ہوگی کہ ان لوگوں کے حساب وکتاب میں سہولت اور آسانی کا معاملہ کیا جائے۔

ج۔ تیسری شفاعت بعض اہلِ ایمان کے جنت میں درجات بلند کرنے کے لئے ہوگی کہ جو درجہ اس مومن کو عطا ہوا ہے، اس سے اونچا درجہ عطا فرمادیا جائے۔

د۔ چوتھی شفاعت ان گنہ گاروں کے لئے ہوگی جن کے لئے عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہوگا کہ ان کی خطا معاف فرمادی جائے اور انہیں جہنم میں داخل نہ کیا جائے۔

ھ۔ پانچویں شفاعت ان گنہ گاروں کے لئے ہوگی جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے اور یہ شفاعت انہیں جہنم سے باہر نکالنے کے لئے ہوگی۔

و۔ چھٹی شفاعت ان لوگوں کے حق میں ہوگی جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی یعنی

۱۔ عن ابی سعید رضی اللّٰہ عنہ مرفوعا، قال: فیقول اللّٰہ تعالیٰ: شفعت الملائکۃ وشفع النبیون، وشفع المؤمنون ولم یبق الأرحم الراحمین۔(صحیح مسلم: ۱/۱۰۳)، عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال، قال رسول اللّٰہ ﷺ من قرأ القرآن فاستظهره...... شفع فی عشرة من أهل بیته، قدوجبت لهم النار۔ (مسند احمد: ۱/۱۸۵)، عن الحسن، قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: یدخل الجنة بشفاعة رجل من امتی أکثرمن ربیعة ومضر (مستدرك حاکم: ۶/۲۰۵۹) عن عمران رسول اللّٰہ ﷺ قال: الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام رب: انی منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه، ویقول القرآن: منعته النوم باللیل فیشفعان۔(مستدرك حاکم: ۲/۷۷۳)، الحاصل أنه یجب أن یعتقدأن غیرالنبی ﷺ من سائرالرسل والانبیاء والملائکة والصحابة والشهداء والصدیقین والا ولیاء علی اختلاف مراتبهم ومقاماتهم عندربهم یشفعون وبقدر جاههم ووجاهتهم یشفعون لثبوت الاخبار بذلك وترادف الآثار علی ذلك وهوامرجائز غیرمستحیل فیجب تصدیقه۔ (شرح عقیده سفارینیه: ۲/۲۰۹)

اصحاب اعراف کے بارے میں کہ ان کو اعراف سے نکال کر جنت میں داخل فرمادیا جائے۔

ز۔ ساتویں شفاعت بعض لوگوں کو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل کروانے کے لئے ہوگی، چنانچہ ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ اس شفاعت کے نتیجے میں بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

ح۔ آٹھویں شفاعت مستحقینِ عذاب کے عذاب میں تخفیف کے لئے ہوگی۔(۱)

۱۔ النوع الأول: الشفاعة الأولى، وهي العظمى، الخاصة بنبيناﷺ من بين سائر اخوانه من الأنبياء والمرسلين، صلوات الله عليهم أجمعين......النوع الثاني والثالث من الشفاعة: شفاعتهﷺ في أقوام قد تساوت حسناتهم وسيئاتهم، فيشفع فيهم ليدخلوا الجنة، وفي أقوام آخرين قد أمر بهم الى النار، أن لا يد خلونها۔النوع الرابع: شفاعتهﷺ في رفع درجات من يدخل الجنة فيها فوق ما كان يقتضيه ثواب أعمالهم۔ وقد وافقت المعتزلة هذه الشفاعة خاصة، وخالفوا فيماعداها من المقامات، مع تواتر الأحاديث فيها...... النوع السادس: الشفاعة في تخفيف العذاب عمن يستحقه، كشفاعته في عمه أبي طالب أن يخفف عنه عذابه...... النوع السابع: شفاعته أن يؤذن لجميع المؤمنين في دخول الجنة، كما تقدم۔ وفي "صحيح مسلم" عن أنس رضي الله عنه، أن رسول اللهﷺ قال، "أنا أول شفيع في الجنة" النوع الثامن: شفاعته في أهل الكبائر من أمته، ممن دخل النار، فيخرجون منها، وقد تواترت بهذا النوع الأحاديث...... وهذه الشفاعة تشاركه فيها الملائكة و النبيون والمؤمنون أيضاً۔ (عقيده طحاويه مع الشرح/ ۲۲۹ تا ۲۳۳)، فاعلم ان العلماء اختلفوا فى شفاعاته و كم هى فقال النقاش: لرسول اللهﷺ ثلاث شفاعات: العامة وشفاعة في السبق الى الجنة...... و شفاعة في اخراج المذنبين من النار، وهذه الشفاعة الثانية لا يتدافعها الأنبياء بل يشفعون ويشفع العلماء۔ قال القاضي عياض: شفاعات نبيناﷺ يوم القيامة خمس شفاعات: الأولى: العامة۔ الثانية: ادخال قوم الجنة بغير حساب۔ الثالثة: في قوم من أمته استوجبوا النار بذنوبهم فيشفع فيهم نبيناﷺ، ومن شاء أن يشفع و يدخلون الجنة، وهذه الشفاعة هي التي أنكرتها المبتدعة الخوارج والمعتزلة، فمنعتها على أصولهم الفاسدة وهي الا ستحقاق العقلي المبني على التحسين والتقبيح۔ الرابعة: فيمن دخل النار من المذنبين فيخرج بشفاعة نبينا وغيره من الأنبياء والملائكة واخوانهم من المؤمنين۔ قلت: وهذه الشفاعة أنكرتها المعتزلة أيضاً، واذا منعوها فيمن استوجب النار بذنبه وان لم يدخلها فأحرى أن يمنعواها فيمن دخلها۔ الخامسة: في زيادة الدرجات في الجنة لأهلها وترفيعها۔ قال القاضي عياض: وهذه الشفاعة لا تنكرها المعتزله ولا تنكر شفاعة الحشر الأول۔قلت: وشفاعة سادسة لعمه أبي طالب في التخفيف عنه،

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۵:...... شفاعت صرف اہل ایمان کے لئے ہوگی، کیونکہ اہل ایمان ہی قابلِ معافی ومغفرت ہیں۔ کافروں، مشرکوں اور ان لوگوں کے لئے جن کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا ہوگا، خلاصیٔ جہنم کی کوئی شفاعت نہیں ہوگی۔(۱)

(گذشتہ سے پیوستہ) کما رواہ مسلم عن أبي سعید الخدري رضي اللّٰہ عنہ أن رسول اللّٰہ ﷺ ذکر عندہ عمہ أبو طالب فقال، "لعلہ تنفعہ شفاعتي یوم القیامة فیجعل في ضحضاح من نار یبلغ کعبیہ یغلي منہ دماغہ" فان قیل: فقد قال اللّٰہ تعالی: (فما تنفعھم شفاعة الشفعین (المدثر:۴۸) قیل لہ: لا تنفع في الخروج من النار کعصاة الموحدین الذین یخرجون منھا ویدخلون الجنة۔(التذکرة للقرطبی/ ۲۱۹، ۲۲۰)

۱۔ فما لنا من شفعین۔ ولا صدیق حمیم۔ (الشعراء/ ۱۰۰۔۱۰۱)
ثم یقول الکافر: قد وجد المؤمنون من یشفع لھم فمن یشفع لنا؟ فیقولون: ماھو غیر ابلیس ھو الذي أضلنا فیأتونہ فیقولون: قد وجد المؤمنون من یشفع لھم فقم أنت فاشفع لنا فانك قد أضللتنا، فیقول فیثور من مجلسہ أنتن ریح شمہ أحد ثم یعظھم لجھنم ویقول عند ذلك (وقال الشیطٰن لما قضي الامر ان اللّٰہ وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم) ابراھیم/۲۲ (التذکرة للقرطبی/ ۲۲۱)

جنت

۱:...... جنت حق ہے، اس پر ایمان لانا فرض ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انعام کی جگہ ہے۔ اس کی لمبائی، چوڑائی بے حد وحساب ہے۔(۱)

۲:...... جنت پیدا ہوچکی ہے اور اس وقت موجود ہے۔(۲)

۳۔ اہلِ جنت، جنت میں قیامت کے بعد داخل ہوں گے، قیامت سے پہلے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا، سوائے آدم وحوا علیہما السّلام کے کہ وہ زمین پر آنے سے پہلے جنت میں رہ چکے ہیں۔(۳)

۱۔ وسارعوا الی مغفرة من ربكم و جنة عرضها السمٰوٰت و الأرض اعدت للمتقين۔ (آل عمران/ ۱۳۳) وازلفت الجنة للمتقين غير بعيد۔(ق/ ۳۱)، والجنة حق والنارحق لان الآيات والاحاديث الواردة فى اثباتهما اشهر من أن تخفى و اكثر من أن تحصىٰ۔ (شرح عقائد/ ۱۰۵)

۲۔ وسارعوا الی مغفرة من ربكم و جنة عرضها السمٰوٰت و الأرض اعدت للمتقين۔ (آل عمران/ ۱۳۳) عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ "لماخلق الله تبارك و تعالىٰ الجنة قال يا جبرائيل اذهب انظراليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اى رب وعزتك وجلالك لا يسمع بها احدالادخلها ثم خفها بالمكاره ثم قال يا جبريل اذهب فانظراليها قال فذهب فنظر اليهافقال اى رب وعزتك لقد خشيت ان لا يد خلها احد ثم خلق النار قال يا جبريل اذهب فانظراليهاقال فذهب فنظر اليهافقال لا يسمع بها احد فيد خلهاقال فحفها بالشهوات ثم قال اذهب فانظراليها قال فذهب فنظر اليها فقال لقدخشيت ان لا يبقى احد الادخلها" ۔(مستدرك حاكم: ۱/ ۳۵)

۳۔ وقلنا يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة و كلا منها رغدًا حيث شئتما ولاتقرباهذه الشجرة فتكونا من الظلمين(البقره/ ۳۵)، عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ آتى باب الجنة يوم القيامه فاستفتح فيقول الخازن من انت؟ فاقول محمد فيقول بك امرت لا افتح لاحدقبلك۔(صحيح مسلم: ۱/ ۱۱۲)، عن انس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ انا اكثر الانبياء تبعا يوم القيامة وانا اوّل من يقرع باب الجنة۔، (صحيح مسلم: ۱/ ۱۱۲)، ولاقدرة للعباد على أن يسكنوا الجنة قبل الوقت المعلوم۔ (نبراس/ ۲۲۱)

۴:...... جنت دائمی ہے، یعنی ہمیشہ ہمیشہ رہے گی اور اہلِ جنت بھی جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(۱)

۵:...... جو ایک مرتبہ جنت میں داخل ہو جائے گا، وہاں سے نکالا نہیں جائے گا۔(۲)

۶:...... جنت میں اہل ایمان ہی داخل ہوں گے، اگر چہ سزا بھگتنے کے بعد ہی داخل ہوں۔کوئی کافر ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(۳)

۷:...... جو شخص جنت کے فنا ہونے کا قائل ہے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس لئے کہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے جنت کا ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنا ثابت ہے۔(۴)

۱۔ واما الذین سعدو افقی الجنة خلدین فیها ماد امت السمٰوت والارض الاماشاء ربك عطاء غیر محذوذ۔(هود: ۱۰۸)، وقال لهم خزنتهما سلم علیکم طبتم فادخلوها خالدین۔(الزمر/ ۷۳)، عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال: یدخل اهل الجنة الجنة و اهل النار النار ثم یقوم موذن بینهم یا اهل النار لاموت ویا اهل الجنة لا موت کل خالدفیما هو فیه۔(صحیح مسلم: ۳۸۲/۲)، فأماأبدیة الجنة وانها لاتفنی ولاتبید فهذامما یعلم بالضرورة أن الرسول أخبربه، قال تعالیٰ وأماالذین سعدوا ففی الجنة خالدین فیها مادامت السموات والأرض الاماشاء ربك عطاء غیر محذوذ الآیة أی غیر مقطوع۔

(عقیده طحاویه مع الشرح/ ۴۲۵)

۲۔ لایمسهم فیها نصب وماهم منها بمخرجین۔(الحجر/ ۴۸)، ویدخله جنت تجری من تحتها الانهٰر خلدین فیها أبدا۔(التغابن/ ۹)

۳۔ ولایدخلون الجنة حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط۔ (الاعراف/ ۴۰)

عن ابی ذررضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ "مامن عبدقال لا اله الااللّٰه ثم مات علی ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت و ان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق وان رغم انف ابی ذر"۔(صحیح مسلم: ۶۶/۱)، عن جابر قال اتی النبی ﷺ رجل فقال یا رسول اللّٰه ماالموجبات؟ قال، من مات لایشرك باللّٰه شیادخل الجنة ومن مات یشرك باللّٰه شیئاً دخل النار"۔(صحیح مسلم: ۶۶/۱)

۴۔ واما الذین سعدوا ففی الجنة خلدین فیها ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربك عطاء غیر محذوذ۔(هود: ۱۰۸)، خلدین فیها ابدا وعد اللّٰه حقا ومن اصدق من اللّٰه قیلا۔(النساء: ۱۲۲)، فاما ابدیة الجنة وانها لاتفنی ولا تبید فهذا مما یعلم بالضرورة أن الرسول أخبربه قال تعالیٰ واما الذین سعدوافقی الجنة خالدین فیها مادامت السموات والارض الاماشاء ربك عطاء غیر محذوذالآیة ای غیر مقطوع ولا ینافی ذلك قوله: الا ما شاء ربك و اختلف السلف فی هذا الاستثناء...... و علی تقدیر، فهذاالاستثناء من المتشابه، وقوله: عطاء غیر محذوذ محکم۔ (عقیده طحاویه مع الشرح/ ۴۲۶) (بقیہ اگلے صفحے پر)

۸:...... جو شخص جنت کو اللہ تعالیٰ کے انعام کی حقیقی جگہ نہیں سمجھتا بلکہ جنت کو ایک تخیلاتی جہان سے تعبیر کرتا ہے، وہ در حقیقت جنت کا منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(۱)

۹:...... جنت اللہ تعالیٰ کے انعام اور عیش و آرام کی جگہ ہے۔ جنت میں ملنے والی کچھ نعمتوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ جنت کی جو نعمتیں قرآن کریم یا طریق متواتر سے معلوم ہیں ان پر ایمان لانا فرض ہے، مثلاً جنت میں کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہوگا، جنت میں ملنے والی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوں گی، وہاں جنتی کی ہر خواہش پوری ہوگی، جنت میں حق تعالیٰ کی رضا اور اس کا دیدار نصیب ہوگا، اہلِ جنت کے لئے جنت کے دروازے پہلے سے کھلے ہوں گے، ہر جنتی کے گھر میں چار نہریں ہوگی، پانی کی نہر، تازہ دودھ کی نہر جس کا ذائقہ خراب نہیں ہوگا، پاکیزہ شراب کی نہر اور صاف ستھرے شہد کی نہر، تمام جنتی کامیاب قرار دیئے جائیں گے، اہلِ جنت کے دل میں اگر ایک دوسرے کی طرف سے کوئی رنجش، کدورت یا عداوت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کو دلوں سے نکال دیں گے، اہلِ جنت، جنت میں بالکل خوشی خوشی اور بھائی بھائی ہو کر رہیں گے، جنت میں اونچے اونچے باغات ہوں گے جن کے خوشے لٹک رہے ہوں گے، جنتیوں کے لئے ریشم کا لباس اور سونے چاندی کے کنگن ہوں گے، جنت میں انار، انگور، کیلے اور مختلف اقسام کے میوے اور پھل ہوں گے، پرندوں کا گوشت اور حوریں ہوں گی، لمبے سائے اور پانی کی بہتی ہوئی آبشاریں ہوں گی، جنت کی یہ نعمتیں قرآن کریم میں بیان کی گئیں ہیں، ان پر اور ان کے علاوہ دوسری ان نعمتوں پر جو قرآن کریم یا احادیث متواترہ میں بیان کی گئیں ہیں، ایمان لانا فرض ہے۔ ان میں سے کسی ایک نعمت کے انکار سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔(۲)

(گذشتہ سے پیوستہ) وقال بفناء الجنة... وليس له سلف قط لامن الصحابة ولامن التابعين لهم باحسان ولامن آئمة المسلمين ولامن اهل السنة وانكره عليه عامة اهل السنة وكفروه به۔ (عقيده طحاويه مع الشرح/ ۳۴۱) فمن قال: انهم يخرجون منها... وانها تفنى وتزول، فهو خارج عن مقتضى العقول ومخالف لما جاء به الرسول، وما اجمع عليه اهل السنة والآئمة العدول ومن يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدىٰ ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا۔ (تذكره للقرطبى/ ۳۷۷)

۱۔ أن ماأخبرالله تعالىٰ من الحور والقصور والأنهار والأشجار والأثمار لأهل الجنة...... حق خلافا للباطنية والعدول عن ظواهر النصوص الى معان يدعيها أهل الباطن الحاد"۔ (شرح فقه اكبر/ ۱۳۳)

۲۔ ادخلوا الجنة لاخوف عليكم ولا انتم تحزنون۔(الاعراف/ ۴۹)، قل أذلك خيرأم جنة الخلد التى وعد المتقون۔(الفرقان/ ۱۵)، وهم فى ما اشتهت انفسهم خالدون۔ (الانبياء/۱۰۲)، (بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۰:...... جنت کی بعض نعمتیں اخبار آحاد میں بیان کی گئی ہیں، ان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے، تاہم ان کے انکار سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔(۱)

۱۱:...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کسی کو نصیب نہیں ہوسکتا، جنت میں ہر جنتی کو اللہ تعالیٰ کا دیدار

(گذشتہ سے پیوستہ) یبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان (التوبة/ ۲۱)، وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة۔(القيامة/ ۲۲، ۲۳)، للذين أحسنوا الحسنى و زيادة۔(يونس/ ۲٦)، لهم مايشاؤن فيها ولدينا مزيد۔(ق/۳٥)، جنت عدن مفتحة لهم الابواب۔(ص/ ٥۰)، وسيق الذين اتقو اربهم الى الجنة زمراحتى اذا جاؤاها وفتحت ابوابها۔ (الزمر/ ۷۳)، مثل الجنة التى وعدالمتقون فيها انهرمن ماء غيرأسن وانهرمن لبن لم يتغير طعمه وانهر من خمرلذة للشربين وانهر من عسل مصفى۔ (محمد/ ۱٥)، فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز۔ (آل عمران/ ۱۸٥)، من يصرف عنه يومئذ فقد رحمه وذلك الفوز المبين۔ (الانعام/ ۱٦) ونزعنا مافى صدورهم من غل تجرى من تحتهم الانهر۔ (الاعراف/ ٤۳)، ونزعنا ما فى صدورهم من غل اخوانا على سررمتقبلين (الحجر/٤۷)، فى جنة عالية قطوفها دانية۔(الحاقة/ ۲۲، ۲۳)، وجناالجنتين دان۔ (رحمٰن/ ٥٤)، وذللت قطوفها تذليلا (الدهر/ ۱٤)، يحلون فيها من أساور من ذهب ولؤلؤاولباسهم فيها حرير۔ (فاطر/ ۳۳)، يحلون فيها من أساور من ذهب ويلبسون ثياباخضرامن سندس واستبرق۔(الكهف/ ۳۱)، فيها فاكهة ونخل ورمان۔(الرحمٰن/ ٦۸)، فأنشانا لكم به جنت من نخيل واعناب لكم فيها فواكه كثيرة ومنهاتأ كلون۔ (المؤمنون/ ۱۹)، طلع منضود۔(واقعه/ ۲۹)، فيهابكل فاكهةامنين۔(الدخان/٥٥)فجعلنهن أبكارا۔ عرباأترابا لاصحب اليمين (الواقعه/۳٦تا ۳۸)، حورمقصورات فى الخيام۔(رحمن/ ۷۲)، وزوجنهم بحور عين۔(الدخان: ٥٤)، ولحم طيرممايشتهون وحورعين كأمثال اللؤلؤ ممكنون۔(الواقعة/ ۲۱تا۲۳)، وظل ممدود وماء مسكوب۔(الواقعه/ ۳۰، ۳۱)، عينا يشرب بها عباد الله يفجرونها تفجيرا۔(الدهر / ٦)، وهؤلاء كلهم كفاريجب قتلهم باتفاق أهل الايمان؛ فان محمداﷺ قد بين ذلك بياناً شافياً قاطعاً للعذر، وتواتر ذلك عندأمته خاصها وعامها، وقد ناظره بعض اليهود فى جنس هذه المسألة وقال: يا محمد أنت تقول: ان أهل الجنة يأكلون ويشربون ومن يأكل ويشرب لابدله من خلاء۔ فقال النبى ﷺ، "رشح كرشح المسك"۔ ويجب على ولى الامر قتل من أنكر ذلك ولو أظهر التصديق بألفاظه فكيف بمن ينكر الجميع؟ والله أعلم۔(فتاوىٰ ابن تيميه: ٤/ ۳۱٤)

۱۔ ولا يكفرمنكر خبرالآحاد فى الاصح۔(شرح عقيده سفارينيه: ۱۹/۱)

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: (صحيح بخارى: ۹۷/۲، مسند احمد: ۱۳/۲۔۲۷٥، البدور السافره للسيوطى / ٥۱٤، حلية الاولياء: ۳۰۷/۳)

ہوگا، اور دیدارِ الٰہی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہوگی۔(۱)

۱۲:...... تمام اہلِ جنت کا جنت میں داخلہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے کرم سے ہوگا، جنت میں کسی کا داخلہ اللہ تعالیٰ پر واجب اور ضروری نہیں۔(۲)

۱۳:...... جنت کافر و مشرک پر حرام ہے۔ کوئی کافر، مشرک اور منافق ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(۳)

۱۔ لاتدركه الابصار وهويدرك الابصار وهو اللطيف الخبير۔ (الانعام/ ۱۰٤)، للذين أحسنوا الحسنى وزيادة۔(يونس / ۲٦)، ووجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة(القيامة / ۲۲۔۲۳)، عن صهيب عن النبى ﷺ قال: اذادخل أهل الجنة الجنة، قال: يقول الله تبارك و تعالىٰ تريدون شيئاً أزيدكم فيقولون: ألم تبيض وجوهنا ألم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار؟ قال فيكشف الحجاب فماأعطواشيأ أحب اليهم من النظر الى ربهم عزوجل۔ (صحيح مسلم: ۱/ ۱۰۰)، ذهب أهل السنة الى أن الله تعالىٰ يجوز أن يرى وأن المؤمنين فى الجنة يرونه منزهاعن المقابلة والجهة والمكان۔ (شرح المقاصد: ۳/۱۳٤)

۲۔ لايسئل عما يفعل وهم يسئلون۔ (أنبياء/ ۲۳)، عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ سددوا و قاربوا وابشروا، فانه لن يدخل الجنة احدا عمله، قالوا ولا انت يا رسول الله قال: ولاانا الاان يتغمدنىَ الله منه برحمة(صحيح مسلم: ۲ /۳۷۷)، فمن شاء منهم الى الجنة فضلا منه و من شاء منهم الى النار عدلامنه۔ (عقيده طحاويه مع الشرح/ ٤۳۱)

۳۔ انه من يشرك بالله فقد حرّم الله عليه الجنة و ماوٰه النار۔(المائده / ۷۲)، ولايدخلون الجنة حتىٰ يلج الجمل فى سم الخياط و كذلك نجزى المجرمين۔(الاعراف / ٤۰)، والذين كفروالهم نارجهنم لايقضى عليهم فيموتوا ولايخفف عنهم من عذابها كذلك نجزى كل كفور۔ (فاطر/ ۳٦)

اعراف

۱:...... جنت اور جہنم کے درمیان ایک اونچی دیوار حائل ہوگی، اس دیوار کا نام اعراف ہے۔ اس جگہ نہ تو جنت جیسی راحت ہوگی اور نہ ہی جہنم جیسا عذاب ہوگا۔ وہ لوگ جن کے لئے ابتدائی طور پر جنت کا فیصلہ نہیں ہوگا، کچھ مدت یہاں ٹھہریں گے۔ جنتیوں کو ان کے سفید چہروں سے اور جہنمیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے پہچانیں گے، جنتیوں اور جہنمیوں سے ہم کلام بھی ہوں گے، اصحاب الاعراف بالآخر جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔(۱)

۲:...... اعراف میں وہ لوگ ہوں گے جنہیں مستقبل میں جنت میں داخل ہونا ہوگا، بعض عوارض کی بناء پر کچھ دیر اعراف میں رکھے جائیں گے۔ ان عوارض میں سے نیکیوں اور بدیوں کا برابر ہونا، یا نیکیوں کی وجہ سے پل صراط سے گزر کر جہنم سے بچ جانا اور نیکیوں کی کمی کی وجہ سے فی الحال جنت میں داخل نہ ہوسکنا، یا والدین کی اجازت کے بغیر جہاد فرض کفایہ میں شرکت کرنا وغیرہ ہوسکتا ہے۔(۲)

۱۔ الاعراف فی اللغة: جمع عرف و هو كل عال مرتفع قال الزجاج: الاعراف أعالي السور، قال بعض المفسرين الاعراف أعالي سور بين اهل الجنة و النار۔ (لسان العرب: ۲۸۸/۹۔۲۸۹)، و على الأعراف رجال يعرفون كلا بسيمهم و نادوا أصحٰب الجنة أن سلم عليكم لم يدخلوها وهم يطمعون۔ واذاصرفت أبصارهم تلقاء أصحب النار قالواربنا لا تجعلنا مع القوم الظلمين و نادىٰ أصحٰب الاعراف رجالا يعرفونهم بسيمٰهم قالواماأغنى عنكم جمعكم وما كنتم تستكبرون۔ أهؤلآء الذين أقسمتم لا ينالهم الله برحمة ادخلوا الجنة لاخوف عليكم ولاأنتم تحزنون۔(الاعراف/ ٤٥ تا ٤٩)

۲۔ فقال حذيفة وابن عباس هم قوم استوت حسناتهم و سيأتهم و قصرت بهم سيأتهم عن الجنة وتجاوزت بهم حسناتهم عن النار...... وقال شرحبيل بن سعد: أصحاب الاعراف قوم خرجوافي الغزو بغير اذن أبائهم ورواه مقاتل في تفسيره مرفوعا: هم رجال غزوافي سبيل الله عصاة لابائهم فقتلوا، فاعتقوا من النار بقتلهم في سبيل الله وحبسو اعن الجنة بمعصية آبائهم......يحبسون على الأعراف الى أن يقضي الله بين الخلق، ثم يدخلون الجنة۔

(معالم التنزيل: ۱٦٣/۲)

۳:...... اصحاب الاعراف جنتیوں کو دیکھ کر ان کو سلام کریں گے اور جنت میں جانے کی تمنا اور آرزو کریں گے، اور دوزخیوں کو دیکھ کر ان کے عذاب سے پناہ مانگیں گے، گویا بیک وقت جنت اور جہنم کے حالات کا مشاہدہ کریں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمادیں گے۔(۱)

۱۔ ونادى اصحب الاعراف رجالا يعرفونهم بسيمٰهم قالوا مااغنى عنكم جمعكم وما كنتم تستكبرون۔ آهؤلآء الذين اقسمتم لاينا لهم الله برحمة ادخلوا الجنة لاخوف عليكم ولاانتم تحزنون۔ (الاعراف: ۴۸۔۴۹)، فيطلعون على أهل الجنة و أهل النار جميعا و يطالعون أحوال الفريقين......(ونادوا أصحاب الجنة أن سلام عليكم) أى اذارأوا اهل الجنة قالو السّلام عليكم...... (واذا صرفت ابصارهم تلقاء أصحاب النار)تعوذوا بالله (قالو ربنا لا تجعلنا مع القوم الظلمين)......ثم قالت الملائكة لأصحاب الأعراف: ادخلوا الجنة لا خوف عليكم ولا انتم تحزنون فيدخلون الجنة۔ (معالم التنزيل ۲/۱۶۲)

جہنم

۱:...... جنت کی طرح جہنم بھی حق ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی جگہ ہے، یہاں ہر طرح کا اور شدید قسم کا عذاب تیار کیا گیا ہے۔ جہنم پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔(۱)

۲:...... جنت کی طرح جہنم بھی پیدا کی جاچکی ہے اور اس وقت موجود ہے۔(۲)

۳:...... جہنم میں اہلِ جہنم قیامت کے بعد ہی داخل ہوں گے، اس سے پہلے برزخ کا عذاب ہوگا۔(۳)

۴:...... جہنم کا عذاب کافروں کے لئے دائمی یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگا، گنہ گار مسلمانوں کے لئے عارضی عذاب ہوگا، وہ اگر اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئے تو ایک نہ ایک دن ضرور نکال لئے جائیں گے اور بالآخر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔(۴)

۵:...... جہنم میں داخل ہونے والا، جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جا سکتا ہے، جیسے گنہ گار مسلمان۔ لیکن جنت میں داخل ہونے والے شخص کو نہ تو جنت سے نکالا جائے گا اور نہ ہی کبھی جہنم میں داخل کیا جائے گا۔(۵)

۱۔ واما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیر و شھیق۔ (ھود /۱۰۶)، فکل واحدة من الجنة و النار حق ثابت بالکتاب والسنة و اجماع الامة و کل ما ھو کذلک فالایمان به واجب و اعتقاد وجوده حق لاذب، والمراد من الجنة دار الثواب و من النار دار العقاب (شرح عقیده سفارینیه: ۲/۲۱۹)، والجنة حق والنار حق لأن الآیات والاحادیث فی شانھما اشھر من ان یخفی واکثر من ان یحصی۔(نبراس/ ۲۱۹)

۲۔ وبرزت الجحیم للغوین (الشعراء/ ۹۰)، واتقوا النار التی اعدت للکفرین(آل عمران/ ۱۳۱)، فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارة اعدت للکفرین(البقره/ ۲۴)، (والجنة والنار مخلوقتان الیوم) ای موجودتان الآن قبل یوم القیمة۔(شرح فقه اکبر/ ۹۸)

۳۔ قیل ادخلوا ابواب جھنم خلدین فیھا۔ فبئس مثوی المتکبرین۔(الزمر: ۷۲)، النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعة ادخلوا ال فرعون اشد العذاب۔ (غافر/ ۴۶)، وان الفجار لفی جحیم۔ یصلونھا یوم الدین۔ وماھم عنھا بغآئبین۔ (الانفطار/ ۱۴۔۱۶)

۴۔ یریدون ان یخرجوا من النار وماھم بخرجین منھا ولھم عذاب مقیم ۔ (المائدة/ ۳۷)

۵۔ واما الذین سعدوا ففی الجنة خالدین فیھا ما دامت السمٰوٰت والارض الا ماشاء ربك عطاء غیر مجذوذ۔ (ھود /۱۰۸)، عن انس رضی اللہ عنه قال قال النبی ﷺ اخرجوا من النار من قال لا اله الا اللّٰه و کان فی قلبه من الخیر ما یزن شعیرة، اخرجوا من النار من قال لا اله الا اللّٰه و کان فی قلبه ما یزن برة، اخرجوا من النار من قال لا اله الا اللّٰه و کان فی قلبه ما یزن ذرة (جامع ترمذی: ۲/ ۵۴۰)

۶:...... جہنم اور اس کا عذاب دراصل کافروں کے لئے تیار کیا گیا ہے، اسی لئے کفار اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ مسلمان اگر داخل بھی ہوئے تو نکال لئے جائیں گے۔(۱)

۷:...... یہود کا یہ نظریہ غلط ہے کہ ہم کچھ عرصے کے لئے جہنم میں داخل ہوں گے پھر نکل جائیں گے۔ اس کے رد میں قرآن کریم نے کہا ہے کہ وہ یعنی یہود و کفار جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(۲)

۸:...... جہنم، جنت کی طرح ایک حقیقی مقام اور عذاب کی جگہ ہے۔ جو شخص جہنم کو حقیقی جگہ نہیں سمجھتا بلکہ ایک تخیلاتی جہان یا کوئی غیر حقیقی چیز سمجھتا ہے، وہ درحقیقت جہنم کا منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(۳)

۹:...... جنت کی طرح جہنم بھی دائمی اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، اس کے فنا کا قائل ہونا غلط نظریہ اور گمراہی ہے۔(۴)

۱۔ فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين۔ (البقره / ۲٤)، عن جابر رضی الله عنه قال: اتی النبی ﷺ رجل فقال یا رسول الله ماالموجبان؟ قال من مات لایشرك بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك بالله شيئا دخل النار۔(صحيح مسلم: ۱/٦٦)

۲۔ وقالوا لن تمسنا النار الاایامامعدودة قل اتخذ تم عندالله عهدا فلن يخلف الله عهده ام تقولون على الله مالا تعلمون۔ بلی من كسب سيئة واحاطت به خطيئته فأولئك اصحب النار هم فيها خلدون۔(البقره/ ۸۰، ۸۱)، قالوالن تمسنا النار الاايام معدودت وغرهم فی دينهم ما كانوا يفترون۔ (آل عمران / ۲٤)

۳۔ والجنة حق والنار حق لان الآيات والاحاديث فی شانهما اشهرمن ان يخفى واكثرمن ان يحصى الاحصار...... تمسك المنكرون هم الفلاسفة زعموا ان كل ماجاء فی النصوص من ذكرالجنة والنار فهو ماؤل باللذة والا لم العارضين للروح من تصور كمالاتها ونقصاناتها هذاالتاويل يكفرهم لانه كانكار النصوص۔(نبراس/ ۲۱۹)

٤۔ فاما الذين شقوا ففی النار لهم فيها زفير و شهيق خالدين فيها مادامت السمٰوٰت والارض الاماشاء ربك ان ربك فعال لما يريد (هود/ ۱۰٦، ۱۰۷) قال النار مثوٰكم خلدين فيها الاماشاء الله ان ربك حكيم عليم۔(الانعام / ۱۲۸)، وفی هذا المقام فوائد مستطرفة الاولىٰ تحيرت الافهام فی قوله تعالىٰ فمنهم شقی...... خالدين فيها مادامت السموات والارض الا ما شاء ربك...... واما الذين سعدوا ففی الجنة خالدين فيها ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربك و ذكر المفسرون فيه وجوها احد ها ان المستثنىٰ فی الموضعين فساق الموحدين سعدوا بالايمان وشقوا بالعصيان فيفارقون الجنة ايام عذابهم (بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۰:...... اہلِ جنت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہر نعمت وعطاء اس کا فضل وکرم ہوگا اور اہلِ جہنم کے لئے ہر عقوبت وسزا اس کا عدل وانصاف ہوگا۔(۱)

۱۱:...... کافر نے اگرچہ تھوڑی مدت یعنی صرف دنیوی زندگی میں کفر کیا، اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈالنا بالکل صحیح اور عدل وانصاف کے عین مطابق ہے، اس لئے کہ یہ کوئی ضابطہ اور اصول نہیں کہ سزا کا وقت جرم کے وقت سے زیادہ نہ ہو، قاتل صرف پانچ سیکنڈ میں فائر کر کے کسی کو قتل کر دیتا ہے تو کیا اس کی سزا بھی صرف پانچ سیکنڈ قید ہوتی ہے؟ اس کی سزا عمر قید ہوتی ہے جو جرم کے وقت کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے۔ معلوم ہوا کہ سزا کا وقت، وقتِ جرم سے زیادہ ہونا عدل وانصاف کے منافی نہیں۔

نیز کافر کی نیت ہمیشہ ہمیشہ کافر رہنے کی ہوتی ہے، جیسے مسلمان کی نیت ہمیشہ ہمیشہ مسلمان رہنے کی ہوتی ہے۔ مسلمان، ہمیشہ ہمیشہ مسلمان رہنے کی نیت کی بناء پر ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہے گا، اور کافر ہمیشہ ہمیشہ کافر رہنے کی نیت اور عزم کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

(گذشتہ سے پیوستہ) والتابيد من مبدٔ معين وهو دخول اهل الطاعة الجنة والتقسيم لمنع الخلو فلا يمتنع اجتماع القسمين، ثانيهما ان المستثنیٰ مدة توقفهم للحساب او لبثهم فی الدنيا، ثالثها ان اهل النار يخرجون من النار احيانا الى الزمهرير و اهل الجنة ينعمون بما يشغلهم عن الجنة وهو الرؤية، رابعها الا بمعنیٰ سوی وليس ما دامت السموٰت والارض كناية عن التابيد بل المعنیٰ سوی ما شاء من الزيادة الغير المتناهية على مدة لقاء السموٰت والارض (نبراس /۲۲۲، ۲۲۳) وقال الامام الاعظم رحمه الله فی كتابه الوصية: والجنة والنار...... ولا فناء لهما (شرح فقه اكبر/۹۹)، أجمع المسلمون على خلود اهل الجنة فی الجنة وخلود الكفار فی النار۔ (شرح المقاصد: ۳/ ۳۸۰)

۱۔ ووقهم عذاب الجحيم۔ فضلاً من ربك ذلك هو الفوز العظيم(الدخان/ ۵۶، ۵۷)، لهم مّا يشاؤن عند ربهم ذلك هو الفضل الكبير۔(الشورى/ ۲۲)، الذی احلنادارالمقامة من فضله لايمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب۔ (فاطر/ ۳۵)، ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم۔(المائده/ ۱۱۸)، وان الله ليس بظلام للعبيد (آل عمران/۱۸۲)، فمن شاء منهم الى الجنة فضلا منه، ومن شاء منهم الى النار عدلا منه۔ (عقيده طحاويه مع الشرح / ۴۳۱)،

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: شرح المقاصد: ۳/ ۳۷۴

کافر کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کرنا کوئی ظلم نہیں بلکہ عین عدل وانصاف ہے۔(۱)

۱۲:...... جہنم میں مختلف قسم کا عذاب ہوگا۔ جو عذاب قرآن کریم یا طریق متواتر سے ثابت ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے، مثلاً جہنم میں آگ کا عذاب ہوگا، آگ کا لباس ہوگا، جہنمیوں کے سروں پر کھولتا ہوا گرم پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ اور کھالیں جھلس جائیں گی۔ وہ سخت عذاب کی وجہ سے جہنم سے نکلنا چاہیں گے مگر نہیں نکل سکیں گے، مرنا چاہیں گے، مر بھی نہیں سکیں گے۔ پینے کے لئے پیپ اور سینڈھ ہوگی، جہنمی جسے گھونٹ گھونٹ کر کے پئے گا، مگر پی نہیں سکے گا۔ ہر طرف موت کا سامان ہوگا مگر موت نہیں آئے گی، گلے میں طوق پہنا کر زنجیروں میں جکڑا جائے گا، کھانے کے لئے زخموں کا دھوون ہوگا، جہنمیوں کے چہروں کو آگ میں الٹا پلٹا جائے گا، جہنم میں کافر و منافق سب جمع ہوں گے، جہنمیوں کے مال ومتاع کو جہنم کی آگ میں پگھلا کر ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا، جہنم میں گرمی کا عذاب الگ ہوگا اور سردی کا عذاب الگ ہوگا، جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھرا جائے گا، جہنم ایک برا اور بدترین ٹھکانہ ہوگا۔ جہنمیوں کو جہنم میں ذلیل وخوار کر کے داخل کیا جائے گا، جہنم کے دروازے بند ہوں گے، جہنمیوں کے آنے پر ہی کھولے جائیں گے، جیسے جیل کا دروازہ قیدیوں کے آنے پر کھلتا ہے، جہنم کے سات دروازے ہیں۔ جہنم کی آگ جب کبھی ہلکی ہوگی اسے اور بھڑکا دیا جائے گا، جہنمی، جہنم میں نہ تو زندوں جیسا ہوگا اور نہ ہی مردوں جیسا، جہنم میں مشرکوں کے ساتھ ان کے معبودانِ باطلہ کو بھی ڈالا جائے گا، کافر لوگ جہنم کی آگ کے لئے بطور ایندھن بھی ہوں گے، منافقین جہنم کے نچلے درجے میں ہوں گے، جہنم میں عذاب کی وجہ سے کافروں کی خوب چیخ وپکار ہوگی، جہنمیوں کے جسم پر گندھک کا لباس ہوگا، جہنمیوں کو

۱۔ أن المعصية متناهية زمانا، وهو ظاهر وقدر المايوجد من معصية أشد منها فجزاؤها يجب أن يكون متناهيًا تحقيقًا لقاعدة العدل بخلاف الكفر، فانه لا يتناهى قدرا، وان تناهى زمانهٗ وأما التمسك بأن الخلود فى النار اشد العذاب وقد جعل جزاء لا شد الجنايات، وهو الكفر۔ (شرح المقاصد: ۳/۳۸۲)، واما نفس الدخول فبالفضل المجرد حيث لا يجب عليه شى، والخلود بالنية، كما أن دخول الكفار فى النار بمجر دالعدل والدركات، بحسب اختلاف مالهم من الحالات، والخلود باعتبار النيات۔(شرح فقه اكبر/ ۱۵۶)، مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:شرح المقاصد: ۳/ ۳۸۰، نهايت الاقدام للشهرستانى/ ۴۷۶، شرح المواقف: ۸/۳۳۵ تا ۳۳۷

اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا اور ان کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہوگی، جہنمیوں کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے بھی آگ کے سائبان ہوں گے، ایسا کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا جس سے ہونٹ جھلس جائیں گے اور آنتیں کٹ جائیں گی، جہنم کی آگ اس قدر شدید ہوگی کہ دل پر براہِ راست اثر کرے گی۔

جہنم کے یہ تمام عذاب قرآن کریم میں بیان کیے گئے ہیں، ان پر اور ان کے علاوہ دیگر ان عذابوں پر ایمان لانا اور ان پر یقین کرنا فرض ہے جو بطریق تواتر ثابت ہیں۔ ان میں سے کسی ایک عذاب کے انکار سے یا اس میں شک کرنے سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔(۱)

۱۔ واتقوا النار التی اعدت للکفرین ۔(ال عمران/ ۱۳۱)، والذین کفروا لھم نار جھنم لا یقضی علیھم فیموتوا ولا یخفف عنھم من عذابھا کذلك نجزی کل کفور۔ (فاطر/ ۳٦)، ھذان خصمن اختصموا فی ربھم فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من نار۔(الحج/ ۱۹)، یصب من فوق رؤوسھم الحمیم۔یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود۔ (الحج/ ۱۹، ۲۰)، کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا و ذوقوا عذاب الحریق۔ (الحج/۲۲)، واذا القوا منھا مکانا ضیقا مقرنین دعوا ھنالك ثبورا۔(الفرقان/ ۱۳)، لاتدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا۔ (الفرقان/۱٤)، ونادوا یملك لیقض علینا ربك قال انکم ماکثون۔(الزخرف/۷۷)، یتجرعه ولا یکاد یسیغه و یاتیه الموت من کل مکان وما ھو بمیت ومن ورائه عذاب غلیظ (ابراھیم/ ۱٦، ۱۷)، ثم لا یموت فیھا ولا یحی۔ (الاعلی/۱۳)، ھذا فلیذوقوه حمیم وعساق۔ (صٓ/ ۵۷)، من ورائه جھنم ویسقی من ماء صدید یتجرعه ولا یکاد یسیغه۔ (ابراھیم/ ۱۷)، وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظلمین نارا احاط بھم سرادقھا وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا۔ (الکھف/ ۲۹)، یاتیه الموت من کل مکان وما ھو بمیت و من ورائه عذاب غلیظ۔ (ابراھیم/ ۱۷)، اذ الاغلال فی اعناقھم والسلسل یسحبون۔ (غافر/ ۷۱)، خذوه فغلوه ثم الجحیم صلوه ثم فی سلسلة ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوه۔(الحاقة/ ۳۰تا۳۲)، ولا طعام الا من غسلین۔ لایاکله الا الخاطئون(الحاقة/ ۳٦۔ ۳۷)، یوم تقلب وجوھھم فی النار۔ (الاحزاب/ ٦٦)، یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر (القمر/ ٤۸)، تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون۔(المؤمنون/ ۱۰٤)، ان اللّٰه جامع المنٰفقین والکفرین فی جھنم جمیعا۔ (النساء/ ۱٤۰)، یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم و جنوبھم و ظھورھم ھذا ما کنزتم لا نفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ (التوبة/۳۵)، قل نار جھنم اشد حرا لو کانوا یفقھون۔ (التوبة/ ۸۱)، (بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۳:...... جہنم کے جو عذاب وسزا خبر واحد سے ثابت ہیں ان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے، تاہم ان میں سے کسی کے انکار سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔(۱)

(گذشتہ سے پیوستہ) ولکن حق القول منی لا ملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين (السجدة/ ١٣)، الذين يحشرون على وجوههم الى جهنم اولئك شرمكانا واضل سبيلا۔ (الفرقان/ ٣٤)، اولئك لهم سوء الحساب ومأوٰهم جهنم وبئس المهاد۔ (الرعد/ ١٨)، وقال ربكم ادعونى استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتى سيد خلون جهنم داخرين ۔(غافر/ ٦٠)، ثم جعلنا له جهنم يصلها مذموما مدحورا۔ (بنى اسرائيل/ ١٨)، وسيق الذين كفروا الى جهنم زمرا حتىٰ اذا جاؤاها فتحت ابوابها(الزمر/ ٧١)، لهاسبعة ابواب لكل باب منهم جزء مقسوم۔ (الحجر/ ٤٤)، وماوٰهم جهنم كلما خبت زدنهم سعيرا ۔ (بنى اسرائيل/٩٧)، انه من يات ربه مجرمافان له جهنم لايموت فيها ولا يحى۔(طٰهٰ/ ٧٤)، ثم لا يموت فيها ولا يحى۔ (الاعلى/ ١٣)، وبرزت الجحيم للغوين ۔ وقيل لهم اين ما كنتم تعبدون۔ من دون اللّٰه هل ينصرونكم اوينتصرون۔ فكبكوافيها هم و الغاوٗن۔ (الشعراء/ ٩١تا٩٤)، ان الذين كفروا...... واولئك هم وقود النار۔ (آل عمران / ١٠)، فاتقوا النار التى وقودها الناس والحجارة اعدت للكفرين۔(البقرة/٢٤)، انكم و ما تعبدون من دون اللّٰه حصب جهنم انتم لهاواردون۔ (الانبياء/ ٩٨)، ان المنٰفقين فى الدرك الا سفل من النار ولن تجدلهم نصيرا۔ (النساء/ ١٤٥)، بشرالمنٰفقين بان لهم عذابا اليما۔ (النساء/ ١٣٨)، فاما الذين شقواففى النار لهم فيهازفيرو شهيق ۔(هود/١٠٦)، اذا راتهم من مكان بعيد سمعوا لها تغيظاوز فيرا۔(الفرقان/ ١٢)، سرابيلهم من قطران۔(ابراهيم/٥٠)، يوم يسحبون فى النار على وجو ههم ذوقوامس سقر۔(القمر/ ٤٨)، يغشهم العذاب من فوقهم و من تحت ارجلهم۔ (العنكبوت/٥٥)، انا اعتدنا للظلمين نارا احاط بهم سرادقها وان يستغيثو ايغاثوابماء كالمهل يشوى الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا۔(الكهف/٢٩)، كالمهل يغلى فى البطون۔ كغلى الحميم (الدخان/٤٥۔٤٦)، وسقواماء حميما فقطع امعاء هم۔(محمد: ١٥)، نار اللّٰه الموقدة التى تطلع على الا فئدة۔(همزة/ ٦۔٧)، و فيها أن ما أخبر اللّٰه تعالىٰ...... من الزقوم والحميم والسلاسل والأغلال لأ هل النار حق خلافا للباطنية، والعدول عن ظواهرالنصوص الحاد۔ (شرح فقه اكبر/ ١٣٣)

١۔ ولا يكفرمنكر خبرالأحادفى الأصح۔(شرح عقيده سفارينيه: ١/١٩)

تقدیر

۱:...... تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے۔ تقدیر کا لغت میں معنی ہے اندازہ کرنا، اور اصطلاح شریعت میں تقدیر کہتے ہیں، جو کچھ اب تک ہو چکا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ آئندہ ہوگا سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اسی کے مطابق ہو رہا ہے۔(۱)

۲:...... جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو وہی ہوتا ہے، جو ان کو منظور نہ ہو وہ نہیں ہوتا۔(۲)

۳:...... ہر اچھی اور بری چیز اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے کے مطابق ہے، کوئی اچھی یا بری چیز اللہ تعالیٰ کے علم اور ان کے اندازے سے باہر نہیں۔(۳)

۴:...... حق جل شانہٗ نے اس کارخانۂ عالم کو پیدا کرنے سے پہلے اپنے علم ازلی میں اس کا نقشہ بنایا اور ابتداء تا انتہاء ہر چیز کا اندازہ لگایا، اس نقشہ بنانے اور طے کرنے کا نام تقدیر ہے اور اس کے مطابق اس کارخانۂ عالم کو بنانے اور پیدا کرنے کا نام قضاء ہے۔ اسی کو قضاء وقدر کہتے ہیں۔(۴)

۱۔ (والقدر) ای وبالقضاء والقدر (خیره وشره) ای نفعه وضره وحلوه ومره حال کونه (من اللّٰه تعالی) فلا تغییر للتقدیر، فیجب الرضا بالقضاء والقدر؛ وهو تعیین کل مخلوق بمرتبته التی توجد من حسن وقبح و نفع و ضر، وما یحیط به من مکان وزمان، ومایترتب علیه من ثواب اوعقاب۔ (شرح فقه اکبر/ ۱۳)

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: لسان العرب / ۵/ ۸۷، شرح المقاصد: ۳/ ۸۶

۲۔ فعال لمایرید۔(البروج/ ۱۶)، ربك یخلق مایشاء ویختار۔(القصص/ ۶۸)، وتعلق الارادة تابع لتعلق العلم فلایوجد اویعدم سبحانه من الممکنات عندنا الاماأراد (شرح عقیده سفارینیه: ۲/ ۱۵۵۔ ۱۵۶)

۳۔ انا کل شیٔ خلقناه بقدر۔(القمر/ ۴۹)، واللّٰه خلقکم وما تعملون۔(الصافات/ ۹۶)، فالهمها فجورها وتقوٰها۔(الشمس/ ۸)، قل کل من عنداللّٰه۔(النساء/ ۷۸)، (القدر) ای وبالقضاء والقدر (خیره وشره) ای نفعه وضره و حلوه مره حال کونه (من اللّٰه تعالی) فلا تغییر للتقدیر، فیجب الرضا بالقضاء و القدر؛ وهو تعیین کل مخلوق بمرتبته التی توجد من حسن وقبح ونفع وضر، ومایحیط به من مکان وزمان، ومایترتب علیه من ثواب او عقاب۔(شرح فقه اکبر/ ۱۳)

۴۔ وکان امراللّٰه قدرا مقدورا۔(الاحزاب/ ۳۸)، واذاقضی امرا فانما یقول له کن فیکون (البقره/ ۱۱۷)، والذی خلقکم من طین ثم قضی أجله۔ (الانعام/ ۲)، ان القدر وهومایقع من العبد المقدر فی الازل من خیره وشره وحلوه ومره کائن منه سبحانه وتعالی بخلقه وارادته، ماشاء کان ومالافلا(والقضاء والقدر) المراد باحدهما الحکم الاجمالی وبالاخر التفصیلی۔(شرح فقه اکبر/ ۴۱)

۵:...... عقیدہ تقدیر کو تسلیم کرنے سے انسان مجبور محض نہیں ہو جاتا بلکہ اس میں صفتِ ارادہ واختیار باقی رہتا ہے، جیسا کہ ہر آدمی کے مشاہدہ میں یہ بات ہے کہ وہ اپنے اختیار سے جو کرنا چاہتا ہے کرتا ہے اور جو نہیں کرنا چاہتا، نہیں کرتا۔(۱)

۶:...... تقدیر دو قسم کی ہے:

اوّل تقدیر مبرم: یہ وہ تقدیر ہے جو اٹل ہوتی ہے، اس میں کچھ بھی تغیر وتبدل نہیں ہوتا، لوحِ محفوظ میں ایک ہی بات لکھی ہوتی ہے جو ہو کے رہتی ہے۔

دوم تقدیر معلّق: یہ وہ تقدیر ہے جو اٹل نہیں ہوتی بلکہ اس میں تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے۔ اس تقدیر کو اللہ تبارک وتعالیٰ کسی دوسرے کام کے ساتھ معلّق کر کے لکھتے ہیں کہ اگر فلاں کام ہوا تو فلاں دوسرا کام بھی ہوگا، اور اگر فلاں کام نہ ہوا تو فلاں دوسرا کام بھی نہیں ہوگا، مثلاً زید نے اپنے والدین کی خدمت کی تو اس کی عمر لمبی ہوگی اور اگر خدمت نہ کی تو اس کی عمر لمبی نہیں ہوگی۔

۷:...... تقدیر مبرم اور تقدیر معلّق بندوں کے اعتبار سے ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں ہر تقدیر مبرم ہی ہے، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر کام کے انجام اور خاتمہ کے متعلق ازل سے ہی واقف اور پوری طرح آگاہ ہیں۔(۲)

۱۔ وملخص الکلام ماشار الیہ الامام حجۃ الاسلام الغزالی، وھو انہ لما بطل الجبر المحض بالضرورۃ وکون العبد خالقا لافعالہ بالدلیل، وجب الاقتصاد فی الاعتقاد وھو انھا مقدورۃ بقدرۃ اللّٰہ تعالیٰ اختراعًا، وبقدرۃ العبد علی وجہ اخر من التعلق یعبر عنہ عندنا بالاکتساب۔(شرح المقاصد: ۳/۱۶۶، ۱۶۷)، ان العبد مختار مستطیع علی الطاعۃ والمعصیۃ ولیس بمجبور، والتوفیق من اللّٰہ تعالیٰ کما یدل علیہ قولہ، سبحانہ "امنوا باللّٰہ ورسولہ" (شرح فقہ اکبر/ ۴۸) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: حجۃ اللّٰہ البالغۃ: ۱/۱۵۳

۲۔ یمحو اللّٰہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب۔(الرعد/ ۳۹)، قال ملاعلی القاری رحمہ اللّٰہ (عن عبداللّٰہ بن عمرو) رضی اللّٰہ عنھما(قال قال رسول اللّٰہ ﷺ کتب اللّٰہ مقادیر الخلائق)...... قدرواعین مقادیر ھم تعیینا بتالایتأتی خلافہ بالنسبۃ لما فی علمہ القدیم المعبر عنہ بام الکتاب اومعلّقا کان یکتب فی اللوح المحفوظ فلان یعیش عشرین سنۃ ان حج و خمسۃ عشر ان لم یحج وھذا ھو الذی یقبل المحو والاثبات المذکورین فی قولہ الامایوافق ما ابرم فیھا کذاذکرہ ابن حجرو فی کلامہ خفاء اذالمعلّق والمبرم کل منھما مثبت فی اللوح غیر قابل للمحو نعم المعلّق فی الحقیقۃ مبرم بالنسبۃ الی علمہ تعالیٰ فتعبیرہ بالمحوا نما ھو من التردید الواقع فی اللوح الی تحقیق الامر المبرم المبھم الذی ھم معلوم فی ام الکتاب اومحو احد الشقین الذی لیس فی علمہ تعالیٰ فتأمل فانہ دقیق و بالتحقیق حقیق۔(المرقاۃ: ۱/۱۴۵، ۱۴۶) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: حجۃ اللّٰہ البالغۃ: ۱/۱۵۵

۸:...... تقدیر کے پانچ درجات اور مراتب ہیں:

ا۔ وہ اُمور جن کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے ازل میں فیصلہ فرمالیا تھا، ان اُمور سے متعلقہ تقدیر کو تقدیر ازلی کہتے ہیں۔

ب۔ وہ اُمور جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے عرش کو پیدا کرنے کے بعد اور زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے پہلے طے فرمایا۔

ج۔ وہ اُمور جو صلب آدم علیہ السّلام سے ذریت آدم علیہ السّلام کو نکالنے کے وقت ''یوم عہد الست'' میں طے کیے گئے۔

د۔ وہ اُمور جو بچے کے لئے اس وقت طے کیے جاتے ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

ھ۔ وہ اُمور جو دیگر بعض اُمور پر موقوف کیے گئے ہیں۔

تقدیر کے ان پانچ درجات میں سے پہلے چار درجات تقدیر مبرم کے درجات ہیں جو کہ اَٹل ہیں، ان میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوتا۔ آخری درجہ تقدیر معلّق کا ہے، اس میں تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے۔(۱)

۹:...... عقیدہ تقدیر کی وجہ سے کسی کو یہ سوچ کر ایمان واعمال ترک نہیں کرنے چاہئیں کہ میرے بارے میں جو کچھ لکھا جاچکا ہے ہو کر رہے گا، میرے ایمان واعمال سے کیا ہوگا، کیونکہ اولاً، کسی کو علم نہیں کہ اس کے بارے میں کیا لکھا ہے، جب علم نہیں تو اچھے کام ہی کرنے چاہئیں تا کہ انجام

۱۔ وقد وقع ذلك (اى القدر) خمس مرات، فاولها: انه اجمع فى الازل ان يوجد العالم على احسن وجه ممكن مراعيا للمصالح......وثانيها: انه قدر المقادير، ويروى انه كتب مقادير الخلائق كلها، والمعنى واحد قبل ان يخلق السموٰت والارض بخمسين الف سنة......وثالثها: انه لما خلق ادم عليه السّلام ليكون اباللبشرية، وليبدأمنه نوع الانسان احدث فى عالم المثال صوربنيه ومثل سعادتهم وشقاوتهم بالنور والظلمة وجعلهم بحيث يكلفون، وخلق فيهم معرفته والاخبات له......ورابعها: حين نفخ الروح فى الجنين......وخامسها: قبيل حدوث الحادثة، فينزل الامرفى حظيرة القدس الى الارض، وينتقل شئ مثالى، تنبسط احكامه فى الارض۔(حجة اللّٰه البالغة: ۱ /۱۵۳، ۱۵۵)(وتقديره) اى بمقدار قدره اولا، وكتبه فى اللوح المحفوظ وحررهٗ ثانيا، واظهره فى عالم الكون وقرره ثالثا، ثم يجزيه جزاء وافيا فى عالم العقبى رابعا۔(شرح فقه اكبر/ ۵۳)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:العقيدة الواسطية مع الشرح: ۲۷۸۔ ۲۷۹

بھی اچھا ہو۔ ثانیاً، تقدیر میں جہاں نتائج لکھے ہیں وہاں اسباب و ذرائع بھی لکھے ہیں، مثلاً تقدیر میں اگر یہ لکھا ہے کہ فلاں جنتی ہے، ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ ایمان و اعمال صالحہ کی وجہ سے جنتی ہے۔ ثالثاً، دنیا کے بارے میں کوئی یہ سوچ کر کہ جو کچھ مقدر ہے وہی ملے گا، اسباب حصولِ رزق ترک نہیں کرتا، آخرت کے بارے میں بھی ایسا نہیں کرنا چاہئے۔(۱)

۱۰:...... تقدیر کے متعلق بحث نہیں کرنی چاہئے اور اس میں زیادہ کھود کرید میں نہیں پڑنا چاہئے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ اس موضوع کی اکثر باتیں انسانی سمجھ سے بالا ہیں۔(۲)

۱۔ عن علی قال بینما نحن مع رسول اللّٰہ ﷺ وھو ینکت فی الارض اذرفع راسه الی السمآء ثم قال مامنکم من احدا لا قد علم قال و کیع الاقد کتب مقعد ه من النارو مقعده من الجنة قالو افلا نتکل یارسول اللّٰہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق له۔ (جامع ترمذی: ۲/ ۴۸۰، ۴۸۱)
لایجوز لنا ان نجعل قضاء اللّٰه وقدره حجة لنافی ترك امر اوفعل نهی، بل یجب علینا ان نومن و نعلم ان للّٰه الحجة علینا بانزال الکتب و بعثة الرسول، قال اللّٰه تعالیٰ "رسلا مبشرین ومنذرین لئلایکون للناس علی اللّٰه حجة بعدالرسول قال شیخ الاسلام: والاحتجاج بالقدر حجة داحضة باطلة با تفاق کل ذی عقل (عقیده واسطیه مع الشرح/ ۲۸۱)

۲۔ عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه قال خرج علینا رسول اللّٰه ﷺ و نحن نتنازع فی القدر فغضب حتیٰ احمرو جهه حتیٰ کانما فقئ فی وجنتیه الرمان فقال ابهذا امرتم ام بهذا ارسلت الیکم انما هلك من کان قبلکم حین تنازعوا فی هذاالامر غرمت علیکم الاتنازعوا فیه۔ (جامع ترمذی: ۲/ ۴۸۰)، عن عائشة قالت، سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول من تکلم فی شئ من القدر سئل عنه یوم القیمة ومن لم یتکلم فیه لم یسئل عنه۔ (سنن ابن ماجه/۹)، والتعمق والنظرفی ذلك ذریعة الخذلان۔ (عقیده طحاویة/ ۱۹)

برزخ وعذابِ قبر

۱:...... برزخ کا لغوی معنی ہے، پردہ۔ عالم برزخ سے مراد وہ جہان ہے جہاں انسان کو موت کے بعد سے لے کر قیامت قائم ہونے تک رہنا ہے۔ چونکہ یہ جہان اُس جہاں سے پردے میں ہے اس لئے اُس کو عالمِ برزخ کہا جاتا ہے۔(۱)

۲:...... برزخ کسی خاص جگہ کا نام نہیں، موت کے بعد جس جگہ انسانی جسم یا اس کے اجزاء متفرق طور پر یا اکٹھے ہوں گے وہی اس کے لئے برزخ اور قبر ہے۔(۲)

۳:...... قبر کا اصلی اور حقیقی معنی یہی مٹی کا گڑھا ہے جس میں مردے کو دفن کیا جاتا ہے، تاہم قبر مٹی کے گڑھے کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ جہاں میت یا اس کے اجزاء ہوں گے وہی اس کی قبر ہے، خواہ وہ جگہ مٹی کا گڑھا ہو، سمندر کا پانی ہو یا جانوروں کا پیٹ ہو۔ تاہم دوسرے معنوں میں مجازاً قبر ہوگی۔(۳)

۱۔ البرزخ: مابين كل شيئين و في الصحاح الحاجز بين الشيئين۔ والبرزخ: مابين الدنيا والآخرة قبل الحشر من وقت الموت الى البعث فمن مات فقد دخل البرزخ...... وقال الفراء...... البرزخ من يوم يموت الى يوم يبعث(لسان العرب: ۹۰۸/۳)

۲۔ ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فسقون۔(توبه: ۸٤)، ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون (المؤمنون/ ۱۰۰)، قال: هو(اى برزخ)مابين الموت والبعث۔ وقيل للشعبي، مات فلان، قال: ليس هو في الدنيا و لا في الآخرة هو في برزخ(تذكرة للقرطبي/۱۵۸)، قال العلماء: عذاب القبر هو عذاب البرزخ، اضيف الى القبر لأنه الغالب والا فكل ميت...... قبراولم يقبر ولو صلب أوغرق في البحر...... أو ذرى في الريح۔(شرح الصدور/ ۱٦٤)

۳۔ فاما سؤال منكر ونكير فقال أهل السنته انه يكون لكل ميت سواء كان في قبره أو في بطون الوحوش أو الطيور أو مهاب الريح بعد أن أحرق و ذرى في الريح۔ (اليواقيت والجواهر:۱۳۸/۲)، ان الغريق في الماء اوالماكول في بطون الحيوانات او المصلوب في الهواء يعذب وان لم نطلع عليه (نبراس/ ۲۱۰)

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: مرقاة: ۲۰۳/۱، شرح المقاصد: ۳٦۵/۳ تا ۳٦۸، شرح عقيده سفارينيه: ۹/۲، شرح الصدور/ ۱٤٦ تا ۱٦۰

۴:...... عالم برزخ میں جزاء وسزا کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ نیک شخص کو عالم برزخ میں راحت وآرام ملتا ہے اور اسے انعامات سے نوازا جاتا ہے، اور برے شخص کو سزا ملتی ہے اور اسے عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔(۱)

۵:...... عالم برزخ میں رونما ہونے والے ثواب وعذاب کے یہ احوال روح اور جسم دونوں پر واقع ہوتے ہیں اور یہ عنصری جسم روح سمیت برزخ کے ثواب وعذاب کو محسوس کرتا ہے۔(۲)

۶:...... موت کے وقت روح جسم سے نکال لی جاتی ہے۔ روح کبھی فنا نہیں ہوتی، اس کو مناسب ٹھکانے اور مستقر کی ضرورت ہوتی ہے۔ میت کو جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کی روح سوال وجواب کے لئے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، پھر روح کا جسم کے ساتھ اتنا تعلق ضرور باقی رکھا جاتا ہے جس سے وہ ثواب وعذاب کو محسوس کر سکے۔(۳)

۱۔ مما خطيئتهم اغرقوا فادخلوا انارا فلم يجدوا لهم من دون الله انصارا (نوح/ ۲۵)، عن ابى سعيد رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ انما القبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النار۔ (جامع ترمذی ۲/ ۵۲٤)

۲۔ عن انس رضى الله عنه قال: قال النبى ﷺ: ان العبد اذا وضع فى قبره، وتولى عنه أصحابه، انه يسمع قرع نعالهم، أتاه ملكان فيقعدانه، فيقولان له: ما كنت تقول فى هذا الرجل۔ (صحيح بخارى: ۱/ ۱۸۳)، اتفق أهل الحق على أن الله يعيد الى الميت فى القبر نوع حياة قدر مايتألم ويتلذذ و يشهد بذلك الكتاب والاخبار والآثار......وقد اتفقوا على أن الله تعالىٰ لم يخلق فى الميت القدرة والأفعال الاختيارية۔ فلهذا لايعرف حياته كمن اصابته سكتة۔ (شرح المقاصد: ۳/۳٦٦)، ألاترى أن النائم يخرج روحه ويكون روحه متصله لجبسده حتىٰ يتألم فى المنام ويتنعم؟(شرح فقه اكبر/ ۱۰۱)

۳۔ عن البراء بن عازب، عن النبي ﷺ أنه قال، "ان المؤمن اذا احتضر، أتاه ملك في أحسن صورة وأطيب ريح، فجلس عنده لقبض روحه، وأتاه ملكان بحنوط من الجنة...... ثم عرجا بها الى الجنة، فتفتح أبواب السماء لها، وتستبشر الملائكة بها، ويقولون: لمن هذه الروح الطيبة التي فتحت لها أبواب السماء؟ وتسمى بأحسن الأسماء التي كانت تسمى بها في الدنيا، فيقال: هذه روح فلان، فاذا صعد بها الى السمآء،...... ردوا روح عبدي الى الأرض، فاني وعدتهم أني أردُّهم فيها۔ فاذا وضع المؤمن في لحده، تقول له الأرض: ان كنت لحبيباً الى وأنت على ظهرى، فكيف اذا صرت في بطني؟! سأريك ماأصنع بك، فيفسح له في قبره مد بصره، فيفتح له باب عند رجليه الى الجنة، فيقال له: انظر الى ما أعد الله لك من الثواب، ويفتح له باب عند رأسه الى النار، فيقال له: انظر ما صرف الله عنك من العذاب ثم يقال له: ثم قرير العين، فليس شيء أحب اليه من قيام الساعة" (مشكوٰة المصابيح: ۱/ ۱٤۲)، واعلم أن أهل الحق اتفقوا على أن الله يخلق فى الميت نوع حياة فى القبر مايتألم أو يتلذذ۔(شرح فقه اكبر/ ۱۰۱)

۷:...... انسان اور جنات کے علاوہ باقی مخلوق میت پر عذاب ہونے کی حالت میں اس کی چیخ وپکار کو سنتی ہے۔(۱)

۸:...... انسان اور جنات سے برزخ کے تمام احوال پردے میں رکھے گئے ہیں، تاکہ ایمان بالغیب باقی رہے۔

۹:...... برزخ کے احوال اس واسطے بھی پردے میں ہیں کہ دنیا کا جہان اور ہے اور برزخ کا جہان اور، اس جہان کے تمام احوال انسان کو محسوس نہیں ہوتے اور نظر نہیں آتے، اگر دوسرے جہان کے احوال محسوس نہ ہوں اور نظر نہ آئیں تو اس میں کیا استبعاد ہے۔(۲)

۱۰:...... قبر میں ہر آدمی سے فرشتے سوال وجواب کریں گے، مؤمنین متقین درست جواب دے کر راحت وآرام حاصل کریں گے، اور کافر ومنافقین درست جواب نہ دے سکیں گے اور عذاب میں مبتلا ہوں گے۔(۳)

۱۔ عن عائشة رضي الله عنها، أن النبي ﷺ قال: ان أهل القبوريعذبون في قبورهم...... عذابا تسمعه البهائم كلها (صحيح بخاری: ۲/۹۴۲)، عن ام مبشر، أن رسول الله ﷺ قال: استعيذوا بالله من عذاب القبرقلت: يا رسول الله، وانهم ليعذبون في قبورهم؟ قال: نعم، عذابا تسمعه البهائم۔ (مسند احمد: ۳۹۵/۶)، عن انس رضي الله عنه قال: قال النبي ﷺ......ثم يقمعه قمعة بالمطراق يسمعها خلق الله عز وجل كلهم غير الثقلين (كنز العمال: ۶۳۶/۱۵)

۲۔ ولو اطلع الله على ذلك العباد كلهم لزالت حكمة التكليف والإيمان بالغيب، ولماتد افن الناس، كما في "الصحيح "عنه ﷺ لو لا أن لاتد افنو الدعوت الله أن يسمعكم من عذاب القبر ماأسمع۔ ولما كانت هذه الحكمة منتفية في حق البهائم سمعته وأدركته۔(عقيده طحاويه مع الشرح/ ۴۰۱)، فيجب اعتقاد ثبوت ذلك والايمان به، ولا تتكلم في كيفيته، لكونه لا عهدله به في هذاالدار...... فان عود الروح الى الجسد ليس على الوجه المعهود في الدنيابل تعاد الروح اليه اعادة غير الاعادة المألوفة في الدنيا۔ (عقيده طحاويه مع الشرح/۳۹۹)، وانه حق لا مرية فيه، وبذلك، يتمنير المؤمنون بالغيب من غيرهم۔(عقيده طحاويه مع الشرح/ ۴۰۰)

۳۔ عن أنس، قال: قال رسول الله ﷺ "ان العبد اذا وضع في قبره...... أتاه ملكان فيقولان له: ما كنت تقول في هذا الرجل...... فيقول اشهد انه عبدالله ورسوله فيقال...... فقد ابد لك الله به مقعدا في الجنة...... واما الكافر والمنافق فيقال له: ماكنت تقول في هذا الرجل؟ فيقول: كنت أقول ما يقول الناس۔ فيضربونه بمطراق من حديد بين أذنيه، فيصيح صيحة يسمعها الخلق غير الثقلين۔"(مسند احمد: ۱۵۵/۳)

۱۱:...... عالم برزخ میں روح کا اپنے جسم کے ساتھ تعلق مختلف ہوتا ہے۔ عام اموات کے سات
روح کا تعلق کم درجے کا ہوتا ہے، شہداء کے ساتھ ارواح کا یہ تعلق اس سے قوی ہوتا ہے اور انبیا
کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کے ساتھ یہ روحانی تعلق قوی تر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہدا
اور انبیاء کرام علیہم السّلام کے اجسام مبارکہ اپنی قبروں میں محفوظ رہتے ہیں، اور انبیاء کرام علیہم
السّلام اپنی قبروں پر پڑھا جانے والا درود وسلام سنتے ہیں۔(۱)

۱۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: من صلى على عند قبری سمعته ومن صلى على نائيا ابلغته (كنز العمال: ۱/۴۹۲)، وفي "بحر الكلام" للنسفي: الأرواح على أربعة أوجه: أرواح الأنبياء، تخرج من جسدها وتصير مثل صورتها مثل المسك والكافور، وتكون في الجنة، تأكل وتشرب وتتنعم، وتأوي بالليل الى قناديل معلّقة تحت العرش، وأرواح الشهداء، تخرج من جسدها وتكون في أجواف طير خضرفي الجنة تأكل وتتنعم وتأوي بالليل الى قناديل معلّقة بالعرش...... وأرواح العصاة من المؤمنين، تكون بين السماء والأرض في الهواء۔ وأما أرواح الكفار، فهي في سجين، في جوف طير سود، تحت الأرض السابعة، وهي متصلة بأجسادها، فتعذب الأرواح وتتالم الأجسادمنه، كالشمس في السماء و نورها في الأرض۔ انتهى۔(شرح الصدور/ ۲۱۸)، وقال، "ان الله و كل بقبري ملكا أعطاه أسماء الخلائق، فلا يصلي علي أحد الى يوم القيامة الا أبلغني باسمه واسم أبيه"۔ أخرجه البزار، والطبراني، من حديث عمار بن ياسر۔هذا مع القطع بأن روحه في أعلى عليين، مع أرواح الأنبيا، وهو في الرفيق الأعلى، فثبت بهذا أنه لا منافاة بين كون الروح في عليين أوفي الجنة أوفي السماء، وأن لها بالبدن اتصالا بحيث تدرك وتسمع وتصلي وتقرأ، وانمايستغرب هذا لكون الشاهد الدنيوي ليس فيه ما يشابه هذا۔ وأمور البرزخ الآخرة على نمط غير هذا المألوف في الدنيا، هذا كله كلام ابن القيم۔(شرح الصدور/ ۲۱۲)

۱۲:...... قبر کا عذاب دائمی بھی ہوتا ہے اور عارضی بھی۔ دائمی کا معنی یہ ہے کہ قیامت تک ہوتا رہتا ہے، یہ کفار اور بڑے بڑے گنہ گاروں کو ہوگا۔ عارضی کا معنی یہ ہے کہ ایک مدت تک عذاب قبر ہوگا پھر ختم ہو جائے گا، ختم ہونے کی ایک وجہ یہ ہوگی کہ جرم اور گناہ معمولی نوعیت کا ہوگا، کچھ عذاب دے کر، عذاب ہٹالیا جائے گا، یا اقرباء کی دعا، صدقہ، استغفار اور ایصالِ ثواب سے بھی عذاب ختم کر دیا جائے گا۔(۱)

۱۳:...... روح پر موت طاری نہیں ہوتی، روح کی موت یہی ہے کہ اسے وقتِ مقرر پر جسم سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ پیدائش کے بعد روح ہمیشہ رہے گی، البتہ اس کے ٹھکانے بدلتے رہیں گے، نفخۂ اولیٰ اور نفخۂ ثانیہ کی درمیانی مدت میں روح کی موت وحیات کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔(۲)

۱۔ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما: ان سعد بن عبادة توفیت امه وهو غائب عنها فاتی رسول اللّٰہ ﷺ فقال: یارسول اللّٰہ، ان امی ماتت وأنا غائب، اینفعها ان تصدقت به عنها ؟ قال: نعم، قال: فانی أشهدك، أن حائطی المخراف صدقة علیها۔(صحیح بخاری: ۱/۲۸۶)

قال ابن القیم: ثم عذاب القبر قسمان: دائم و هو عذاب الکفار ولبعض العصاة ومنقطع، وهو عذاب من خفت جرائمهم من العصاة، فأنه یعذب بحسب جریمته، ثم یرفع عنه وقد یرفع عنه بدعاء أوصدقة أونحو ذلك۔ (شرح الصدور/ ۱٦٤)

۲۔ وقال فی موضع آخر: للروح بالبدن خمسة أنواع من التعلق متغایرة:

الأول : فی بطن الأم۔

الثانی : بعد الولادة۔

الثالث : فی حال النوم، فلها به تعلق من وجه و مفارقة من وجه۔

الرابع : فی البرزخ، فانها وان كانت قد فارقته بالموت فانها لم تفارقه فراقا كلیا بحیث لم یبق لها الیه التفات۔

الخامس: تعلقها به یوم البعث، وهو أكمل أنواع التعلقات، ولا نسبة لما قبله الیه، اذلا یقبل البدن معه موتاً ولانوماً ولا فسادا۔(شرح الصدور/ ۲۱۲)، اعلم أن العلماء اختلفوا فی فناء النفس عندالقیامة واتفقوا علی بقائها بعد موت جسدها۔

(الیواقیت و الجواهر: ۲/۱۳۵)

حیاتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

۱:...... حضور اکرم ﷺ اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی یہ حیات برزخی، حسی اور جسمانی ہے۔(۱)

۲:...... حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی قبور مبارکہ کے پاس کھڑے ہوکر جو شخص صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے، آپ خود سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔(۲)

۱۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیآء ولکن لا تشعرون(البقرہ /۱۵۴)
ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتا بل احیآء عند ربھم یرزقون(آل عمران ۱۶۹) ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآؤک فاستغفر و اللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما(النساء / ۶۴)، عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ الانبیاء احیاء فی قبور ھم یصلون(مسند ابو یعلی: ۳ /۲۱۶)، قلت لا اشکال فی ھذا اصلا و ذلک ان الانبیاء علیھم الصلٰوۃ افضل من الشھد اء والشھداء احیاء عندربھم فالانبیاء بالطریق الاولی(عمدۃ القاری: ۱۱ /۴۰۲)، قلت واذا ثبت انھم احیاء من حیث النقل فانہ یقویہ من حیث النظر کون الشھداء احیاء بنص القرآن والانبیاء افضل من الشھداء (فتح الباری: ۶ /۳۸۸)صح خبر الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون(مرقاۃ: ۲ /۲۶۱)، وقد ثبت فی الحدیث ان الانبیاء احیاء فی قبورھم۔ رواہ المنذری و صححہ البیھقی (نیل الاوطار: ۳ /۲۶۱)، لان الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسّلام احیاء فی قبور ھم۔ وقداقام النکیر علی افتراء ذلک ابو القاسم القشیری(رد المحتار: ۳ /۳۶۶)، لاشک فی حیاتہ ﷺ بعد وفاتہ وکذا سائر الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسّلام احیاء فی قبورھم حیاۃ اکمل من حیاۃ الشھداء التی اخبراللّٰہ بھافی کتابہ العزیز(وفاء الوفاء: ۲ /۴۰۵)، واما ادلۃ حیاۃ الانبیاء فمقتضاھا حیاۃ الابدان حالۃ الدنیا مع الاستغناء عن الغذا(وفاء الوفاء: ۲ /۴۰۷)

۲۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال علیہ السّلام: ما من احد یسلم علی الاردّاللّٰہ روحی حتیٰ ارد علیہ السّلام (سنن ابو داؤد: ۱ /۲۸۶)، عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال النبی ﷺ: من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائا ابلغتہ(کنز العمال: ۱ /۴۹۲)، عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ: ان للّٰہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السّلام(سنن نسائی: ۱ /۱۸۹)، واتفق الائمۃ علی انہ یسلم علیہ عندزیارتہ وعلی صاحبیہ لمافی السنن عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ انہ قال مامن مسلم یسلم علی الارد اللّٰہ تعالیٰ علی روحی حتیٰ ارد علیہ السّلام وھو حدیث جید (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۴ /۳۶۱) ولا یدخل فی ھذاالباب مایری من ان قوما سمعوا ردالسلام من قبر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم او قبور غیرہ من الصالحین و ان سعید بن المسیب کان یسمع الاذان من القبر لیالی الحرۃ (اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ/۳۷۳)

۳:...... انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات اپنی قبور مبارکہ میں مختلف مشاغل اور عبادات میں مصروف ہیں۔ان کی یہ عبادات تکلیف شرعیہ کے طور پر نہیں بلکہ حصولِ لذت وسرور کے لئے ہیں۔(۱)

۴:...... حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کو قبر مبارک میں حاصل ہونے والی حیات اس قدر قوی اور دنیوی حیات کے مشابہ ہے کہ بہت سے احکام دنیوی حیات کے، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات پر وفات کے بعد بھی جاری ہوتے ہیں، مثلاً ازواج مطہرات سے نکاح جائز نہ ہونا، نبی کی میراث تقسیم نہ ہونا، اور سلام کہنے والے کا سلام سننا وغیرہ۔(۲)

۱۔ عن سلیمان التیمی سمعت انس رضی اللّٰہ عنہ یقول: قال رسول اللّٰہ ﷺ مررت علی موسیٰ و ھو یصلی فی قبرہ، وزاد فی حدیث عیسیٰ مررت لیلۃ اسریٰ لی (صحیح مسلم: ۲/۲۶۸)، وصلوتھم فی اوقات مختلفہ و فی اماکن مختلفۃ لایردہ العقل وقد ثبت بہ النقل فدل ذلک علی حیاتھم(فتح الباری: ۱/۱۳۰)، قال القرطبی حببت الیھم العبادۃ فھم یتعبدون بما یجدونہ من دواعی انفسھم لا بما یلزمون بہ (فتح الباری: ۱/۳۳۰)، کما أن موسیٰ یصلی فی قبرہ، وکما صلی الانبیاء خلف النبی ﷺ لیلۃ المعراج ببیت المقدس، و تسبیح أھل الجنۃ والملائکۃ۔ فھم یمتعون بذلک، وھم یفعلون ذلک بحسب مایسرہ اللّٰہ لھم و یصدرہ لھم لیس ھو من باب التکلیف الذی یمتحن بہ العباد(فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱/۳۵۴)، عندنا و مشائخنا حضرۃ الرسالۃ ﷺ حی فی قبرہ الشریف وحیوتہ ﷺ د نیویۃ من غیر تکلیف وھی مختصۃ بہ ﷺ وبجمیع الأنبیاء صلوۃ اللّٰہ علیھم(المھندعلی المفند/۳۷، ۳۸)

۲۔ وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللّٰہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا ان ذلکم کان عند اللّٰہ عظیما(الاحزاب/ ۵۳)، لاعدۃ علی ازواجہ لانہ حی فتزوجھن باقیۃ (شرح زرقانی علی المواھب: ۵/۳۳۴)، لا عدۃ علیھن لانہ ﷺ حی فی قبرہ و کذلک سائر الانبیاء (مرقاۃ:۱۱ /۲۵۶)، ان المنع ھنالا نتفاء الشرط و ھواماعدم وجود الوارث بصفۃ الوارثیہ کما اقتضاہ الحدیث وا ماعدم موت الوارث بنا ء علی ان الانبیاء احیاء فی قبورھم کما وردفی الحدیث(رسائل ابن عابدین۲ / ۲۰۲)، فمن المعتقد المعتمد انہ ﷺ حی فی قبرہ کسائر الانبیاء فی قبورھم وھم احیاء عند ربھم و ان لا رواحھم تعلقا بالعالم العلوی والسفلی کما کان فی الحال الدنیوی فھم بحسب القلب عرشیون و باعتبار القالب فرشیون(شرح الشفا لعلی القاری: ۳/ ۴۹۹)، عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: والذی نفس ابی القاسم بیدہ! لینزلن عیسیٰ ابن مریم...... (بقیہ اگلے صفحے پر)

۵:...... دور سے پڑھا جانے والا درود وسلام بذریعہ ملائکہ آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔(۱)

۶:...... قبر مبارک میں زمین کا وہ حصہ جو جناب نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ لگا ہوا ہے۔اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے کہ وہ تمام روئے زمین حتیٰ کہ بیت اللہ شریف اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔(۲)

۷:...... حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا نہ صرف مستحب بلکہ عمدہ ترین نیکی اور افضل ترین عبادت ہے۔(۳)

(گذشتہ سے پیوستہ) ثم لئن قام علی قبری فقال یا محمد! لاجیبنه(مسند ابو یعلی: ٥ /٤٩٧، حدیث: ٦٥٥٣)، انه (عیسیٰ) علیه السّلام یا خذ الاحکا م من نبینا ﷺ شفاھا بعد نزوله و ھو ﷺ فی قبره الشریف، وایدبحدیث ابی یعلی والذی نفسی بیده لینزلن عیسیٰ ابن مریم ثم لئن قام علی قبری وقال یا محمّد! لا جبته(روح المعانی: ٢٢/ ٣٥)

١ـ عن ابن مسعود رضی اللّٰه عنه قال: قال النبی ﷺان للّٰه ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السّلام (سنن نسائی: ١ / ١٨٩)، عن اوس بن اوس رضی اللّٰه عنه: قال النبی ﷺ: ان من افضل ایامکم یوم الجمة فیه خلق آدم و فیه قبض و فیه النفخة وفیه الصعقة فاکثر واعلی من الصلوٰة فیه فان صلوتکم معروضة قال قالوا و کیف تعرض صلوٰتنا علیك و قد ارمت...... فقال ان اللّٰه حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء(سنن نسائی: ١ / ٢٠٤)، عن ابی ھریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال النبی ﷺ: من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته(کنز العمال: ١/ ٤٩٢)، وقدروی ابن ابی شیبة والدار قطنی عنه۔ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته و فی اسناده لین لکن له شواھد ثابتة فان ابلاغ الصلوٰة والسّلام علیه من البعد قدرواه اھل السنن من غیر وجه(فتاویٰ ابن تیمیه: ٢٧/ ١١٦)

٢ـ قال فی اللباب: والخلاف فی ماعدا موضع القبر المقدس فما ضم اعضاؤه الشریفة فھو افضل بقاع الارض بالاجماع...... و قد نقل القاضی عیاض وغیره الاجماع عل تفضیله حتیٰ علی الکعبة و ان الخلاف فیما عداه و نقل عن ابن عقیل الحنبلی ان تلك البقعة افضل من العرش، و قد وافقه السادة البکریون علی ذلك وقد صرح التاج الفاکھی بتفضیل الارض علی السمٰوٰت لحلوله ﷺ بھا وحکاه بعضھم علی الاکثرین لخلق الانبیاء منھا و دفنھم فیھا و قال النووی: الجمھور علی تفضیل السماء علی الارض فینبغی ان یستثنیٰ منھا۔ مواضع ضم اعضاء الانبیاء للجمع بین اقوال العلماء(رد المحتار: ٢ /٦٢٦)، واجمعو اعلیٰ ان الموضع الذی ضمم اعضاء ہ الشریفة ﷺ افضل بقاع الارض حتیٰ موضع الکعبة (شرح زرقانی علی المواھب: ١٢/ ٢٣٤، ٢٣٥)

٣ـ اعلم ان زیارة قبره الشریف من اعظم القربات، وأرجی الطاعات، والسبیل الی اعلیٰ الدرجات، ومن اعتقد غیر ھذا فقد انخلع من ربقة الاسلام، وخالف اللّٰه و رسوله و جماعة العلماء الاعلام (شرح الزرقانی علی المواھب: ١٢/ ١٧٨)

۸:...... زائرِ مدینہ منورہ کو چاہئے کہ سفرِ مدینہ منورہ سے آنحضرت ﷺ کی زیارت کی نیت کرے، وہاں حاضری کے بعد دیگر مقامات متبرکہ کی زیارت بھی ہو جائے گی۔ ایسا کرنے میں آنحضرت ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔(۱)

۹:...... حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر، حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرنا، شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا کہ "حضور میری بخشش کی سفارش فرمائیں"، نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۲)

۱۰:...... قبر مبارک کی زیارت کے وقت چہرۂ انور کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے۔ اسی طرح

۱۔ عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ من جآء نی زائرا لا یعملہ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا یوم القیامۃ (معجم کبیر للطبرانی: ۱۲/۲۲۵)، عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال، قال رسول اللّٰہ ﷺ من حج الی مکۃ ثم قصدنی فی مسجدی کتبت لہ حجتان مبرورتان وھو فی مسند الفردوس ٥(وفاء الوفاء: ٤/١٣٤٧)، وقد اجمع المسلمون علی استحباب زیارۃ القبور، کما حکاہ النووی واوجبھا الظاھریۃ، فزیارتہ ﷺ مطلوبۃ بالعموم والخصوص لما سبق ولان زیارۃ القبور تعظیم، و تعظیمہ ﷺ واجب ولھذا قال بعض العلماء: لافرق فی زیارتہ ﷺ بین الرجال والنساء (شرح الزرقانی علی المواھب: ۱۲/۱۸۳)، و ینبغی لمن نوی الزیارۃ، ان ینوی مع ذلک زیارۃ مسجدہ الشریف، والصلاۃ فیہ (شرح الزرقانی علی المواھب: ۱۲/۱۸۳، ۱۸٤)

۲۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفرو اللّٰہ و استغفرلھم الرسول لوجد واللّٰہ توابا رحیما(النساء/٦٤)، عن مالک الدار رضی اللّٰہ عنہ قال اصاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ فجاء رجل الی قبرالنبی ﷺ فقال یارسول اللّٰہ استسق اللّٰہ تعالیٰ لامتک فانھم قد ھلکو افاتاہ رسول اللّٰہ ﷺ فی المنام فقال ائت عمر رضی اللّٰہ عنہ فاقرأہ السّلام و اخبرہ انھم مسقون و قل لہ علیک الکیس الکیس فاتی الرجل عمر رضی اللّٰہ عنہ فاخبرہ فبکی عمر رضی اللّٰہ عنہ ثم قال یا رب مالوا الا ماعجزت عنہ وروی سیف فی الفتوح ان الذی رأی المنام المذکور، بلال بن الحارث المزنی احد الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ و محل الاستشھاد طلب الاستسقاء منہ ﷺ وھو فی البرزخ و دعاہ لربہ فی ھذہ الحالۃ غیر ممتنع وعلمہ بسؤال من یسأ لہ قدورد فلا مانع من سوال الاستسقاء و غیرہ منہ کما کان فی الدنیا(وفاء الوفاء ۲/٤۲۱)، ثم یسئل النبی الشفاعۃ فیقول یا رسول اللّٰہ اسالک الشفاعۃ یارسول اللّٰہ اسالک الشفاعۃ......ولیکثردعاہ بذلک فی الروضۃ الشریف عقیب الصلوٰۃ وعند القبرو یجتھد فی خروج الدمع فانہ من امارات القبول(فتح القدیر: ۲/۲۳٦تا ۲۳۹) و کذلک ایضا ما یروی ان رجلا جاء الی قبر النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم فشکا الیہ الجدب عام الرمادۃ فرأہ و ھو یامرہ ان یاتی عمر فیامرہ ان یخرج فیستسقی بالناس (اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ/۳۷۳)

طلب وسیلہ اور استشفاع کے وقت بھی منہ چہرۂ انور کی طرف ہی رکھنا چاہئے۔(۱)

۱۱:...... حضور اکرم ﷺ اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات وفات کے بعد اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح نبی ورسول ہیں، جیسا کہ وفات سے پہلے دنیوی زندگی میں تھے، اس لئے کہ نبی کی وفات سے اس کی نبوت ورسالت ختم نہیں ہوتی۔(۲)

۱۲:...... حضور اکرم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا مستحب اور افضل ترین نیکی ہے، لیکن افضل درود وہی ہے جس کے الفاظ آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں، گو غیر منقول درود کا پڑھنا بھی برکت سے خالی نہیں ہے بشرطیکہ اس کا مضمون صحیح ہو۔(۳)

۱۳:...... سب سے افضل درود، درودِ ابراہیمی ہے، جسے نماز میں پڑھا جاتا ہے۔(۴)

۱۔ تستقبل القبر بوجهك، ثم تقول السّلام عليك ايها النبى ورحمة اللّٰه وبركاته...... وذلك انه عليه السّلام فى القبر الشريف المكرم على شقه الايمن مستقبل القبلة(فتح القدير:۲/۳۳٦)، بل استقبله و استشفع به فيشفعه اللّٰه قال اللّٰه تعالىٰ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم الآية (الشفاء:۲ /۳۳)، فقال الاكثرون كمالك واحمد وغيرهما يسلم عليه مستقبل القبر وهو الذى ذكره أصحاب الشافعي واظنه منقولا عنه (فتاوىٰ ابن تيميه: ۲۷/۱۱۷)

۲۔ قال ابو حنيفة انه رسول الآن حقيقة(مسالك العلماء /۱۰)، هو صلى اللّٰه عليه وسلم بعد موته باق على رسالته و نبوته حقيقة كما يبقى وصف الايمان للمؤمن بعد موته وذلك الوصف باق بالروح والجسد معاً لان الجسد لا تاكله الارض...... انه ﷺ حي فى قبره رسولا الى الابد حقيقة لامجازاً(الروضة البهية /۱۵ بحواله مقام حيات/۱۵)

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: ردالمحتار: ۳/۳٦٦، طبقات الشافعيه: ۲٦۰تا۲۹۰، الملل والنحل: ۲/۸۸

۳۔ ان اللّٰه و ملائكته يصلون على النبى يآ ايهاالذين آمنو اصلواعليه وسلموا تسليما (الاحزاب/٥٦)، اى عظموا شانهٗ عاطفين عليه فانكم اولى بذالك......ومن فسره بذالك اراد ان المراد بالتعظيم الماموربه مايكون بهذا اللفظ ونحوه مما يدل على طلب التعظيم لشانهٗ عليه الصلاة السّلام من اللّٰه عزوجل (روح المعانى: ۱۲/۷۷)

٤۔ عن ابن ابى ليلى عن كعب بن عجرة قيل يا رسول اللّٰه...... فكيف الصلوٰةقال قولوا اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد و آل محمد كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد(صحيح بخارى: ۲/۷۰۸) قوله وصلى على النبى صلى اللّٰه عليه وسلم قال فى شرح المنية والمختار فى صفتها......فكيف الصلوٰةقال قولو اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد و آل محمد كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد وهى الموافقة لمافى الصحيحين وغيرهما(رد المحتار: ۱/٥۱۲)

۱۴:...... حضور ﷺ کی نیند کی حالت میں صرف آنکھیں سوتی تھیں، دل نہیں سوتا تھا، اسی لئے آپ ﷺ کی نیند سے آپ ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔(۱)

۱۵:...... حضور اکرم ﷺ اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے، اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھ کر اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلادی تھی۔(۲)

۱۔ عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا......فقلت یارسول اللّٰہ تنام قبل ان توتر قال تنام عینی ولا ینام قلبی(صحیح بخاری: ۱/ ۵۰٤)، عن شریك بن عبداللّٰہ بن ابی نمرقال سمعت انس بن مالك یحدثنا......والنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نائمۃ عیناہ ولا ینام قلبہ و کذلك الانبیاء تنام اعینھم ولا تنام قلوبھم (صحیح بخاری: ۱/ ۵۰٤)

۲۔ فلما بلغ معہ السعی قال یٰبنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحك......قال یا ابت افعل ماتومر ستجدنی ان شاء اللّٰہ من الصابرین .فلما اسلما وتلہ للجبین و نادیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرویا(الصافات/۱۰۲ تا ۱۰۵)عن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال و کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا نام لم نوقظہ حتیٰ تکون ھو یستیقظ لانا لا ندری مایحدث لہ فی نومہ

(صحیح بخاری: ۱/ ٤۹)

توسّل

۱:...... توسّل کا معنی ہے کسی کو وسیلہ اور ذریعہ بنانا۔(۱)

۲:...... انبیاء کرام علیہم السلام، صلحاء و اولیاء، صدیقین و شہداء و اتقیاء کا توسّل جائز ہے، یعنی ان کے وسیلہ سے دعا مانگنا جائز ہے۔(۲)

۳:...... توسّل نیک ہستیوں کی زندگیوں میں بھی جائز ہے، اور ان کی وفات کے بعد بھی جائز ہے۔(۳)

۴:...... توسّل کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرے کہ یا اللہ! میں آپ کے فلاں ولی کے وسیلہ سے اپنی دعا کی قبولیت چاہتا ہوں، اور اپنی حاجت برآری کا خواستگار ہوں، یا اسی جیسے دوسرے کلمات کہے۔(۴)

۱۔ وسل: الوسيلة: المنزلة عند الملك والوسيلة الدرجة والوسيلة: القربة۔ ووسل فلان الى الله وسيلة اذا عمل عملاً تقرب به اليه۔ والواسل: الراغب الى الله(لسان العرب: ۱۱/۸٦٦)

۲۔ وقال السبكى يحسن التوسّل بالنبى صلى الله عليه وسلم الى ربه ولم ينكره احد من السلف والخلف الا ابن تيميه فابتدع مالم يقله عالم قبله (ردالمحتار: ۵/ ۳۵۰)، ان التوسّل بجاه غيرالنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا باس به ايضا ان كان المتوسّل بجاهه مماعلم ان له جاهاعندالله تعالىٰ كالمقطوع بصلاحه وولايته (روح المعانى: ٦/١٢٨)

۳۔ ويستفاد من قصة العباسؓ استحباب الا ستشفاع باهل الخير والصلاح و اهل بيت النبوة(فتح البارى: ۳/ ۱۵۱)، يجوز التوسّل الى الله تعالىٰ والا ستغاثة با لا نبياء والصالحين بعد موتهم (بريقه محموديه: ۱/ ۲۷۰ بحواله تسيكن الصدور/٤۳۵)، عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسّل فى الدعوات با لا نبياء والصالحين من الا ولياء والشهداء والصديقين فى حياتهم وبعد وفاتهم بان يقول فى دعاه اللهم انى اتوسّل اليك بفلان ان تجيب دعوتى و تقضى حاجتى الى غير ذلك (المنهد على المفند/۱۲۔ ۱۳)

٤۔ عن عمر ابن الخطابؓ قال فى واقعة العباس اللهم انا كنانتوسّل اليك بنبينا ﷺ فتسقينا وانا نتوسّل اليك بعم نبينا فاستقنا قال فيسقون (صحيح بخارى: ۱/ ۱۳۷)، عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر اتى النبى ﷺ فقال ادع الله ان يعافينى قال ان شئت صبرت فهو خيرلك قال فادعه قال فامره ان يتوضا فيحسن وضوءه ويدعو بهذالدعا اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبى الرحمة انى توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى لى اللهم فشفعه فى (جامع ترمذى: ۲/ ۱۹۷)ومن ادب الدعا تقديم الثناء على الله والتوسّل بنبى الله ليستجاب(حجة الله البالغه: ۲/٦)

۵:...... بزرگوں کو وسیلہ بنانے کے بجائے براہِ راست انہی سے حاجات مانگنا اوران کو مشکل کشا سمجھنا شرک ہے۔(۱)

۶:...... اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات، اس کی صفات، اس کے اسمائے حسنیٰ اور اعمال صالحہ مثلاً نماز، روزہ، برالوالدین، صدقہ، ذکر، تلاوت قرآن، درود شریف اور اجتناب معاصی وغیرہ سے توسّل جائز ہے۔(۲)

۷:...... جیسے نیک اعمال کا توسّل جائز ہے، ایسے ہی نیک اور برگزیدہ ہستیوں کا توسّل بھی جائز ہے، کیونکہ ذوات یعنی نیک لوگوں کا توسّل درحقیقت اعمال ہی کا توسّل ہے۔(۳)

۱۔ قال النبی ﷺ اذا سالت فاسئل اللّٰہ واذااستعنت فاستعن باللّٰہ(مشکوٰۃ المصابیح: ۲ /۴۵۳)
فان منهم من قصد بزيارة قبور الا نبياء والصلحاء ان يصلی عند قبورهم ويدعو عندها ويسائلهم الحوائج وهذالا يجوز عند احدمن علماء المسلمين فان العبادة وطلب الحوائج والا ستعانةللّٰہ وحده(مجمع بحارا لا نوار: ۲/ ۷۳)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:حجة اللّٰہ البالغه: ۱/ ۱۲۲

۲۔ لما جاء فی الصحيحين من "حديث الغار "ان ثلثة نفرقداخذهم المطر فمالوا الی غار فی الجبل فانحطت علی فم غار هم صخرة من الجبل......الی ان فرج اللّٰہ عنهم بتوسّل صالح اعمالهم (صحيح بخاری: ۲ /۸۸۳، ۸۸٤، صحيح مسلم: ۲ /۳۵۳)، استدل اصحابنا بهذا علی انه يستحب للانسان ان يدعو فی حال کربه و فی دعا الا ستسقاء وغيره بصالح عمله ويتوسّل الی اللّٰہ تعالیٰ به لان هولاء فعلوه فاستجيب لهم وذکره النبی ﷺ فی معرض الثناء عليهم وجميل فضائلهم(شرح نووی علی مسلم: ۲ /۳۵۳)، فالتو سل الی اللّٰہ بالنبيّين هوالتوسّل بالا يمان بهم و بطاعتهم کالصلوٰةوالسّلام عليهم و محبتهم و موالاتهم او بدعائهم و شفاعتهم (فتاویٰ ابن تيميه: ۲۷ /۱۳۳)

۳۔ فالتوسّل والتشفع والتجوه والاستغاثة بالنبی ﷺ وسائرالا نبياء والصالحين ليس لها معنی فی قلوب المسلمين غيرذلك ولا يقصدبها احدمنهم سواه فمن لم ينشرح صدره لذلك فليبك علی نفسه(شفاء السقام/۱۲۹ بحواله تسکين الصدور /۴۰۵)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:زیاره القبور/۱۱۸، انفاس عیسیٰ /۴۱

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضواعنہ

۱:...... صحابی اسے کہتے ہیں جس نے بحالتِ ایمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو یا حضور اکرم ﷺ نے اسے بحالت ایمان دیکھا ہو، اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہو۔(۱)

۲:...... انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔(۲)

۳:...... صحابہ کرامؓ میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عشرہ مبشرہ میں سے باقی چھ صحابہ دوسرے تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ ان چھ کے نام یہ ہیں: حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم۔ پھر اصحاب بدر، پھر اصحاب احد، پھر اصحاب بیعت رضوان، پھر فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے والے اور غزوات میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔(۳)

۱۔ واصحابہ جمع صاحب...... ثم اهل الحديث على ان الصاحب من راى النبى ﷺ اوراه النبى ﷺ كالمكفوفين مسلماثم مات على الاسلام (نبراس/۸، ۳۲۸)

۲۔ قدصح ان الصحابة افضل من التابعين ومن الامم السابقة لقوله تعالیٰ كنتم خيرامة اخرجت للناس......(نبراس/۳۰۰)

۳۔ اجمع اهل السنة والجماعة على ان افضل الصحابة ابوبكر فعمر فعثمان فعلى، فبقية العشرة المبشرة بالجنة، فاهل بدر، فباقى اهل احد فباقى اهل بيعة الرضوان بالحديبية......وبالجملة فالسبقون الاولون من المهاجرين والانصار افضل من غيرهم لقوله تعالیٰ لايستوى منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل، اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا وكلاوعدالله الحسنى (شرح فقه اكبر/۱۲۰)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: الاصابة: ۱/۲٤، اليواقيت والجواهر: ۲/۷٦

۴:...... تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل، مومن کامل اور جنتی ہیں۔(۱)

۵:...... قیامت تک کوئی بڑے سے بڑا ولی کسی ادنیٰ صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا، جس طرح کوئی ولی یا صحابی کسی نبی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔(۲)

۶:...... تمام صحابہؓ برحق، معیارِ حق اور تنقید سے بالاتر ہیں۔(۳)

۷:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات ومشاجرات امانت، دیانت، تقویٰ، خشیت الٰہی اور اختلافِ اجتہادی پر مبنی ہیں، ان میں سے جن سے خطاء اجتہادی ہوئی وہ بھی اجر کے مستحق ہیں، اس لئے کہ مجتہد مخطی کو بھی ایک اجر ملتا ہے اور اس سے خطاء اجتہادی پر دنیا میں مؤاخذہ ہوتا ہے نہ آخرت میں۔(۴)

۱۔ والذین امنو وهاجروا وجاهدوا فی سبیل اللّٰه والذین آووا ونصروا اولٰئك هم المومنون حقالهم مغفرة ورزق كريم (الانفال/٧٤)، والسابقون الا ولون من المهاجرين والانصاروالذين ا تبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضواعنه واعدلهم جنات تجرى تحتهاالانهرخالدين فيها ابداذلك الفوزالعظيم (التوبة/١٠٠)، والصحابة كلهم عدول مطلقالظواهرا لكتاب وسنة واجماع من يعتدبه(مرقات: ٥ /٥١٧)، ليس فى الصحابةمن يكذب وغير ثقة(عمدة القارى: ٢/١٠٥)

۲۔ وكلا وعدالله الحسنىٰ(الحديد/١٠)، وقال تعالىٰ فى حق الصحابة رضى الله عنهم ورضواعنه(بينه /٨)، عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتسبوااحدامن اصحابى فان احدكم لوانفق مثل احدذهباماادرك مداحدهم ولا نصيفه(صحيح مسلم: ٢ /٣١٠)، قال ابن عباس: ولا تسبوا اصحاب محمدﷺ فلمقام احد هم ساعة يعنى مع النبى ﷺ خير من عمل احدكم اربعين سنة(عقيدة طحاويه مع الشرح/٤٦٩)

۳۔ اولٰئك هم المومنون حقا(الانفال/٤)، فان آمنو ابمثل ما امنتم به فقدا هتدوا (البقره/١٣٧)، واذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا انومن كما آمن السفهاء الا انهم هم السفهاء(البقره/١٣)

٤۔ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم (الفتح/٢٩)، يوم لا يخزى الله النبى والذين امنوا معه نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم(التحريم/٨)، قال النبى ﷺ الله الله فى اصحابى لا تتخذوهم من بعدى غرضا (جامع ترمذى: ٢ /٧٠٦)، وقد احبهم النبى ﷺ واثنى عليهم واوصى امته بعدم سبهم وبغضهم واذاهم، وما ورد من المطاعن، فعلى تقدير صحته له محامل وتاويلات، ومع ذلك لا يعادل ما ورد في مناقبهم، (بقیہ اگلے صفحے پر)

۸:...... کسی شخص کو صحابہ کی خطائے اجتہادی پر تنقید کرنے کا کوئی حق نہیں۔(۱)

۹:...... تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محفوظ عن الخطاء ہیں، یعنی یا تو صدور معصیت سے محفوظ ہیں یا مؤاخذۂ اخروی سے محفوظ ہیں۔کسی بھی صحابی سے اللہ تبارک وتعالیٰ آخرت میں کوئی مؤاخذہ نہیں فرمائیں گے۔(۲)

۱۰:...... نبوت ورسالت کے لئے جس طرح حق تبارک وتعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کا انتخاب فرمایا، اسی طرح مقام صحابیت پر فائز کرنے کے لئے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس امت کے خاص بندوں کو منتخب فرمایا ہے۔(۳)

۱۱:...... جو شخص صحابیت صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو، یا الوہیت علی رضی اللہ عنہ کا قائل ہو، یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہو، یا تحریف قرآن کا قائل ہو، وہ

(گذشتہ سے پیوستہ) وحكى عن اثارهم المرضية و سيرهم الحميدة نفعنا الله بمحبتهم اجمعين......اشتبهت عليهم القضية وتحيروافيها ولم يظهر لهم ترجيح احد الطرفين فاعتزلوا الفريقين، و كان هذا الا عتزال هو الواجب فى حقهم، لانه لا يحل الا قدام على قتال مسلم حتىٰ يظهر انه مستحق لذلك ولو ظهر لهؤلآء رجحان احد الطرفين و ان الحق معه لما جاز لهم التاخر عن نصرته فى قتال البغاة عليه، فكلهم معذورون رضى الله عنهم ولهذا اتفق اهل الحق ومن يعتدبه فى الا جماع على قبول شهاداتهم ورواياتهم و كمال عدالتهم رضى الله عنهم اجمعين(الاصابة: ۱/۲۶)

۱۔ المبحث الرابع والا ربعون فى بيان و جوب الكف عماشجر بين الصحابة ووجوب اعتقاد انهم ماجورون...... و ذلك لانهم كلهم عدول باتفاق اهل السنة سواء من لا بس الفتن ومن لم يلابسها كفتنة عثمان و معاوية ووقعة الجمل و كل ذلك وجوبالاحسان الظن بهم وحملالهم فى ذلك على الاجتهاد......وكل مجتهد مصيب او المصيب واحد والمخطى معذور بل ماجور(اليواقيت والجواهر: ۲/۷۷)

۲۔ يوم لا يخزى الله النبى والذين امنوا معه نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم (التحريم: ۸)، مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: شرح فقہ اکبر/۶۵، ۶۶

۳۔ وقال تعالىٰ: قل الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفىٰ قال ابن عباس: اصحاب محمد ﷺ اصطفاهم الله لنبيه عليه السّلام(الاصابة: ۱/۱۸، ۱۹)، عن جابر رضى الله عنه، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله اختاراصحابى على الثقلين سوى النبيّين والمرسلين(مجمع الزوائد: ۱۰/۲۰)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:الاصابة: ۱/۱۸، ۱۹

دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(۱)

۱۲:...... حضور اکرم ﷺ کے بعد تیس سال تک خلافتِ راشدہ کا زمانہ ہے، جس کو خلافت نبوت بھی کہا گیا ہے، ان تیس سالوں میں آپ ﷺ کے چار جلیل القدر صحابہ، "حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ" بالترتیب خلیفہ بنے۔ ان چار خلفاء کے فیصلوں کو قبول کرنا اور ان کی سنتوں پر عمل کرنا، ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا اور آپ ﷺ کے فیصلوں کو قبول کرنا۔(۲)

۱۳:...... خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، لقب صدیق اور عتیق اور کنیت ابو بکر ہے۔ آپ کا نسب نامہ ساتویں پشت میں حضور ﷺ سے جا ملتا ہے۔ والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ ہے۔ واقعۂ فیل کے دو سال اور چار ماہ بعد اور آنحضرت ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے دو سال اور کچھ ماہ بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، دو سال اور تقریباً چار ماہ تک منصب خلافت پر فائز رہے، تریسٹھ برس کی عمر میں ۲۲ر جمادی الثانیہ ۱۳ھ میں وفات پائی اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے پہلوئے مبارک میں دفن ہوئے۔ یارِ غار اور یارِ مزار کا لقب پایا۔(۳)

۱۔ نعم لاشك فی تكفير من قذف السيدة عائشة رضي الله عنها او انكر صحبة الصديق، او اعتقد الالوهية فی علی او ان جبرئيل غلط فی الوحي او نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن ولكن لو تاب تقبل توبته۔ (ردالمحتار: ۴/۳۳۷)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: ردالمحتار: ۴/۲۶۳، البزازیہ علی ھامش الھندیہ: ۳۰۹/۶، بحرالرائق: ۵/۲۱۳، فتاویٰ عالمگیریہ: ۲/۲۶۴

۲۔ عن العرباض قال: قال رسول الله ﷺ: عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها و عضوا عليها بالنواجذ (سنن ابو داؤد: ۲/۲۹۰)، عن سفينة قال: قال رسول الله ﷺ الخلافة بعدی ثلاثون سنة (سنن ابو داؤد: ۲/۲۹۳)، قال ابن رجب حنبلي: والسنة هی الطريق المسلوك فيشمل ذلك التمسك بما كان عليه هو و خلفاء الراشدون من الا عتقادات والا عمال والا قوال وهذه هی السنة الكاملة (جامع العلوم والحكم/۲۳۰) فانهم لم يعملوا الا بسنتي فالا ضافة اليهم امابعملهم بها او لا ستنبا طهم و اختيار هم اياهم (مرقاة: ۱/۲۳۰)

۳۔ تاریخ الخلفا/۲۲، ۲۴، ۲۵، الاکمال/ ۵۹۷

۱۴:...... خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عمر، لقب فاروق اور کنیت ابو حفص ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب نامہ نویں پشت میں حضور اکرم ﷺ سے جا ملتا ہے۔ والد کا نام خطاب ہے۔ واقعۂ فیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور ۶ نبوی میں اسلام قبول کیا، دس سال چھ ماہ تک خلیفہ رہے اور سب سے پہلے انہیں امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا۔ تریسٹھ برس کی عمر میں یکم محرم الحرام ۲۴ھ میں ابولؤلؤ ۃ کے نیزہ سے زخمی ہو کر شہادت پائی اور پہلوئے نبوت میں دفن ہوئے۔ (۱)

۱۵:...... خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عثمان، لقب ذوالنورین اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ واقعۂ فیل کے چھ سال بعد پیدا ہوئے، اوّل اوّل اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں، اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے اور بارہ دن کم بارہ سال تک خلافت نبوت کا بار سنبھالے رہے۔ بیاسی برس کی عمر میں ۱۸ رذی الحجہ ۳۵ ہجری میں اسود التجیبی مصری نے آپ کو بڑی مظلومیت کی حالت میں شہید کر دیا، جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ (۲)

۱۶:...... خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام علی، لقب اسد اللہ اور مرتضیٰ اور کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے۔ نسب میں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہیں، آپ کے والد ابو طالب حضور اکرم ﷺ کے سگے چچا ہیں۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی چھوٹی اور لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۔ تاریخ الخلفاء/۷۸، ۹۷، ۹۸، الاکمال/ ۶۱۴

۲۔ تاریخ الخلفاء/ ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۴، ۱۱۵، الاکمال/ ۶۱۴

کی شہادت کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے، تقریباً پونے پانچ سال منصب خلافت سنبھالا۔ ۲۱رمضان المبارک ۴۰ھ میں عبدالرحمٰن بن ملجم کے ہاتھوں کوفہ میں شہید ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔(۱)

۱۷:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو آپ کا جانشین مقرر کیا گیا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ تک خلیفہ رہنے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ خلافتِ راشدہ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسلامی سلطنت کے پہلے برحق حکمران اور بادشاہ تسلیم کیے گئے۔(۲)

۱۸:...... اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم

اہلِ بیت سے مراد بیوی، بچے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات، تین صاحبزادے، چار صاحبزادیاں اور صاحبزادیوں کی اولاد آپ ؐ کے اہلِ بیت ہیں۔(۳)

۱۹:...... ازواجِ مطہرات کی تعداد گیارہ ہے، جن میں سے دو نے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہی میں وصال فرمایا، ایک حضرت خدیجہ دوسری حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ نو(۹) ازواج مطہرات آپ ﷺ کی وفات کے وقت حیات تھیں۔

ذیل میں ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی بترتیب نکاح ذکر کیے جاتے ہیں:

۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۲۔ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا
۴۔ حضرت حفصہ بنت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۵۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۶۔ حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۷۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۔ تاریخ الخلفاء/۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۲، ۱۲۳، الاکمال / ٦١٤

۲۔ تاریخ الخلفاء/۱۳۱، ۱۳٤، شرح فقہ اکبر/٦٨، ٦٩، الاکمال/٦١٥

۳۔ تفسیر حاشیہ شیخ زادہ: ٦/٦٣٥

۸۔ حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۰۔ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۱۔ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا

گیارہ ازواجِ مطہرات کے علاوہ آپ ﷺ کی تین باندیاں بھی تھیں:

۱۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲۔ حضرت ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳۔ حضرت نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۱)

۲۰:...... آنحضرت ﷺ کے تین صاحبزادوں کے اسماء گرامی یہ ہیں؛ حضرت قاسم، حضرت عبداللہ ان کو طیب وطاہر بھی کہا جاتا ہے، بعضوں نے ان دونوں کو الگ الگ بھی شمار کیا ہے، اور حضرت ابراہیم۔ تینوں صاحبزادے آپ ﷺ کی زندگی ہی میں وصال فرماگئے۔ آپ ﷺ کی چار صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں؛ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ سب بڑی ہوئیں اور بیاہی گئیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ تینوں صاحبزادیاں بھی آپ ﷺ کی زندگی میں وفات پاگئیں۔ آنحضرت ﷺ کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی، سوائے حضرت ابراہیم کے، کہ وہ آپ ﷺ کی باندی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ اور کسی صاحبزادی سے آنحضرت ﷺ کی نسل کا سلسلہ نہیں چلا۔ (۲)

قرآن وحدیث میں صحابہ کرام واہلِ بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بے شمار فضائل ومناقب بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے چند یہاں ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ شرح فقه اکبر / ۱۱۰، سیرا علام النبلاء: ۱ / ۲۲۵تا۲۲۸، الوفاء/ ٦٦٧تا٦٦٩

۲۔ ولم یکن لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عقب الامن ابنته فاطمة رضی اللّٰه عنها، فانتشر نسله الشریف منها فقط من جهة السبطین اعنی الحسنین(شرح فقه اکبر / ۱۱۰)، وتزوج الخدیجة و هو ابن بضع و عشرین سنة فولد له منها قبل مبعثه القاسم ورقیة و زینب وام کلثوم و ولد له بعدالمبعث الطیب والطاهر و فاطمة علیه السّلام

(اصول کافی / ۲۷۹ کتاب الحجة باب مولدالنبی ﷺ)

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۲۱:...... اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اپنی رضا کا اعلان فرمادیا کہ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔(۱)

۲۲:...... اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے متعدد مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مشورہ فرمایا۔(۲)

۲۳:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے خلافت وحکومت اور اسلامی سلطنت عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا، اور خلافتِ راشدہ کی صورت میں اس وعدے کو پورا فرمایا کہ قیامت تک اس اسلامی فرمانروائی کی نظیر نہیں پیش کی جاسکتی۔(۳)

۲۴:...... صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریق پر ایمان لانے کو معتبر قرار دیا، اس کے علاوہ طریقوں کو گمراہی اور بدبختی سے تعبیر کیا۔(۴)

۲۵:...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان، تقویٰ اور قلبی کیفیات کا امتحان لے کر انہیں کامیاب قرار دیا اور مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا۔(۵)

۲۶:...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قلوب کو ایمان کے ساتھ مزیّن فرمایا، ان کے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی اور کفر وفسوق اور عصیان کو اُن کے لئے ناپسند قرار دیا۔(٦)

١۔ والسابقون الاولون من الماجرین والانصار...... رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ (توبہ/١٠٠)

٢۔ فاعف عنهم واستغفرلهم وشاورهم فی الامر فاذا عزمت فتوكل علی اللّٰه ان اللّٰه يحب المتوكلين(آل عمران /١٥٩)

٣۔ وعداللّٰه الذين آمنو امنكم وعملو الصحلت ليستخلفنهم فی الارض(نور/٥٥)، مراد بهذا الاستخلاف طريقة الامامة و معلوم ان بعد الرسول الاستخلاف الذی هذا وصفه انما كان فی ايام ابی بكر وعمر وعثمان لان فی ايامهم كانت الفتوح العظيمة وحصل التمكين و ظهور الدين و الامن (تفسير كبير: ٤١٣/٨)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:تفسير بيضاوی: ٤١/٣

٤۔ فان آمنو بمثل ما آمنتم به فقداهتدوا، وان تولوا فانما هم فی شقاق(البقره/١٣٧)

٥۔ اولئك الذين امتحن اللّٰه قلوبهم للتقوىٰ لهم مغفرة واجر عظيم (الحجرات/٣)

٦۔ ولكن اللّٰه حبب اليكم الايمان وزينه فی قلوبكم و كره اليكم الكفرو الفسوق و العصيان اولئك هم الراشدون(الحجرات/٧)

۲۷:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کا متبع اور پیروکار قرار دیا۔(۱)

۲۸:...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود ان کے اوصاف بیان فرمائے کہ وہ آپس میں بڑے مہربان اور کافروں پر بڑے سخت ہیں، وہ بڑے عبادت گزار ہیں، اللہ کی خوشنودی کے طلبگار ہیں، تورات اور انجیل میں بھی ان کی مدح بیان فرمائی، ان کو کامیاب اور جنتی قرار دیا۔(۲)

۲۹:...... حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی امت میں سب سے بہترین قرار دیا۔(۳)

۳۰:...... رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت کو اپنے ساتھ محبت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض کو اپنے ساتھ بغض قرار دیا۔(۴)

١۔ یاایھا النبی حسبك اللّٰہ ومن اتبعك من المؤمنین(الانفال/ ٦٤)

٢۔ محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلاً من اللّٰہ و رضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثرالسجود ذلك مثلھم فی التورۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستویٰ علی سوقه یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعداللّٰہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منھم مغفرۃ واجرا عظیما(الفتح/٢٩)

٣۔ قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اکرموا اصحابی فانھم خیارکم (مصنف عبدالرزاق:١٠/٢٩٦)، قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لوان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرك مداحدھم ولا نصیفه (صحیح مسلم: ٢/ ٣١٠)

٤۔ قال علیه الصلوٰۃ والسّلام اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضا من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم من آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد اذی اللّٰہ ورسوله فیوشك ان یاخذہ(جامع ترمذی: ٢/ ٧٠٦)

فضائل اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم

۳۱:...... اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کو دنیا بھر کی تمام عورتوں سے افضل قرار دیا اور انہیں ہر قسم کی ظاہری و باطنی گندگی سے پاک قرار دیا۔(۱)

۳۲:...... اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہراتؓ کو طیبات یعنی پاکیزہ عورتیں قرار دیا اور ان پر الزام تراشی کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں لعنت اور عذاب عظیم کا مستحق قرار دیا۔(۲)

۳۳:...... حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو اہلِ بیت سے محبت کا حکم دیا، ارشاد فرمایا کہ تم مجھ سے محبت کی بناء پر میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔(۳)

۳۴:...... حضور اکرم ﷺ نے اہلِ بیت کو حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی کی مثل قرار دیا کہ جو حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی پر سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو کشتی نوح علیہ السّلام پر سوار نہ ہوا، وہ ہلاک ہو گیا۔(۴)

اسی طرح جس نے اہلِ بیت سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے اہلِ بیت سے بغض رکھا وہ گمراہ ہوا۔

۳۵:...... حضور اکرم ﷺ نے قرآن کریم اور اہلِ بیت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو بھاری بھرکم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، پہلی چیز کتاب اللہ ہے، جس میں ہدایت اور نور

۱۔ ینسآء النبی لستن کأحد من النساء ان اتقیتن الی قولہ انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (الاحزاب / ۳۲۔۳۳)

۲۔ ان الذین یرمون المحصنٰت الغٰفلٰت المؤمنٰت لعنوا فی الدنیا والآخرۃ ولھم عذاب عظیم۔ یوم تشھد علیھم ألسنتھم وأیدیھم وأرجلھم بما کانوا یعملون۔ یومئذ یوفیھم اللّٰہ دینھم الحق ویعلمون أن اللّٰہ ھو الحق المبین۔ الخبیثٰت للخبیثین والخبیثون للخبیثٰت والطیبٰت للطیبین والطیبون للطیبٰت أولئك مبرؤن مما یقولون لھم مغفرۃ و رزق کریم۔

(النور/۲۳تا۲۶)

۳۔ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما قال قال رسول اللّٰہ ﷺ أحبوا اللّٰہ بما یغدوکم من نعمہ واحبونی بحب اللّٰہ واحبوا اھلِ بیتی بحبی۔(جامع ترمذی: ۲/ ۶۹۹)

۴۔ عن ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ قال: سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: مثل اھلِ بیتی مثل سفینۃ نوح، من رکبھا نجا، ومن تخلف عنھا غرق۔ (مستدرك حاکم: ۲/۳۳۴، ۱۲۴۳/۴)

ہے، اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنا۔ پھر فرمایا، (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں کہ تم میرے اہلِ بیت کے حقوق کا خیال رکھنا۔(۱)

۳۶:...... حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر اہلِ بیت سے محبت نہ کرے۔(۲)

۳۷:...... حضرت عباسؓ کے متعلق ارشاد فرمایا، جس نے میرے چچا (حضرت عباسؓ) کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی، کیونکہ آدمی کا چچا اس کے والد کے برابر ہوتا ہے۔ مزید فرمایا، عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں عباسؓ سے ہوں۔(۳)

۳۸:...... حضور اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جنتی عورتوں کی سردار قرار دیا اور فرمایا، فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے فاطمہ کو ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔(۴)

۱۔ عن یزید بن حیان قال انطلقت انا و حصین بن سبرة وعمر بن مسلم الی زید ابن ارقم فلما جلسنا...... قال قام رسول اللّٰہ ﷺ یوم فینا خطیبا...... ثم قال اما بعد الا ایها الناس فانما انا بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب و انا تارك فیكم ثقلین اولهما كتاب اللّٰه فیه الهدی والنور فخذوا بكتاب اللّٰه واستمسكوا به فحث علی كتاب اللّٰه ورغب فیه ثم قال واهلِ بیتی اذكركم اللّٰه فی اهلِ بیتی اذكركم اللّٰه فی اهلِ بیتی۔ (صحیح مسلم: ۲/۲۷۹)

۲۔ ان العباس ابن عبدالمطلب دخل علی رسول اللّٰه ﷺ مغضبا وانا عنده فقال ما اغضبك قال یا رسول اللّٰه مالنا ولقریش اذا تلاقوا بینهم تلاقوا بوجوه مبشرة واذا لقونا لقونا بغیر ذلك قال فغضب رسول اللّٰه ﷺ حتیٰ احمر وجهه ثم قال والذی نفسی بیده لا یدخل قلب رجل الایمان حتیٰ یحبكم لله ولرسوله۔ (جامع ترمذی: ۲/ ۶۹۶)

۳۔ قال النبی ﷺ: ایها الناس من اذی عمی فقد اذانی فانما عم الرجل صنو ابیه(جامع ترمذی: ۲ /۶۹۶)، عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما قال قال رسول اللّٰه ﷺ: العباس منی وانا منه۔(جامع ترمذی: ۲ /۶۹۶)

۴۔ عن المسور بن مخرمة ان رسول اللّٰه ﷺ قال: فاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقد اغضبنی۔(صحیح بخاری: ۱/ ۵۳۲)

۳۹:...... حضرت حسنؓ کے متعلق ارشاد فرمایا، میرا یہ بیٹا سردار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔(۱)

۴۰:...... حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے متعلق ارشاد فرمایا، جو اِن سے جنگ کرے گا، میری اس سے جنگ ہوگی اور جو اِن سے صلح رکھے گا، میری اس سے صلح ہوگی۔(۲)

۱۔ عن الحسن انه سمع ابا بكرة رضی اللّٰه عنه سمعت النبی ﷺ على المنبر والحسن الى جنبه ينظر الى الناس مرة واليه مرة ويقول ابنی هذا سيد ولعل اللّٰه ان يصلح به بين فئتين من المسلمين ۔ (صحيح بخاری: ۱/۵۳۰)

۲۔ عن زيد ابن ارقم رضی اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال لعلی وفاطمة والحسن والحسين: انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم۔(جامع ترمذی: ۲/۷۰٦)

معجزات

۱:...... معجزہ اس خارق عادت اور لوگوں کو عاجز کر دینے والے کام کو کہتے ہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی کے ہاتھوں ظاہر ہو۔(۱)

۲:...... معجزہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نبی کی نبوت کے برحق ہونے کی ایک آسمانی دلیل ہوتا ہے۔(۲)

۳:...... نبی کی نبوت کی اصل دلیل، نبی کی ذات وصفات اور اس کی تعلیمات ہوتی ہیں، انہیں کو دیکھ کر سلیم الفطرت اور فہیم وذکی لوگ ایمان لے آتے ہیں۔ عام لوگ جو ظاہری اور حسی نشانیوں سے متاثر ہوتے ہیں، ان کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ معجزات کا انتظام فرماتے ہیں، اور جن کے مقدر میں سوائے محرومی کے اور کچھ نہیں ہوتا، وہ معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے۔(۳)

۴:...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کو مغالطے سے بچانے کے لئے کسی جھوٹے مدعی نبوت کو کوئی معجزہ نہیں دیا، اور نہ ہی اس کی کوئی پیش گوئی پوری ہونے دی۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کی کوئی پیش گوئی سچی ثابت نہیں ہوئی بلکہ اس کے خلاف واقع ہوا۔(۴)

۱۔ المعجزة: امر خارق للعادة، داع الی الخیر والسعادة، مقرون بدعوی النبوة، قصد به اظهار صدق من ادعی انه رسول من الله (کتاب التعریفات للجرجانی/۱۷۶)، المعجزة من العجز الذی هو ضد القدرة وفی التحقیق المعجز فاعل العجز فی غیره وهو الله سبحانه (مرقاة هامش مشکوٰة: ۲ / ۵۳۰)، معجزه عبارت است ازامر خارق عادت که بردست مدعی نبوت بمقابله منکرین نبوت صادر شود کسے مثل او کردن نتواند (مجموعه فتاوی: ۲/ ۱۸)

۲۔ اعلم ان البرهان القاطع علی ثبوت نبوة الانبیاء هو المعجزات وهی فعل یخلقه الله خارقاللعادة علی ید مدعی النبوة معترفابدعواه و ذلك الفعل یقوم مقام قول الله عزوجل له انت رسولی تصدیق لماادعاه (الیواقیت والجواهر: ۱/ ۱۵۸)

۳۔ ثم اذا نظرنا الی الذین انساقوا بالمعجزة لضعف ایمانهم واما غیر هم فما احتاج الی ظهور ذالك بل ا من باول وهلة بما جاء به رسوله لقوة نصیبه من الایمان فاستجاب بالیسر سبب واما من لیس له نصیب فی الایمان لم یستجب با لمعجزات ولا بغیرها قال تعالیٰ من یردان یضله یجعل صدره ضیقا حرجا کانما یصعدفی السماء، الانعام/ ۱۲۵ (الیواقیت والجواهر: ۱/ ۲۱۵)

٤۔ اجمع المحققون علی ان ظهور الخارق عن المتنبی وهو الکاذب فی دعویٰ النبوة محال لان دلالة المعجزة علی الصدق قطعیة......بان خالق المتنبی یبطل حکمة ارسال الرسل لاشتباه الصادق و الکاذب (نبراس / ۲۷۲۔ ۲۷۳)

۵:...... دجّال کے ہاتھوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کئی خرق عادت کام ظاہر فرمائیں گے، جیسا کہ دجّال کے بیان میں گزر چکا ہے، لیکن وہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اور کانے شخص کے خدائی کے دعویٰ کی حقیقت ہر انسان جانتا ہے۔(۱)

۶:...... انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے جو معجزات دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہیں، ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسے قطعی معجزات میں سے کسی ایک کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، مثلاً کشتی نوح علیہ السّلام کا معجزہ، صالح علیہ السّلام کی اونٹنی کا معجزہ، ابراہیم علیہ السّلام کے لئے آگ کو گلزار بنانے کا معجزہ، داؤد علیہ السّلام کے لئے لوہے کو موم کی طرح نرم کرنے کا معجزہ، سلیمان علیہ السّلام کو چرند پرند کی بولیاں سکھانے کا معجزہ، انسانوں اور جنوں کو ان کے تابع کرنے کا معجزہ، مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرنے کا معجزہ، موسیٰ علیہ السّلام کے لئے عصا اور یدِ بیضاء کا معجزہ، عیسیٰ علیہ السّلام کو بغیر باپ کے پیدا کرنے کا معجزہ، پیدائش کے فوراً بعد کلام کرنے کا معجزہ، مٹی کے پرندے بنا کر انہیں زندہ کر کے اڑانے کا معجزہ، اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ، آنحضرت ﷺ کے لئے قرآن کریم کا معجزہ کہ ساڑھے چودہ سو برس گزرنے کے بعد بھی کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکا۔ واقعہ اسراء کا معجزہ، آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے پھینکی جانے والی مٹی کو کافروں کی آنکھوں میں ڈال دینے کا معجزہ، وغیرہ۔(۲)

۱۔ کتاب کے صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲ پر مفصلاً ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ واصنع الفلك باعيننا ووحينا ولا تخاطبني في الذين ظلموا انهم مغرقون(هود/۳۷)، ويقوم هذه ناقة الله لكم اية فذروها تاكل في ارض الله ولا تمسوها بسوء فيا خذكم عذاب قريب(هود/٦٤)، قلنا ينار كوني بردا و سلاما على ابراهيم(الانبيا/٦٩)، ياجبال اوبي معه و الطير والناله الحديد(سبا/١٠)، علمنا منطق الطير(النمل/١٦)، وحشر لسلمين جنوده من الجن والانس و الطير فهم يوزعون(النمل/١٧)، واسلناله عين القطر ومن الجن من يعمل بين يديه باذن ربه(سباء/١٢)، فسخرناله الريح(ص/٣٦)، ولسليمن الريح غدوها شهر ورواحهاشهر(سبا/١٢)، وان الق عصاك فلما راها تهتز كانها جان ولى مدبراولم يعقب (القصص/٣١)، واضمم يدك الى جناحك تخرج بيضاء من غير سوء اية اخرىٰ(طه/٢٢)، قالت انى يكون لى غلم ولم يمسسنى بشرولم اك بغيا قال كذلك قال ربك هو على هين(مريم/٢٠، ٢١)، واذتخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيراباذني و تبرئ الاكمه والابرص باذني واذتخرج الموتى باذني(مائده/١١٠)، وان كنتم في ريب ممانزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداء كم من دون الله ان كنتم صدقين وان لم تفعلواولن تفعلوا فاتقوا النارالتي (بقیہ اگلے صفحے پر)

انبیائے کرام علیہم السلام کے وہ برحق معجزات جو قطعی دلائل سے ثابت نہیں، ان کا انکار ضلالت وگمراہی ہے۔(۱)

۷:...... معجزہ کسی نبی اور رسول کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا کہ جب چاہیں اسے ظاہر کردیں، بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اور جو معجزہ چاہتے ہیں، نبی کے ہاتھوں ظاہر فرمادیتے ہیں۔(۲)

۸:...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض مرتبہ کفار کے مطالبہ کے عین مطابق نبی کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر فرمایا، اور کافروں کی طرف سے جو مطالبہ، ضد، ہٹ دھرمی اور کٹ حجتی کی بناء پر کیا گیا، اسے پورا نہیں فرمایا۔(۳)

۹:...... حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا،

(گذشتہ سے پیوستہ) وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين(البقره/۲۳، ۲۴)، فانزل الله معجزة القرآن فاعجزهم و تحدى منهم فكان اظهر لحجية حيث اعجزهم فيما كانوا ماهرين فيه(تفهيمات الٰهيه: ۱/۸۱، ۸۲)، سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصىٰ(الاسراء/۱)، ومارميت اذارميت ولكن الله رمى (الانفال/۱۷)، من انكر الاخبار المتواترة فى الشريعة كفر(شرح فقه اكبر/۱۶۵)، ومن جحدالقرآن: اى كله او سورة منه او آية قلت و كذا كلمة او قراة متواترة او زعم انهاليست من كلام الله تعالىٰ كفر(شرح فقه اكبر/۱۴۷)

۱۔ وهذالان خبرالواحد محتمل لا محالة ولا يقين مع الاحتمال ومن انكر هذا فقدسفه نفسه واضل عقله(كشف الاسرارشرح اصول بزدوى: ۳/۶۹۴)

۲۔ انه لايخفى ان المعجز حقيقة انما هو الله تعالىٰ فانه خالق العجز و القدرة انما سمى الفعل الخارق العادة معجزة على طريق التوسع و المجاز لاعلى الحقيقة (اليواقيت والجواهر: ۱/۱۶۰)، معجزه فعل نبى نيست بلكه فعل خدائے تعالىٰ است كه بردست وے اظهار نموده بخلاف افعال ديگر كه كسب ايں از بنده است وخلق از خدا تعالىٰ و درمعجزه كسب نيزاز بنده نيست (مدارج النبوة: ۲/۱۱۶)

۳۔ ياقوم هذه ناقة لله لكم اية فزروها(هود/۶۴)، وقالوا الن نومن لك حتىٰ تفجر لنامن الارض ينبوعا اوتكون لك جنة من نخيل و عنب فتفجر الانهار خللها تفجيرا او تسقط السماء كما زعمت علينا كسفا او تاتى بالله والملائكة قبيلا اويكون لك بيت من زخرف او ترقى فى السماء ولن نومن لرقيك حتىٰ تنزل علينا كتابانقرؤه قل سبحان ربى هل كنت الا بشرا رسولا(بنى اسرائيل/۹۰تا۹۳)

حضور ﷺ کے بعد کوئی شخص کسی جھوٹے مدعیٔ نبوت سے دلیل یا معجزے کا مطالبہ کرے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ مطالبہ عقیدۂ ختمِ نبوت میں شک کے مترادف ہے، والا، فلا۔(۱)

۱۰:...... جو خرق عادت کام، نبی کی نبوت سے پہلے ظاہر ہو اس کو ارہاص کہا جاتا ہے، جیسا کہ واقعۂ فیل کو نبی کریم ﷺ کے ارہاصات میں سے شمار کیا گیا ہے۔(۲)

۱۱:...... لفظ معجزہ دراصل علم العقائد والوں کی اصطلاح ہے، ورنہ قرآن و حدیث میں اسے ''آیت، برھان، علامت اور دلیل'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔(۳)

۱۔ تنبا رجل فی زمن ابی حنیفة رحمة اللّٰه تعالیٰ وقال امهلونی حتیٰ اجئی بالعلامات فقال ابو حنیفة رحمة اللّٰه من طلب علامة فقد کفر لقول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لا نبی بعدی(مناقب الامام الاعظم للامام البرازی: ۱/۱۶۱)

۲۔ الارهاصات جمع ارهاص وهو الخارق الذی یظهر قبل بعثة النبی سمی ارهاصالکونه تاسیسالقاعدة النبوة عن ارهصت الحائط اذا اسسته(حاشیه خیالی/۸۴)، اقسام الخوارق......رابعها الارهاص للبنی قبل ان یبعث کستلیم الاحجار علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وادرجه بعضهم فی الکرامة و بعضهم فی المعجزة(نبراس/۲۷۲)، اصحاب الفیل الذین کانو قدعزموا علی هدم الکعبة...... کان هذا من باب الارهاص......لمبعث رسول اللّٰه ﷺ (تفسیر ابن کثیر: ۴/۵۴۹)

۳۔ وقالوا لولانزل علیه ایة من ربه(انعام/۳۷)　، یاایها الناس قدجاء کم برهان من ربکم(النساء/۱۷۵)، (صحیح بخاری: ۱/۵۰۴، فتح الباری: ۶/۷۲۱)

کرامات

۱:...... کرامت اس خرق عادت کام کو کہتے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے ان کے ہاتھوں ظاہر فرماتے ہیں۔(۱)

۲:...... اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے، جیسا کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے معجزات کا ظاہر ہونا حق ہے۔

۳:...... ولی ہونے کے لئے آثارِ ولایت کا پایا جانا ضروری ہے، کوئی شخص محض قرابت نبی یا قرابت ولی کی بناء پر ولی نہیں ہوسکتا۔(۲)

۴:...... معجزہ اور کرامت کے پیچھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نبی کے ہاتھوں معجزہ ظاہر فرمانے پر قادر ہیں، ایسے ہی وہ ولی کے ہاتھوں کرامت ظاہر کرنے پر بھی قادر ہیں۔

۵:...... معجزہ اور کرامت کے ظاہر ہونے میں نبی اور ولی کی کسی قسم کی قدرت کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

۶:...... کرامت کے ظاہر ہونے میں کسی ولی کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہوتا، بلکہ جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اور جو کرامت چاہتے ہیں، اپنے کسی نیک بندے کے ہاتھوں ظاہر فرمادیتے ہیں۔(۳)

۷:...... اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونا کوئی ضروری نہیں، ممکن ہے کوئی شخص اللہ کا دوست اور

۱۔ والكرامة خارق للعادة الاانها غير مقرونة بالتحدى وهى كرامة للولى(شرح فقه اكبر/۷۹)

۲۔ ولهم الكرامات التى يكرم الله بها اولياء ه لحجة فى الدين أو لحاجة بالمسلمين (فتاوىٰ ابن تيميه: ۱۱/۱۷)
(والكرامات للاولياء حق) اى ثابت بالكتاب والسنة...... والولى هو العارف بالله و صفاته بقدر مايكن له المواظب على الطاعات المجتنب عن السيأت المعرض عن الا نهماك فى اللذات والشهوات والغفلات(شرح فقه اكبر/۷۹)

۳۔ فحينئذ يضاف اليك التكوين وخرق العادات فيرى ذلك منك فى ظاهر العقل والحكم وهو فعل الله وارادته حقافى العلم (فتوح الغيب /۷ مقاله۶ بحواله راه هدايت /۵۴)، يعنى آه درحقيقت فعل حق است كه بردست ولى ظهور يافته چناچه معجزه بردست نبى صلى الله عليه وسلم (ترجمه فتوح الغيب /۲۰۷ مقاله۴۶، بحواله راه هدايت/۵۵) بل هو فعل الله تعالىٰ يظهره على يدالولى تكريماله وتعظيما لشانهٗ وليس للولى ولا للنبى فى صدوره اختيار اذ لا اختيار لاحد فى افعال الله تعالىٰ و تقدس(فتاوى رشيديه/۲۵)

ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔(۱)

۸:...... کسی ولی کی کرامت درحقیقت اس نبی کا معجزہ ہوتی ہے جس کی امت میں سے یہ ولی ہے، کیونکہ اس امتی کی کرامت نبی کے سچا ہونے کی علامت ہے۔(۲)

۹:...... ہر خرق عادت کام خواہ وہ معجزہ ہو یا کرامت، تین اُمور کی بناء پر وجود میں آتا ہے: علم، قدرت اور غناء۔ اور یہ تین صفات علی وجہ الکمال ذات باری تعالیٰ ہی میں موجود ہیں، فلہٰذا معجزہ اور کرامت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔(۳)

۱۰:...... اولیاء اللہ کی بعض کرامات دلائل قطعیہ سے ثابت ہیں۔ ان پر ایمان لانا اور ان کو دل وجان سے قبول کرنا فرض ہے۔ ایسی قطعی کرامات میں سے کسی ایک کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ مثلاً اصحابِ کہف کا کئی سو سال تک سوئے رہنا، حضرت مریم علیہا السّلام کے بطن مبارک سے بغیر شوہر کے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا پیدا ہونا، حضرت مریم علیہا السّلام کے پاس بے موسم پھل کا آنا، وغیرہ۔(۴)

۱۔ قلت ظهور الكرامة ليس من لوازم الولي ولافي استطاعته كل ماراد بل كل من باشر المجاهدات لظهور الخوراق لم يبلغ الولاية ولم يظهر عنه الكرامة(نبراس/٥٥)، مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: شرح فقه اکبر / ۸۰

۲۔ والكرامة خارق للعادة الاانها غير مقرونة بالتحدي وهي كرامة للولي و علامة لصدق النبي فان كرامة التابع كرامة المتبوع(شرح فقه اكبر/٧٩) و كرامات اولياء الله انما حصلت ببركة اتباع رسوله صلى الله عليه وسلم فهي في الحقيقة تدخل في معجزات الرسول صلى الله عليه وسلم (فتاوىٰ ابن تيميه: ٢٧/١١)

۳۔ المعجزة للنبي، والكرامة للولي، وجماعها: الامر الخارق للعادة فصفات الكمال ترجع الى ثلاثة: العلم، والقدرة، والغنى، وهذه الثلاثة لا تصلح على الكمال الا لله وحده، فانه الذي احاط بكل شيء علما، وهو على كل شي قدير، وهو غني عن الغلمين

(عقیده طحاويه مع الشرح /٤٩٤)

٤۔ وتحسبهم ايقاظا وهم رقود و نقلبهم ذات اليمين وذات الشمال(الكهف/١٨)، قال انما انارسول ربك لاهب لك غلامازكيا قالت انى يكون لي غلام ولم يمسسني بشرولم اك بغيا قال كذلك قال ربك هو على هين ولنجعله اية للناس ورحمة منا وكان امرامقضيا(مريم/١٩تا٢١)، كلمادخل عليها زكرياالمحراب وجدعندها رزقا قال يامريم انى لك هذا قالت هومن عندالله (آل عمران/٣٧)، وقداجمع المحققون من اهل السنة على حقية الكرامات......لايكن انكاره وايضا الكتاب ناطق بظهورها اى الكرامة من مريم امر عيسىٰ عليه السّلام ومن صاحب سلميان عليه السّلام......وبعدثبوت الوقوع لا حاجة الى اثبات الجواز(نبراس/٢٩٦)

اولیاء کرام کی جو کرامات دلائل ظنیہ سے ثابت ہیں، انہیں تسلیم کرنا بھی ضروری ہے، ایسی کرامات کا انکار ضلالت وگمراہی ہے۔(۱)

شعبدہ بازی

۱۱:...... وہ خرق عادت کام جو کسی کافر، منافق، یا فاسق وفاجر یا کسی غیر متبع سنت شخص کے ہاتھوں ظاہر ہو، ہرگز ہرگز کرامت نہیں۔ یا تو وہ استدراج ہے، یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے یا شعبدہ بازی ہے۔(۲)

۱۲:...... شعبدہ بازی چند مخفی اسباب کی بناء پر کی جاتی ہے، جن کی شعبدہ باز نے مشق کر رکھی ہوتی ہے۔ وہ اسباب ایسے ضعیف اور واہی ہوتے ہیں کہ شعبدہ باز حقیقت میں کوئی کام مکمل نہیں کرسکتا۔(۳)

۱۳:...... شعبدہ باز، کسی نبی کے معجزہ یا کسی ولی کی کرامت کا ہرگز مقابلہ نہیں کرسکتا۔

۱۔ لان خبرالواحد محتمل لا محالة ولا يقين مع الاحتمال ومن انكر هذا فقد سفه نفسه واضل عقله (كشف الا سرار شرح اصول بزدوی: ۳/۶۹۴)

۲۔ ممالايكون مقرونا بالايمان والعمل الصالح يكون استدراجا سواء صدرعن كافر اوعن مومن فاسق و ممايجب ان يعلم ان من واظب على الرياضات الشاقة ظهرت عنه الخوارق ولو كان كافرا وهذا امتحان شديد لضعفاء المسليمن و سبب لضلا لهم و سواء اعتقاد هم بالشرائع فليحفظ المومن ايمانه عن هذه الافة وسمى استدراجالانه سبب الوصول الى النار بالتدريج(نبراس/۲۹۶)، اقسام الخوارق......خامسها الاستدراج للكافر والفاسق المجاهر على وفق غرضه سمى به لانه يوصله بالتدريج الى النار(نبراس/۲۷۲)، واعلم ان فرق العوائد يكون على وجوه كثيرة وليس مراد ناهنا الاخرق العادة من ثبتت استقامة على الشرع المحمدى والا فهومكرو استدراج من حيث لا يشعرصاحبه(اليواقيت والجواهر: ۱/۲۱۶)

۳۔ ان من الخوارق مايكون عن قوى نفسية و ذلك ان اجرام العالم تنفعل للهمم النفسية هكذاجعل الله الامرفيها وقدتكون ايضاعن حيل طبيعة معلومة كالقلفطيريات ونحوها و بابها معلوم عندالعلماء وقد يكون عن نظم حروف بطوالع و ذلك لاهل الرصد وقديكون باسماء يتلفظ بهاذاكرها فيظهر عنها ذلك الفعل المسمى خرق عادة فى ناظر عين المرائين لافى نفس الامر(اليواقيت والجواهر: ۱/۲۱۶)

۱۴:...... شعبدہ بازی ایک اختیاری فن ہے، جو اسباب اختیار کر کے ہر وقت دکھلایا جاسکتا ہے۔ گویا شعبدہ، شعبدہ باز کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے دکھلا دے، برخلاف معجزہ وکرامت کے کہ یہ نبی اور ولی کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتے کہ جب چاہیں معجزہ یا کرامت ظاہر کردیں۔(۱)

۱۔ واما الفرق بین المعجزة والشعبذة فهو ان المعجزة يظهر ها النبى على رؤس الا شهاد وعظماء بلاد والشعبذة انما يروج امر ها على الصغارو ضعفاء العقول و جهلة الناس(اليواقيت والجواهر: ۱/۲۱۹، ۲۲۰)، لان المعجزة هى التى تظهر وقت الدعوى بخلاف الكرامة فان صاحبها لا يتحدى بهاولواظهرها وقت الدعوى كانت شعبذه (اليواقيت والجواهر: ۲/۳۶۶)، فان معجزات الانبياء عليهم السّلام هى على حقا ئقها وبواطنها كظواهرها......ولوجهدالخلق كلهم على مضاهاتها ومقابلتها بامثا لهاظهر عجزهم عنها لكونها ممالا مدخل للكسب والتعليم و التعلم فيهاو مخاريق السحرة مبناها على اعمال مخصوصة متى شاء من شاء ان يتعلمها بلغ فيه مبلغ غيره وياتى بمثل ما اظهره سواه(احكام القرآن للجصاص: ۱/۴۹)

جنات

۱:...... جن، اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک قدیم مخلوق ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی پیدائش سے بہت پہلے آگ سے بنایا تھا۔(۱)

۲:...... انسانوں سے پہلے زمین پر جنات آباد تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت ارضی کا اعزاز انسان کو عطا فرمایا۔(۲)

۳:...... جنات اب بھی موجود ہیں، اور زمین کے مختلف حصوں میں آباد ہیں۔ جنات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ انسانوں کو نظر نہیں آتے، جیسے فرشتے انسانوں کو نظر نہیں آتے۔(۳)

۴:...... جنوں کی اپنی کوئی شکل نہیں، وہ نظر نہ آنے والی ایک لطیف مخلوق ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنات کو اختیار دیا ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں، عام طور پر جنات سانپ، بلی اور کتے کی شکل اختیار کرتے ہیں۔(۴)

۱ـ والجان خلقناه من قبل من نارالسموم (الحجر/۲۷)

۲ـ والجان خلقناه من قبل من نارالسموم(الحجر/۲۷)، واذقال ربك للملائكةانى جاعل فى الارض خليفة (البقره/ ۳۰) ليس ابليس بأب للجان فانّ الجان كانوا قبله وانما هواول من عصىٰ (اليواقيت و الجواهر: ۱/ ۳٦)، ليس ابليس بأب للجان والجان خلق بين الملائكة والبشر الذى هوالانسان (اليواقيت والجواهر: ۱/ ۱٤٤)

۳ـ انه يرٰكم هووقبيله من حيث لاترونهم (الاعراف/۲۷)
هوالذى جعل الجان يسترعن اعين الناس فلا تدركهم الابصار الا متجسدين (اليواقيت والجواهر: ۱/ ۱٤٤)

٤ـ عن ابى ثعلبة رضى الله عنه قال قال النبى صلى الله عليه وسلم الجن ثلاثة اصناف فصنف لهم اجنحة يطيرون بهافى الهواء وصنف حيات وكلاب و صنف يحلون و يظعنون (مستدرك حاكم: ۲/ ٤٥٦، ٤/ ۱۳۸۸)، وهم اجسادلطاف كالريح (اليواقيت والجواهر: ۱/ ۱۳٦)، معناه والله اعلم من حيث لاترونهم فى الصورة التى خلقهم الله عليها وامارويتهم اذا تشكلوافى غير صدرهم من كلب وهر فلامنع بل هوواقع كثيرا(اليواقيت والجواهر: ۱/ ۱۳٥)، وقد اقدرالله تعالىٰ الجن على ان يظهر وافى اى صور شاؤاكما اقدرناان نظهر فى اى لباس شئنا......وانما يتشكل بصورة الرجل بواسطة الهواء المتكاثف لان الهواء اذاتكاثف امكن ادراكه كالسراب (اليواقيت والجواهر: ۱/ ۱۳٥)

۵:...... مجموعی لحاظ سے جن، انسان سے زیادہ طاقتور نہیں، صرف اتنا ہے کہ وہ نظر نہیں آتا، لمبی لمبی مسافت بہت جلد قطع کر لیتا ہے اور انسانی جسم میں حلول کر سکتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔(۱)

۶:...... جنات کی عمریں انسانوں کی نسبت بہت زیاد لمبی ہوتی ہیں، کئی کئی سو سال ان کی عمریں ہوتی ہیں۔(۲)

۷:...... انسانوں کی طرح جنات بھی عقل و شعور کے مالک ہیں اور مکلف یعنی احکاماتِ خداوندی کے پابند ہیں۔(۳)

۸:...... انسانوں کی طرح جنات میں بھی ہر طرح کے فرقے اور گروہ ہیں، ان میں بھی مسلمان اور کافر، نیک اور بد ہیں۔(۴)

۹:...... جنات میں بھی دیگر مخلوقات کی طرح نر و مادہ ہیں اور ان میں بھی باقاعدہ توالد و تناسل کا سلسلہ ہے۔(۵)

۱۔ ان شياطين الجن ليس لهم سلطان الا على باطن الانسان بخلاف شياطين الإنس لهم سلطان على ظاهر الانسان و باطنه وان وقع من شياطين الجن وسوسة واعزاء للناس في ظاهرهم فانماذلك بحكم النيابة لشياطين الانس فانهم هم الذين يدخلون الاراء على شياطين الانس (اليواقيت والجواهر: ۱ /۱۳۷)، وهم اجساد لطاف كالريح يدخلون اجواف بني آدم......وفي الحديث ان الشيطان ليجرى من ابن آدم مجرى الدم۔ (اليواقيت والجواهر: ۱/۱۳۶)

۲۔ ان الجن يموتون قرنا بعد قرن (تفسير طبرى: ۸/۶۲)

۳۔ يامعشر الجن والانس الم ياتكم رسل منكم يقصون عليكم آيات ربكم وينذرونكم لقاء يومكم هذا (الانعام: ۱۳۰)، ثالثها ان يعلم القوم ان الجن مكلفون كالانس

(تفسير كبير: ۱۰/۶۶۵)

٤۔ وانا منا الصلحون ومنا دون ذلك كنا طرائق قددا(الجن/۱۱)، قال سعيد بن المسيب معنى الاية كنا المسلمين و يهودا ونصارى و مجوسا۔ وقال الحسن الجن امثالكم فمنهم قدرية و مرجئة ورافضة و شيعة(حاشيه شيخ زاده: ۸ /۳۶۳)، ولهم نسبة الى شياطين بالظلمة الدخانية ولذلك كان منهم المطيع العاصي المومن والكافر (اليواقيت والجواهر: ۱/۱۳٤)

۵۔ افتتخذونه و ذريته اولياء من دوني وهم لكم عدو بئس للظلمين بدلا (الكهف/۵۰)، وهم من الخلق الناطق ياكلون ويتناكحون ويتناسلون (اليواقيت والجواهر ۱/۱۳٤)

۱۰:...... جنات میں شریر لوگوں کا نام شیاطین ہے، قرآن کریم میں اسی قسم کے جنات کو شیاطین کہا گیا ہے۔(۱)

۱۱:...... جنات بھی دیگر مخلوقات کی طرح کھانے پینے کے محتاج ہوتے ہیں، بعض احادیث میں ہڈی وغیرہ کو جنات کی خوراک بتلایا گیا ہے۔(۲)

۱۲:...... حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے پیشتر جنات آسمانی خبریں سننے کے لئے اوپر چلے جایا کرتے تھے، اور اس میں اپنی طرف سے سو سو جھوٹ ملا کر کاہنوں کو بتلایا کرتے تھے، آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد یہ سلسلہ بند ہوگیا۔ اب اگر کوئی جن آسمانی خبریں سننے کے لئے اوپر جاتا ہے تو شہابِ ثاقب کا انگارہ پھینک کر اس کو بھگا دیا جاتا ہے۔(۳)

۱۳:...... زمانۂ جاہلیت میں لوگ جنات کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ رات کسی جنگل میں آجاتی تو ''اعوذ بعظیم ھذا الوادی من الجن'' وغیرہ الفاظ کہتے، اس عمل سے جنات اپنے آپ کو بہت بڑا اور انسان سے افضل سمجھنے لگے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے اس طریقِ بد کا خاتمہ ہوا، بندوں کو صرف اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا۔(۴)

۱۔ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم (الانعام/۱۲۱)، والکدرۃ الشریرۃ السیئۃ ھی المسماۃ بالشیاطین والمادرین (حاشیہ شیخ زادہ:۸/۳۵۵)، کان ابلیس اوّل الاشقیاء من الجن ولذلک قال تعالیٰ الا ابلیس کان من الجن ای من ھذا الصنف المخلوقین الاشقیاء(الیواقیت والجواھر: ۱/۱۳۸)

۲۔ عن عبد اللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال قدم وفد الجن علی النبی ﷺ فقالوا یا محمد انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حمۃ فان اللّٰہ عز وجل جعل لنا فیھا رزقا قال فنھی النبی ﷺ عن ذلک (سنن ابو داؤد: ۱/۱۷)، قال النبی ﷺ فلا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ طعام اخوانکم الجن (جامع ترمذی: ۱/۱۰۰)

۳۔ وانا کنا نقعدمنھا مقاعد للسمع فمن یستمع الان یجدلہ شھابارصدا(الجن: ۹)، ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلناھا رجوما للشیاطین (الملک/۵)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:تفسیر کبیر: ۱۰/۶۷۰

۴۔ وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا(الجن /۶)، فیہ قولان اول: وھو قول جمھور المفسرین ان الرجل فی الجاھلیۃ اذا سافر فامسی فی قفرمن الارض قال: اعوذ بسید ھذا الوادی اوبعزیز ھذا المکان من شر سفھاء قوحد فیبیت فی جوار منھم حتیٰ یعبدہ(تفسیر کبیر: ۱۰/۶۶۷،۶۶۸)

۱۴:...... بعض جنات کو شرفِ صحابیت بھی حاصل ہے۔ ''نصیبین'' کے بعض جنات نے رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست قرآن کریم سننے کا شرف بھی حاصل کیا ہے۔ (۱)

۱۵:...... نیک اور فرمانبردار جن جنت میں جائیں گے، کافر اور نافرمان جن جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ (۲)

۱۶:...... شیطان بھی درحقیقت جنوں میں سے ہے۔ کثرتِ عبادت کے سبب فرشتوں کے ساتھ رہنے لگا، آدم علیہ السّلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے ملعون و مردود قرار دیا گیا، قیامت تک اسے لوگوں کو بہکانے اور غلط راہ پر لگانے کی مہلت دی گئی، قیامت کے دن اسے اور اس کے متبعین کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (۳)

۱۷:...... جنات کا وجود قرآن وحدیث کے قطعی دلائل سے ثابت ہے، لہٰذا ان کے وجود کو تسلیم کرنا فرض ہے۔ جو شخص جنات کا انکار کرتا ہے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (۴)

۱۔ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا(الجن / ۱)، الدلیل علی ذلک قولہ تعالیٰ واذصرفنا الیك نفرامن الجن یستمعون القرآن و کانوا تسعة من جن نصیبین وقد کان ﷺ راھم ببطن النخلة قد اتوا من شعب الحجون (الیواقیت والجواھر: ۱ / ۱۳۶)

۲۔ وانا منا الصلحون ومنا دون ذلك کنا طرائق قددا، وانا ظننا ان لن نعجز اللّٰہ فی الارض ولن نعجزہ ھربا وانا لما سمعنا الھدی امنابہ فمن یومن بربہ فلا یخاف بخسا ولا رھقا وانا منا المسلمون ومنا القسطون فمن اسلم فاولئك تحرّوا رشدا۔ واما القسطون فکانوا الجھنم حطبا (الجن/ ۱۱تا۱۵)، فماالدلیل علی دخول الجن الجنة فالجواب قد سئل عن ذلك ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما فمکث سبعة ایام حتیٰ اطلع علی قولہ تعالیٰ لم یطمثھن یعنی الحور انس فقال ھذا دلیل علی ان الجن یدخلون الجنة (الیواقیت والجواھر: ۱ / ۱۳۶)، الجن مخلوقین من النار فکیف یکونون حطبا للنار الجواب انھم وان خلقوا من النار لکنھم تغیروا عن تلك الکیفیة وصاروا لحما ودما ھکذا قیل وھھنا آخر کلام الحسن

(تفسیر کبیر: ۱۰ / ۶۷۱)

۳۔ واذ قلنا للملائکة اسجدوا الادم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امرربہ افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی وھم لکم عدو بئس للظلمین بدلا (الکھف/ ۵۰)، لاملئن جھنم منك وممن تبعك منھم اجمعین (ص / ۸۵)

٤۔ ووجود الجن والشیاطین والملائکة ثابت بالشرع وانکرہ الفلاسفة (تفسیر مظھری: ۱۰/ ۷۹)، المبحث الثالث والعشرون فی اثبات وجود الجن ووجوب الایمان بھم و ذلك لاجماع اھل السنة سلفا وخلفا علی اثباتھم مع نطق القرآن وجمیع الکتب المنزلة بھم (الیواقیت والجواھر: ۱ / ۱۳٤)

جادو

ا:...... جادو کو عربی میں سحر کہتے ہیں۔ سحر کا معنی ہے، ہر وہ اثر جس کا سبب تو ہو مگر ظاہر نہ ہو بلکہ مخفی ہو، اور اصطلاحِ شرع میں سحر ایسے عجیب و غریب کام کو کہا جاتا ہے، جس کے لئے جنات و شیاطین کو خوش کر کے ان سے مدد حاصل کی گئی ہو۔(۱)

۲:...... جادو میں جنات کو راضی کرنے کی مختلف صورتیں ہیں:

ا۔ ایسے منتر پڑھے جاتے ہیں جن میں کفریہ و شرکیہ کلمات ہوتے ہیں اور شیاطین کی تعریف و مدح ہوتی ہے۔

ب۔ ستاروں کی پرستش اور عبادت کی جاتی ہے جس سے شیاطین خوش ہوتے ہیں۔

ج۔ ایسے اعمال بد کا ارتکاب کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوتے ہیں، مگر شیاطین ان سے خوش ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی کو ناحق قتل کر کے اس کے خون سے تعویذ لکھنا، مسلسل جنابت و ناپاکی کی حالت میں رہنا، جادوگر عورت کا حیض کے زمانہ میں جادو کرنا، طہارت و صفائی سے اجتناب کرنا وغیرہ۔

جادوگر جب ایسے کام کرتا ہے تو خبیث شیاطین خوش ہوتے ہیں اور اس کا کام کر دیتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ جادوگر کے کسی کرتب سے ایسا ہو گیا جبکہ شیاطین کی مدد سے وہ کام ہوتا ہے۔(۲)

۳:...... جنات و شیاطین جس طرح جادوگروں کے اعمالِ بد کی وجہ سے ان کی مدد کرتے ہیں اور ان کے کام بنا دیتے ہیں، اسی طرح فرشتے نیک لوگوں کے تقویٰ، طہارت، پاکیزگی، نیک

۱۔ (ولاالسحر)، فی الاصل مصدر سحر یسحر بفتح العین فیھما اذا ابدی مایدق ویخفی وھومن المصادر الشاذة، یستعمل بما لطف وخفی سببه المرادبه امر غریب یشبه الخارق۔ ولیس به اذیجری فیه التعلم ویستعان فی تحصیله بالتقرب الی الشیطان (روح المعانی: ۳۳۸/۱)

۲۔ ویستعان فی تحصیله بالتقرب الی الشیطان بارتکاب القبائح قولا کالرقی التی فیھا الفاظ الشرك ومدح الشیطان وتسخیره، وعملا کعبادة الکواکب، والتزام الجنایذ و سائرالفسوق، واعتقادا کاستحسان مایوجب التقرب الیه و محبته ایاه وذلك لا ینتسب الا بمن یناسبه فی الشرارة وخبث النفس (روح المعانی: ۳۳۸/۱)

اعمال کے کرنے اور غلط اعمال سے بچنے کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی مدد کرتے ہیں اور ان کے کام بنادیتے ہیں۔(۱)

۴:...... جادو سے بسا اوقات ایک چیز کی حقیقت ہی تبدیل ہو جاتی ہے، مثلاً انسان کو پتھر یا گدھا بنادیا جائے، بسا اوقات صرف نظر بندی ہوتی ہے کہ جادوگر لوگوں کی آنکھوں پر ایسا اثر ڈالتا ہے جس سے وہ ایک غیر موجود چیز کو موجود اور حقیقت سمجھنے لگتے ہیں۔ اور بسا اوقات قوتِ خیالیہ کے ذریعہ لوگوں کے دماغ پر اثر ڈالا جاتا ہے جس سے وہ ایک غیر محسوس چیز کو محسوس خیال کرتے ہیں۔(۲)

۵:...... جادو اور نظر برحق ہے۔ اسباب کے درجہ میں اس سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ جادو سے صحت مند انسان بیمار ہوسکتا ہے، جادو انسان کے دل پر اثر انداز ہو کر اس کے قلبی رجحانات کو تبدیل کرسکتا ہے حتیٰ کہ جادو کے ذریعہ کسی کو قتل بھی کیا جاسکتا ہے۔(۳)

۶:...... جادو کے بعض کلمات میں بھی تاثیر ہوتی ہے، بسا اوقات صرف جادو کے کلمات سے آدمی بیمار ہوسکتا ہے۔ علامہ بغوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ کچھ لوگ جادو کے کلمات سے مر بھی گئے تھے۔ جادو کے بعض کلمات ان عوارض اور بیماریوں کی طرح ہیں جو انسانی بدن میں اثر انداز ہوتے ہیں۔(۴)

۱۔ فان التناسب شرط التضام والتعاون فكما ان الملائكة لا تعاون الا اخيار الناس المشبهين بهم في المواظبة على العبادة والتقرب الى الله تعالىٰ بالقول والفعل كذلك الشياطين لا تعاون الاالاشرار المشبهين في الخباثة والنجاسة قولا و فعلا واعتقاداً (روح المعانی: ۳۳۸/۱)

۲۔ والسحر وجوده حقيقة عند اهل السنة وعليه اكثر الامم ولكن العمل به كفر حكى عن الشافعي رحمه الله أنه قال: السحر يخيل ويمرض و قد يقتل، حتى أوجب القصاص على من قتل به، فهو من عمل الشيطان يتلقاه الساحر منه بتعليمه اياه، فاذا تلقاه منه بتعليمه اياه استعمله في غيره...... وقيل انه يوثر في قلب الاعيان فيجعل الآدمي على صورة الحمار ويجعل الحمار على صورة الكلب۔ (تفسير بغوى: ۹۹/۱) والجمهور على ان له حقيقة وانه قد يبلغ الساحر الى حيث يظهر في الهواء ويمشى على الماء ويقتل النفس و يقلب الانسان حمارا والفاعل الحقيقي في كل ذلك هو الله تعالىٰ۔ (روح المعانی: ۲۳۹/۱)

۳۔ والصحيح ان السحر عبارة عن التمويه والتخييل، والسحر وجوده حقيقة عند اهل السنة و عليه اكثر الامم ولكن العمل به كفر، حكى عن الشافعيؒ انه قال السحر يخيل ويمرض وقديقتل (تفسير بغوى: ۹۹/۱)

۴۔ قال الله تعالىٰ (يخيل اليه من سحرهم)لكنه يوثر في الابدان بالا مراض والموت والجنون وللكلام تاثير في الطباع والنفوس، وقد يسمع انسان مايكره فيحمى و يغضب......وقدمات قوم بكلام سمعوه فهو بمنزلة العوارض والعلل التي توثرفي الابدان (تفسير بغوى: ۹۹/۱)

۷:...... جادو بھی دیگر اسباب کی طرح ایک سبب ہے، اور کوئی سبب بھی بذاتہٖ مؤثر نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اذن نہ ہو، لہٰذا جادو کا اثر بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہی ہوتا ہے۔(۱)

۸:...... جادو اور معجزہ بظاہر دونوں خرق عادت معلوم ہوتے ہیں، مگر ان میں ایک واضح فرق یہ ہے کہ معجزہ نبی کے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے اور جادو غیر نبی کے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جادو اسباب کے ماتحت ہوتا ہے، صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ اسباب خفیہ ہوتے ہیں اور معجزہ تحت الاسباب نہیں ہوتا بلکہ اسباب کے بغیر وہ براہِ راست حق جل شانہٗ کا اپنا فعل ہوتا ہے۔

جیسے فرمایا، وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ○

اور نمرود کی آگ کو فرمایا، يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ ○

تیسرا فرق یہ ہے کہ معجزہ ایسے لوگوں سے ظاہر ہوتا ہے جو مقام نبوت پر فائز ہوتے ہیں اور جن کے تقویٰ، طہارت اور اعمال صالحہ کا سب مشاہدہ کرتے ہیں، اور جادو کا اثر ان لوگوں سے ظاہر ہوتا ہے جو گندے، ناپاک اور غلط کار ہوتے ہیں، اللہ کے ذکر اور اس کی عبادت سے دور رہتے ہیں۔ چوتھا فرق یہ ہے کہ معجزہ تحدی اور چیلنج کے ساتھ ہوتا ہے کہ نبی معجزہ میں جو چیز پیش کرتا ہے، اس کے مقابلہ میں اس جیسی چیز پیش کرنے کا چیلنج بھی کرتا ہے، جادوگر میں تحدی اور چیلنج کی ہمت نہیں ہوتی، وہ مقابلہ سے ڈرتا ہے۔(۲)

۱۔ وماهم بضارين به من احد الا باذن الله ويتعلمون مايضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ماله في الآخرة من خلاق (البقره/۱۰۲)، فانه هو الخالق وانما الساحر فاعل و كاسب وفيه اشعار بانه ثابت حقيقية ليس مجرد اراءة وتمويه، وبان المؤثر والخالق هو الله وحده (شرح المقاصد: ۳/۳۲۳)

۲۔ (الانفال/۱۷، الانبياء/۶۹)، كذلك الشياطين لا تعاون الا الاشرار المشبهين بهم في الخباثة والنجاسة قولا و فعلا واعتقادا وبهذا يتميز الساحر عن النبي والولي......فسره الجمهور بانه خارق للعادة يظهر من نفس شريرة بمباشرة اعمال مخصوصة......ولم تجر سنته بتمكين الساحر من فلق البحر واحياء الموتى وانطاق العجماء وغير ذلك من آيات الرسل ومن المحققين من فرق بين السحر والمعجزة باقتران المعجزة بالتحدى بخلافه فانه لا يمكن ظهوره على يد مدعي نبوة كاذبا كما جرت به عادة الله المستمرة صونا فهذا المنصب الجليل عن ان يتسور حماه الكذابون (روح المعاني: ۱/۳۳۸، ۳۳۹)، اظهار امر خارق للعادة من نفس شريرة خبيثة بمباشرة اعمال مخصوصة يجري فيها التعلم والتلمذ، وبهذين الاعتبارين يفارق المعجزة والكرامة (بقیہ اگلے صفحے پر)

۹:...... جادو اور کرامت میں یہ فرق ہے کہ جادو گندے اور غلط کار قسم کے لوگوں سے ظاہر ہوتا ہے اور کرامت صرف نیک اور اولیاء اللہ سے ظاہر ہوتی ہے۔(۱)

۱۰:...... جادوگر اگر نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کا جادو نہیں چلتا، دعویٰ نبوت کے بغیر جادوگر کا جادو چل جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی جادوگر کو یہ طاقت نہیں دی کہ وہ انبیاء کرام علیہم السّلام کے معجزات جیسے کام جادو کے ذریعے کر سکے۔(۲)

۱۱:...... نبی پر بھی جادو ہوسکتا ہے اور نبی بھی جادو سے متاثر ہوسکتا ہے، اس لئے کہ جادو اسباب خفیہ کا اثر ہوتا ہے اور اثراتِ اسباب سے متاثر ہونا شانِ نبوت کے خلاف نہیں۔ نبی کریم ﷺ پر یہودیوں کا جادو کرنا، اور آپ ﷺ پر اس کا اثر ظاہر ہونا اور بذریعہ وحی اس جادو کا پتہ چلنا اور اس کو زائل کرنے کا طریقہ بتلایا جانا صحیح احادیث سے ثابت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا جادو سے متاثر ہونا اور ڈرنا خود قرآن کریم میں موجود ہے۔(۳)

(گذشتہ سے پیوستہ) وبانه لا يكون بحسب اقتراح المقترحين، وبانه يختص ببعض الازمنة او الامكنة او الشرائط، وبانه قد يتصدى بمعارضته، ويبذل الجهد في الاتيان بمثله، وبان صاحبه ربما يعلق بالفسق، ويتصف بالرجس في الظاهر والباطن......الى غير ذلك من وجوه المفارقة(شرح المقاصد: ۳/۳۳۲)

۱۔ كذلك الشياطين لا تعاون الا الا شرار المشبهين بهم في الخباثة النجاسة قولا و فعلا واعتقادا، وبهذا يتميز الساحر عن النبي والولي(روح المعاني: ۱/۳۳۹)، وباى طريق يتميز اصحاب الكرامات من السحرة الكفار ولذاثبت ان السحر لا يثبت الا من كل مشرك خبيث في نفسه شرير في طبعه متدنس في بدنه(حاشيه شيخ زاده ۲/۱۹۱)

۲۔ ومن المحققين من فرق بين السحر والمعجزة باقتران المعجزة بالتحدى بخلافه فانه لا يمكن ظهوره على يد مدعى نبوة كاذبا كما جرت به عادة الله المستمرة صونا لهذاالمنصب الجليل عن ان يتسورحماه الكذابون(روح المعاني: ۱/۳۳۹)، فان لقائل ان يقول ان الانسان لوادعى النبوة وكان كاذبافي دعواه فانه لا يجوز من الله تعالىٰ اظهارهذه الاشياء على يده لئلايحصل التلبيس (تفسير كبير: ۱/۶۲۷)، انه تعالىٰ لا يصدق الكاذب في دعوىٰ الرسالة باظهار هذه الخوارق في يده لئلا يلتبس المحق بالمبطل والكاذب بالصادق(حاشيه شيخ زاده: ۲/۱۹۵)

۳۔ يخيل اليه من سحر هم أنها تسعى فأو جس في نفسه خيفة موسىٰ قلنا لاتخف انك انت الاعلىٰ۔ (طه/۶۶تا۶۸)

لما جاء في الصحيح عن عائشه رضى الله عنها حديث طويل في ذكر سحر رسول صلى الله عليه وسلم۔ (صحيح بخارى: ۲/۸۵۸)

۱۲:...... جادو میں اگر کوئی شرکیہ یا کفریہ قول یا عمل اختیار کیا گیا ہو، مثلاً جنات وشیاطین سے مدد مانگنا اوران کو مدد کے لئے پکارنا یا ان کو سجدہ کرنا، یا ستاروں کو مؤثر بالذات ماننا وغیرہ، تو ایسا جادو کفر وشرک ہے اور ایسا جادوگر بلاشبہ کافر ہے۔

۱۳:...... اگر تعویذ گنڈے وغیرہ میں بھی جنات وشیاطین سے مدد طلب کی جاتی ہو اوران کو پکارا جاتا ہو تو یہ بھی شرک ہے۔(۱)

۱۴:...... جادو اور تعویذ گنڈوں میں استعمال کیے جانے والے کلمات اگر مشتبہ قسم کے ہوں اوران کے معانی معلوم نہ ہوں تو احتمالِ استمداد کی بناء پر یہ بھی حرام ہے۔(۲)

۱۵:...... تعویذ گنڈے میں اگر جائز اُمور سے کام لیا جاتا ہو مگر مقصد ناجائز ہو تو بھی حرام ہے۔(۳)

۱۶:...... جائز مقصد کے لئے اور جائز اُمور کے ساتھ اگر عملیات اور تعویذ گنڈے کا کام کیا جاتا ہو تو جائز ہے۔(۴)

۱۔ واتفقوا کلهم علی ان ما کان من جنس دعوة الکواکب السبعة او غیرها او خطابها او السجود لها و التقرب الیها بما یناسبها من اللباس و الخواتیم و البخور و نحو ذلك فانه کفر وهو من اعظم ابواب الشرك فیجب غلقه، بل سده(عقیدة طحاویه مع الشرح/۵۰۵)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:تفسیر کبیر: ۱/ ۶۱۹

۲۔ و کذلك الکلام الذی لا یعرف معناه لا یتکلم به لا مکان ان یکون فیه شرك لا یعرف(عقیده طحاویه مع الشرح /۵۰۵)

۳۔ فیتعلمون منهما مایفرقون به بین المرء و زوجه(البقره /۲/ ۱۰۲)

۴۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ اذافزع احدکم فی نومه فلیقل بسم الله اعوذ بکلمات الله التامات من غضبه و سوء عقابه، ومن شر عباده، ومن شر الشیاطین و ان یحضرون فانها لن تضره و کان عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه یعلمها ولده من بلغ من ولده ومن لم یبلغ منهم کتبها فی صك ثم علقها فی عنقه(مشکوة المصابیح: ۱/۲۱۷) ویجوز ان یکتب لمصاب وغیر من المرض شیئا من کتاب الله و ذکره بالمداد المباح ویغسل ویسقی کمانص علی ذلك احمد وغیره (فتاویٰ ابن تیمیه: ۱۹/۶۴)، وفی جواز تعلیق التمائم، وفی جواز النفث و المسح، ولکل من الطرفین اخبار وآثار، والجواز هو الارجح، والمسالة بالفقهیات اشبه والله اعلم(شرح المقاصد: ۳/۲۳۴)،
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں:فتاویٰ ابن تیمیه: ۱۹ /۶۴، ۶۵، مرقاة: ۸ /۳۱۸ تا ۳۲۱، فتح الباری: ۱۰/۱۹۵)

۱۷:...... قرآن کریم میں بابل شہر میں جن دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کے اتارے جانے اور جادو سکھانے کا ذکر ہے، وہ لوگوں کی آزمائش وامتحان کے لئے اتارے گئے تھے، وہ لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے تاکہ لوگ جادو سے باخبر ہوکر اس سے بچ سکیں، اور وہ جادو سکھانے سے پہلے اس پر عہد و پیمان بھی لیتے تھے، ان سے اس عہد و پیمان کیساتھ جادو سیکھنے کے بعد اگر کسی نے اس کو غلط استعمال کیا تو وہ ان کا اپنا فعل تھا، اگر کوئی جادو کی وجہ سے کافر یا فاسق ہوا تو وہ فرشتے اس سے بالکل بری الذمہ ہیں۔(۱)

۱۔ وما انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت وما يعلمان من احد حتىٰ يقولا انما نحن فتنة فلا تكفر(البقره: ۱۰۲)، فاعلم انه تعالىٰ شرح حالهما فقال وهذان الملكان لا يعلمان السحر الابعد التعزير الشديد من العمل به وهو قولهما(انما نحن فتنة) والمراد ههنا بالفتنة المحنة التى بها يتميز المطيع عن المعاصى(تفسير كبير: ۱/ ۶۳۲)

تقلید واجتہاد

۱:...... تقلید کہتے ہیں کہ ''ناواقف آدمی کا کسی جاننے والے پر اعتماد کر کے اس کے قول پر عمل کرنا اور دلیل کا مطالبہ نہ کرنا۔'' اس تقلید کا حکم قرآن کریم میں اور بہت سی احادیث میں موجود ہے۔(۱)

۲:...... تقلید صرف ان مسائل واحکام میں کی جاتی ہے جن کے بارے میں قرآن وسنت میں کوئی واضح حکم موجود نہیں ہوتا، یا قرآن وسنت کا مطلب سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے، یا ان کے ایک سے زائد معنی ہوتے ہیں، یا ان کے معنی میں کوئی اجمال یا ابہام ہوتا ہے، یا قرآن وسنت یا ان سے نچلے درجے کے دلائل میں تعارض ہوتا ہے، چنانچہ قرآن وسنت کے وہ احکام ومسائل جو قطعی ہیں یا ان کا حکم واضح ہے کہ ان میں کسی قسم کا کوئی اجمال وابہام یا تعارض وغیرہ نہیں، ان مسائل میں کسی امام ومجتہد کی کوئی تقلید نہیں ہوتی۔ مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی فرضیت اور زنا، چوری، ڈاکہ، قتل اور شراب نوشی وغیرہ کی حرمت میں کسی امام کی تقلید نہیں کی جاتی، ایسے احکامات کے بارے میں براہِ راست قرآن وسنت پر عمل کیا جاتا ہے کیونکہ یہ قرآن وسنت کے واضح احکامات ہیں۔(۲)

۱۔ وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون (النحل/٤٣)، التقليد اتباع الانسان غيره فيما يقول اويفعل معتقدا للحقيقة من غير نظر الى الدليل كان هذا المتبع جعل قول الغير اوفعله قلادة فى عنقه من غير مطالبة دليل
(كشاف اصطلاحات الفنون/١١٧٨)

۲۔ اذا جاء هم امر من الامن اوالخوف اذاعوا به ولوردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستبطونه منهم(النساء/٨٣)، فقد حوت هذه الاية معانى منها ان فى احكام الحوادث ماليس بمنصوص عليه بل مدلول عليه و منها ان على العلماء استنباطه والتوصل الى معرفته برده الى نظائره من المنصوص ومنها ان العامى عليه تقليد العلماء فى احكام الحوادث(احكام القرآن: ٢ / ٢١٥)، واماالاحكام فضربان احدهما مايعلم بالضرورة من دين الرسول صلى الله على وسلم كالصلوات الخمس والزكاة وصوم شهر رمضان والحج وتحريم الزنا وشرب الخمر وما اشبه ذلك فهذا لا يجوزالتقليد فيه لان الناس كلهم يشتركون فى ادراكه والعلم به فلا معنى للتقليد فيه، وضرب لا يعلم الا بالنظر والاستدلال كفروع العبادات والمعاملات والمناكحات وغير ذلك من الاحكام فهذا يسوغ فيه التقليد بدليل قوله تعالىٰ فاسئلوا اهل الذكران كنتم لا تعلمون(الفقيه والمتفقه: ٢/١٢٨تا١٣١بحواله مجموعه مقالات: ١/١٢٥)

۳:...... تقلید صرف اس غرض کے لئے کی جاتی ہے کہ قرآن وسنت سے جو مختلف المعانی احکام ثابت ہو رہے ہیں، ان میں سے کوئی ایک معنی متعین کرنے کے لئے اپنی ذاتی رائے استعمال کرنے کی بجائے سلف میں سے کسی صالح مجتہد کی رائے اور فہم پر اعتماد کیا جائے۔ ظاہر ہے یہ دوسری صورت انتہائی محتاط اور صواب ہے، کیونکہ آئمہ مجتہدین متقدمین کے پاس جو علم وفہم، تقویٰ وللٰہیت، حافظہ وذکاوت، دین ودیانت اور قربِ عہدِ رسالت جیسے اوصاف تھے، بعد کے لوگوں میں اور بالخصوص آج کے لوگوں میں ویسے اوصاف نہیں ہیں، چنانچہ جو اعتماد آئمہ مجتہدین پر کیا جا سکتا ہے، بعد کے لوگوں پر نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی آدمی اپنے اوپر ویسا اعتماد کر سکتا ہے۔(۱)

۴:...... تقلید سے قرآن وسنت ہی کی پیروی اور اتباع مقصود ہوتی ہے۔ تقلید میں مجتہد کی حیثیت صرف شارح کی ہوتی ہے کہ مقلد اس کی تشریح وتعبیر پر اعتماد کرتا ہے نہ کہ مجتہد کو بذاتِ خود واجب الاطاعت سمجھ کر اس کی اطاعت کرتا ہے، کیونکہ واجب الاطاعت ذات صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے۔ رسول ﷺ کی اطاعت بھی اس لئے واجب ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے قول وفعل سے احکامِ الٰہی کی ترجمانی فرمائی ہے۔(۲)

۱۔ فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون(النحل/۴۳)، ان من الناس من جوز التقليد للمجتهد لهذه الاية فقال لما يكن احد المجتهدين عالما وجب عليه الرجوع الى المجتهد العالم......فان لم يجب فلا اقل من الجواز(تفسير كبير: ۱۹/۱۹)، ولم يختلف العلماء ان العامة عليها تقليد علماء هم وانهم مرادون بقول الله عزوجل فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔ واجمعوا على ان الاعمى لا بدله من تقليد غيره ممن يثق بميزه بالقبلة اذا اشكلت عليه كذلك من لا علم له ولا بصر بمعنى مايدين به لا بدله من تقليد عالمه

(جامع بيان العلم و فضله: ۲/۲۲۸)

۲۔ ياايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم(النساء/۵۹)

ووجه تخصيص المجتهدين انه جاء فى الاية الثانية ولوردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم ففسر اولى الامر باهل الاستنباط وهم المجتهدون(احكام القرآن: ۲/۲۵۶)، فكذلك يجب عليك الايمان والتصديق بصحة مااستنبطه المجتهدون...... كلها مقتبسة من شعاع نور الشريعة التى هى الاصل (وايضاح ذلك)ان نور الشريعة المطهرة هوالنور الوضح ولكن كلما قرب الشخص منه يجده أضوأ من غيره وكلما بعد عنه فى سلسلة التقليد يجده اقل نورابالنسبة لماهو اقرب من عين الشريعة(اليواقيت والجواهر: ۲/۹۴)

۵:...... تقلید صرف مسائل شرعیہ فرعیہ میں ہوتی ہے، چنانچہ جو احکام شریعت تواتر و بداہت سے ثابت ہیں، ان میں تقلید نہیں ہوتی، دین کے بنیادی عقائد میں تقلید نہیں ہوتی، قرآن وسنت کی نصوص قطعی الدلالۃ غیر معارضہ میں بھی تقلید نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔(۱)

۶:...... آئمہ مجتہدین کو شارع، معصوم اور انبیاء کرام علیہم السّلام کی طرح خطاؤں سے پاک سمجھنا قطعی طور پر غلط ہے۔ وہ شارع، معصوم اور خطاؤں سے پاک نہیں ہیں، ان کے ہر اجتہاد میں احتمالِ خطاء موجود ہے، لیکن انہیں خطاء پر بھی اجر ملتا ہے اور وہ اجرِ اجتہاد ہے۔ خطاء نہ ہو تو دو اجر ملتے ہیں، ایک اجرِ اجتہاد، دوسرا اجرِ صواب۔(۲)

۷:...... مجتہد کے لئے کسی کی تقلید جائز نہیں، اس پر واجب ہے کہ اپنے اجتہاد پر عمل کرے۔(۳)

۸:...... عوام کے لئے تقلید ضروری اور واجب ہے، کیونکہ ان میں اتنی استعداد و صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ براہِ راست قرآن وسنت کو سمجھ سکیں، متعارض دلائل میں تطبیق یا ترجیح کا فیصلہ کرسکیں، لہٰذا ان پر لازم ہے کہ کسی مجتہد کا دامن پکڑیں، اور اس کے بیان کردہ مسائل و احکام پر عمل کریں۔(۴)

۱۔ و کلامنا فیما لم یکن فیه نص عن الشارع اماما فیه نص فلا یدخله الاجتهاد ابدا کما اذا نص الشارع علی تحریم شی أو وجوبه أو استحبابه أو کراهیة فلا سبیل لاحد الی مخالفة انما هو السمع و الطاعة و التسلیم(الیواقیت و الجواهر: ۲/۹۹)، و اما الاحکام فضربان احدهما مایعلم بالضرورة من دین الرسول ﷺ کاالصلوات الخمس......لا یجوز التقلید فیه لان الناس کلهم یشترکون فی ادراکه و العلم به فلا معنی للتقلید فیه

(الفقیه و المتفقه: ۲/۱۲۸تا ۱۳٤، بحواله مجموعه مقالات: ۱/۱۲۵)

۲۔ عن عمرو بن العاص انه سمع رسول الله ﷺ قال اذا حکم الحاکم فاجتهد ثم اصاب فله اجران و اذا حکم فاجتهد ثم اخطاء فله اجر(صحیح مسلم: ۲/۷٦)، و المختار ان الحکم معین و علیه دلیل ظنی ان وجده المجتهد اصاب و ان فقده اخطاء و المجتهد غیر مکلف باصابته کما ذهب بعضهم ممن ذهب الی الاحتمالات الثلاث و ذلك لغموضه و خفائه، فلذلك کان المخطی معذورا، فلمن اصاب اجران و لمن اخطاء اجر واحد کماورد فی حدیث آخر اذا اصبت فلك عشر حسنات و ان اخطات فلك حسنة (شرح فقه اکبر/۱۳۳)

۳۔ منع الائمة عن التقلید انما هو فی حق القادر علی اخذالاحکام عن الادلة

(فتاوی ابن تیمیه: ۲/۲۰۲)

٤۔ وضرب لا یعلم الابالنظر و الاستدلال کفروع العبادات و المعاملات و المناکحات و غیر ذلك من الاحکام فهذا یسوغ فیه التقلید بدلیل قول الله تعالیٰ فاسئلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون (الفقیه و المتفقه: ۲/۱۲۸ بحواله مجموعه مقالات: ۱/۱۲۵)، ان العامی یجب علیه تقلید العلماء فی احکام الحوادث(تفسیر کبیر: ۳/۲۷۲)

۹:...... عہد صحابہؓ و تابعینؒ میں تقلید مطلق و تقلید شخصی دونوں پر عمل رہا ہے اور دونوں کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔ اس وقت تقلید کی یہ دونوں قسمیں جائز تھیں، لیکن اب تقلید مطلق جائز نہیں بلکہ تقلید شخصی ہی واجب ہے، یعنی کسی ایک متعین مجتہد ہی کی تقلید کرنا، اس لئے کہ اب اگر تقلید مطلق کو جائز قرار دیا جائے تو چونکہ تقویٰ و خدا خوفی کا وہ معیار باقی نہیں رہا جو پہلے زمانوں میں تھا، لوگ بجائے شریعت پر عمل کرنے کے اپنی خواہشات پر عمل کریں گے، جس مسئلہ میں جس امام کے قول میں آسانی دیکھیں گے اسی کو اختیار کرلیں گے، اس میں خواہشات کی اتباع ہوگی شریعت کی پیروی اور اتباع نہیں ہوگی۔ جبکہ تقلید سے مقصود شریعت کی اتباع ہے۔(۱)

۱۰:...... آئمہ مجتہدین بہت سے گزرے ہیں مگر تقلید صرف چار اماموں: امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کی کی جاتی ہے، اس لئے کہ انہی آئمہ اربعہؒ کے فقہی مذاہب مدوّن شکل میں محفوظ ہیں، اور باقی اماموں کے فقہی مذاہب نہ تو اس طرح مدوّن شکل میں محفوظ ہیں اور نہ ہی ان مذاہب کے علماء پائے جاتے ہیں کہ بوقتِ ضرورت ان کی طرف مراجعت کی جائے۔ لہٰذا آئمہ اربعہؒ میں سے ہی کسی ایک امام کی تقلید واجب ہوگی۔(۲)

۱۔ كان التقليد موجودا في عهد الصحابه و التابعين...... كانوا يعملون بالتقليد للمطلق من غير التزام لمذهب امام معين و كان التقليد الشخصي فيهم نادرا ولكن لما تغير الزمان و كثرت الاهواء و فسدت الافكار اختار العلماء الخير المجتهدين ان يلتزموا مذهب امام معين لا لانه كان حكما شرعيا بل لكف الناس عن اتباع الهوى فان الرجل العامي اذا حصلت له الحرية لصار الدين لعبة في ايدى المتلعبين...... وهذا مما لا يبيحه احد فكان حكم التقليد الشخصي سدا للذريعة لا تشريعا عالم يثبت من الصحابة و التابعين۔ (اصول الافتاء/ ١٤)، وبعد المائتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم وقل من كان لا يعتمد على مذهب مجتهدبعينه و كان هذا هوالواجب في ذلك الزمان(الانصاف/ ٥٢)، في وقت يقلدون من يفسدالنكاح وفي وقت يقلدون من يصححه بحسب الغرض والهوى ومثل هذا لايجوز(فتاوى ابن تيميه: ٢ / ٢٤٠)

۲۔ وثانيا قال رسول الله ﷺ اتبعو السواد الاعظم ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذلاربعة كان اتباعها اتباعاللسواد الاعظم(عقدالجيد مع بسلك مرواريد/٣٣)، ان هذه المذاهب الاربعة المدوّنة المحررة قد اجتمعت الامة اومن يعتدبه منها على جواز تقليد ها الى يومنا هذا وفي ذلك من المصالح مالا يخفى لا سيما في هذه الايام التى قصرت عنها الهمم جدا واشربت النفوس الهوى واعجب كل ذى راى براية (حجة الله البالغه: ١ / ١٥٤)، على هذا ما ذكر بعض المتاخرين منع تقليد غير الاربعة لا نضباط مذاهبهم وتقييد مسائلهم وتخصيص عمو مها ولم يدومثله في غير هم الان لانفراض اتباعهم وهو صحيح (التحرير في اصول الفقه/٥٥٢)

۱۱:...... برصغیر پاک وہند اور بنگلہ دیش میں چونکہ صرف فقہ حنفی ہی کے علماء پائے جاتے ہیں، لہٰذا ان ملکوں میں رہنے والوں پر فقہ حنفی کی تقلید لازم ہے۔(۱)

۱۲:...... آئمہ مجتہدین کو برا بھلا کہنا، اس تقلید شرعی کو شرکیہ تقلید کہنا، اور استعداد وصلاحیت اجتہاد نہ ہونے کے باوجود براہِ راست قرآن وحدیث پر غلط سلط عمل کرنا، ایسے اُمور ہیں جن کی وجہ سے آدمی اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہو جاتا ہے اور اہل بدعت وہوئی میں داخل ہو جاتا ہے۔(۲)

۱۳:...... اجتہاد

اجتہاد اس خاص قوت استنباط کا نام ہے، جس کے ذریعہ آدمی قرآن وحدیث کے خفیہ و دقیق احکام ومعانی اور اسرار وعلل کو انشراحِ صدر کے ساتھ حاصل کر لیتا ہے کہ عام لوگوں کی یہاں تک رسائی ممکن نہیں ہوتی۔(۳)

۱۴:...... اُمور قطعیہ واجماعیہ میں اجتہاد نہیں ہوتا، اور ایک مجتہد کا اجتہاد دوسرے مجتہد

۱۔ فان کان انسان جاهلا فی بلادالهند......وجب علیه ان یقلد بمذهب ابی حنیفة و یحرم علیه الخروج من مذهبه۔ (انصاف/ ۷۰)

۲۔ فان اهل السنة و الجماعة قد افترق بعدالقرن الثلثة او الاربعةعلی اربعة المذاهب ولم یبق فی فروع المسائل سوی هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول من یخالف کلهم وقد قال اللّٰه تعالیٰ ومن یبتغ غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی و نصله جهنم(تفسیر مظهری: ۲ / ۶۴)، فعلیکم یا معشر المؤمنین باتباع الفرقة الناجیة المسماة باهل السنة و الجماعة فان نصرة اللّٰه فی موافقتهم و خزلانه و سخطه ومقته فی مخالفته وهذه الطائفة الناجیة قداجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعةهم الحنفیون و المالکون و الشافعیون و الحنبلیون ومن کان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل البدعة و النار(طحطاوی علی الدرالمختار: ۴/ ۱۵۳)

۳۔ واذا جاء هم امرمن الامن او الخوف اذا عوابه ولوردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستبطونه منهم (النساء / ۸۳)، وفی هذه الایة دلالة علی وجوب القول بالقیاس و اجتهادالرای فی الحکام الحوادث (احکام القرآن: ۲ / ۲۶۲)، اما شرطه فانه یحوی علم الکتاب بمعانیه وعلم السنة بطرقها ومتونها ووجوه معانیها وان یعرف وجوه القیاس (کنزالوصول الی معرفة الاصول/ ۲۷۸ بحواله الکلام المفید / ۶۵)

پر حجت نہیں ہوتا۔(۱)

۱۵:...... اجتہاد کا دروازہ بند نہیں، نئے پیش آمدہ مسائل میں اجتہاد ہوسکتا ہے۔ اجتہاد کے لئے اہل اجتہاد ہونا اور ان تمام شرائط کا پایا جانا جو ایک مجتہد کے لئے ضروری ہیں، شرط ہے۔ مزید برآں اجتہاد میں انفرادیت کی بجائے اجتماعیت کی راہ اختیار کرنی چاہئے، یعنی تمام اہل اجتہاد مل کر نئے پیش آمدہ مسائل کا حل نکالیں۔(۲)

۱۶:...... آج کل اجتہاد کے نام پر اباحیت اور تحریف دین کو عام کیا جارہا ہے۔ اس قسم کی اباحیت قطعاً ناجائز ہے اور اسے ہرگز ہرگز اجتہاد کا نام نہیں دیا جاسکتا۔(۳)

۱۔ والاحکام علی ضربین عقلی و شرعی۔ فالعقلی فلا یجوز فیه التقلید کمعرفة الصانع وصفاته (الفقیه والمتفقه: ۲/۱۲۸ بحواله مجموعه مقالات: ۱/۱۲۵)، وکلامنا فیما لم یکن فیه نص عن الشارع امامافیه نص فلا یدخله الاجتهاد ابدا کمااذا نص الشارع علی تحریم شئی اووجوبه اواستحبابه او کراهیته فلا سبیل لاحد الی مخالفته (الیواقیت الجواهر: ۲/۹۹)، منع الائمة عن التقلید انما هو فی حق القادر علی اخذ الاحکام عن الادلة (فتاوی ابن تیمیه: ۲/۲۰۳)

۲۔ قال النبی ﷺ ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذالشاذة والقاصیة والناحیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامة (مشکوٰة المصابیح: ۱/۳۲)، ان الامة اجتمعت علی ان یعتمدوا علی السلف فی معرفة الشریعة فالتابعون اعتمدوا فی ذلك علی الصحابة وتبع التابعین اعتمدوا علی التابعین وهکذا فی کل طبقة اعتمدوا العلماء علی من قبلهم والعقل یدل علی حسن ذلك لان الشریعة لا یعرف الا بالنقل والاستنباط والنقل لا یستقیم الا بان یاخذ کل طبقة عمل قبلها بالا تصال (عقدالجید/۳٦)، اما شرطه فان یحوی علم الکتاب بمعانیه وعلم السنة بطرقها و متونها ووجوه معانیها وان یعرف وجوه القیاس (کنز الوصول الی معرفة الاصول: ۲۷۸ بحواله الکلام المفید/٦۵)

۳۔ قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للاربع وکذالایجوز الاتباع لمن حدث مجتهدا مخالفا لهم (تفسیرات احمدیه/۳٤٦)

تصوف وتزکیہ

۱:...... باطن کی صفائی اور باطنی گندگیوں اور کدورتوں سے پاکیزگی حاصل کرنے کا نام تصوف ہے، اسی کو تزکیۂ نفس بھی کہا جاتا ہے۔(۱)

۲:...... کامل مسلمان بننے کے لئے جس طرح عقائد اور اعمالِ ظاہرہ کی اصلاح ضروری ہے، اسی طرح اعمالِ باطنہ کی اصلاح یعنی تزکیۂ نفس بھی ضروری ہے۔(۲)

۳:...... تصوف کے بہت سے مسلک اور طریقے ہیں، ان میں چار طریقے مشہور اور مقبول ہیں؛ طریقہ نقشبندیہ، طریقہ چشتیہ، طریقہ قادریہ اور طریقہ سہروردیہ۔ ان سب طرق کا مقصد اپنے شیخ و مرشد کے ذریعے رضائے الٰہی اور قربِ خداوندی کا حصول ہے۔(۳)

۴:...... مقصد تصوف یعنی رضائے الٰہی اور قرب خداوندی کسی طریقہ میں آسانی اور جلدی سے حاصل ہو جاتا ہے اور کسی طریقہ میں ریاضت ومجاہدہ درکار رہوتا ہے۔ روحانیت کے ارتقاء میں اگرچہ ان طرق کے افکار ونظریات اور اصول ایک دوسرے سے مختلف ہیں، مگر سب کا مطلوب و

۱۔ علم التصوف: ویقال له علم الحقیقة ایضا وهو علم الطریقة ایضا ای تزکیه النفس عن الاخلاق الردیة وتصفیة القلب عن الاغراض الدینة (کشف الظنون: ۱/ ۴۱۳)

۲۔ قد افلح من تزکی (الاعلی/ ۱۴)، وذروا ظاهر الاثم وباطنه (الانعام/ ۱۲۰) ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحمکة (آل عمران/ ۱۶۴)، الطریقة سلوك طریق الشریعة والشریعة اعمال شریعة معدودة وهما والحقیقة متلازمة لان الطریق الی الله ظاهر و باطن وظاهر الطریقة و الشریعة وباطنها الحقیقة فبطون الحقیقة فی الشریعة کبطون الذبد فی لبنه لا یظفر بذبد بدون مخفه والمراد من الثلثه اقامة العبودیة علی الوجد المراد من العبد۔ (ردالمحتار: ۱/ ۴۲)،

۳۔ قال العلامة التکار پوریؒ: ان الطرق الی الله کثیره کالشاذلیة والسهروریة والقادریةالی غیر ذلك(قطب الارشاد/ ۵۴۴)، مرجع الطریق کلها الی تحصیل هیئة نفسانیة تسمی عندهم بالنسبة لا نها انتساب وارتباط بالله عزوجل بالسکینة وبالنور وحقیقتها کیفیة حالة فی نفس الناطقة من باب التشبیة بالملائکة اوالتطلع الی الجبروت(شفاء العلیل/ ۱۱۳) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: شفاء العلیل ترجمه قول الجمیل/ ۴۰، همعات/ ۱۵)

مقصود ایک ہی ہے اور وہ ہے باطن کا تزکیہ اور حق تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنا۔(۱)

۵:...... تصوف کے طرق اربعہ کا سلسلہ اپنے شیخ ومرشد سے شروع ہوتا ہے اور امت کی پاکیزہ اور نورانی ہستیوں سے ہوتا ہوا جناب نبی کریم ﷺ تک جا پہنچتا ہے۔ان طرق کے بارے میں یہ فیصلہ کرنا کہ کون سا طریقہ کامل، سہل اور حصولِ مقصد میں قریب تر ہے، ہر کسی کا کام نہیں، وہی یہ فیصلہ کرسکتا ہے جسے ان تمام طرق پر کامل عبور ہو اور جس نے ہر طریقہ کے نشیب وفراز، درجات و مقامات اور معارف واسرار کا مشاہدہ کیا ہو اور اسے بصیرت وفراست سے بھی نوازا گیا ہو۔(۲)

۶:...... تصوف، جس کا دوسرا نام تزکیۂ نفس ہے، کا حکم قرآن کریم میں دیا گیا ہے اور اسے مقاصدِ نبوت میں سے ایک اہم ترین مقصد بتلایا گیا ہے، لہٰذا اس کا انکار کرنا یا اس کو بدعت قرار دینا سراسر غلط اور گمراہی ہے۔(۳)

۱۔ فقد بان لك ان سائر آئمة الصوفية على هدى من ربهم كالآئمة المجتهدين وانه لا ينبغى لاحد ان ينكر عليهم كلامهم (اليواقيت و الجواهر: ۲/۹۳)، ولا نظن ان النسبة لا تحصل الا بهذه الا شغال بل هذه طرق لتحصيلها من غير حصر فيما وغالب الراى عندى ان الصحابةؓ والتابعين كانوا يحصلون السكينة بطرق اخرى فمنها المواظبة على الصلوات والتسبيحات فى الخلوة مع المحافظة على شريطة الخشوع والحضور (شفاء العليل/۱۱۵)

۲۔ ومعظم مادعت الى اقامته الرسل امور ثلثة تصحيح العقائد فى المبداء والمعاد......وتصحيح العمل وتصحيح الاخلاص والا حسان......والذى نفسى بيده هذا الثالث ادق المقاصد الشرعية مأخذ واعمقها محتدا بالنسبة الى سائر الشرائع وبمنزلة الروح من الجسد وبمنزلة المعنى من اللفظ و تكفل بها الصوفية رضوان الله عليهم فاهتدوا وهدوا واستسقوا وسقوا وفازوا بالسعادة القصوى وحاذو السهم الاعلى (تفهيمات الٰهيه: ۱/۱۳)، وهذا المعنى هو المتوارث عن رسول الله ﷺ من طريق مشائخنا لا شك فى ذلك واختلف الالوان واختلفت طرق تحصيلها (القول الجميل/۳۱)

۳۔ ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة (آل عمران/۱۶٤)، قد افلح من زكها وقد خاب من دسّها (الشمس/۹)، ومن تزكى فانما يتزكى لنفسه والى الله المصير (فاطر/۱۸)، قد افلح من تزكى (الاعلى/۱٤)، قال العلامة ملا على قاريؒ عن امام مالك: من تفقهه ولم يتصوف فقد تفسق ومن تصوف ولم يتفقه فقد تذندق ومن جمع بينهما فقد تحقق (مرقاة: ۱/۵۲٦)، وازالتها فرض عين ولا يمكن الا بمعرفة حدودها واسبابها وعلاماتها...... فان من لا يعرف الشريقع فيه (ردالمحتار: ۱/۳۰)، وتصحيح الاخلاص والاحسان الذين هما اصلا الدين الحنيفى الذى ارتضاه الله لعباده قال الله تبارك و تعالىٰ وما امروا الاليعبد وا الله مخلصين له الدين......انهم كانوا قبل ذلك محسنين (تفهيمات الٰهيه: ۱/۱۲)

۷:...... طرق اربعہ میں سے ہر طریق کے مشائخ ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں اور اب بھی ہیں، لہٰذا جس طریق کے معارف سے مناسبت ہو، اسے اختیار کرنا چاہئے۔ اور اس طریق کے کسی شیخ کامل سے بیعت ہونا چاہئے۔ اس بیعت کو بیعتِ طریقت کہتے ہیں۔ احادیث سے یہ بیعت ثابت ہے، لہٰذا اس بیعت سے روگردانی کرنا، اس کو بدعت کہنا یا اس بیعت کا انکار کرنا غلط ہے۔(۱)

۸:...... بیعت کے لئے ایسی شخصیت کا انتخاب کرنا چاہئے جو صحیح معنی میں ولی اللہ یعنی اللہ کا دوست ہو، متبعِ سنت اور جامع الشریعت والطریقت ہو، تاکہ مقصد بیعت حاصل ہو سکے۔ اس کے برخلاف تصوف وطریقت سے بالکل ناآشنا بدعتی قسم کے، نام کے ولی جو مختلف قسم کی بدعتوں کے مرتکب ہوں، فرائض وواجبات کی پرواہ نہ کرتے ہوں، تارکِ سنت ہوں، ان کو ولی اللہ سمجھنا یا ان سے بیعت ہونا قطعاً جائز نہیں۔(۲)

۱۔ یاایها النبی اذا جاءك المومنات یبایعنك علی ان لا یشرکن باللّٰه شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادهن ولا یاتین ببهتان یفترینه بین ایدیهن وارجلهن ولا یعصینك فی معروف فبایعهن (الممتحنه/۱۲)، عن جریر رضی اللّٰه عنه قال: بایعت رسول اللّٰه ﷺ علی اقام الصلوٰة۔ وایتاء الزکوٰة، والنصح لکل مسلم(صحیح مسلم: ۱/۵۵)، عن عبادة بن الصامت رضی اللّٰه عنه قال کنا مع رسول اللّٰه ﷺ فی مجلس فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا باللّٰه شیئا ولا تزنوا، لا تسرقوا (صحیح مسلم: ۲/۷۳)، عن عبادة بن الصامت رضی اللّٰه عنه: انی من النقباء الذین بایعوا رسول اللّٰه ﷺ وقال: بایعنا علی ان لا نشرك باللّٰه شیئا، و لا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم اللّٰه الا بالحق (صحیح مسلم: ۲/۷۳)، واما انتساب الطائفة الی شیخ معین فلا ریب ان الناس یحتاجون من یتلقون عنه الایمان والقرآن کما تلقی الصحابة ذلك عن النبی ﷺ وتلقاه عنهم التابعون وبذلك یحصل اتباع السابقین الاوّلین باحسان فکما ان المرء له من یعلمه القرآن ونحوه فکذلك له من یعلمه الدین الباطن والظاهر(فتاوی ابن تیمیه: ۱۱/۵۱۰)

۲۔ وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا......اولئك یجزون الغرفة بما صبروا ویلقون فیها تحیة وسلما(الفرقان /۶۳تا۷۵)، قال جنید البغدادی رحمة اللّٰه علیه: مذهبنا هذا مقید بالکتاب والسنة فمن لم یقرا القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی به فی مذهبنا وطریقتنا(البدایه: ۱۱/۱۱۳)، الولی هو العارف باللّٰه تعالیٰ وصفاته بحسب مایمکن......المواظب......ای الملازم علی الطاعات حتیٰ قیل ان الولی الکامل لا یترك المندوب المجتنب عن المعاصی حتیٰ انه یخرج بالکبیرة (بقیہ اگلے صفحے پر)

۹:...... بیعت سے مقصود شیخ کامل کی اتباع کر کے اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح ہے، لہٰذا صرف بیعت پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے کہ میں فلاں شیخ سے بیعت ہو گیا ہوں، بلکہ مقصد بیعت حاصل کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔ اور شیخ کی رہنمائی میں ہر وقت اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح میں لگے رہنا چاہئے۔(۱)

(گذشتہ سے پیوستہ) و اصرار الصغير عن الولاية المعرض عن الانهماك اى الاستغراق فى اللذات والشهوات (نبراس: ۲۹۵)، وكان جنيد بغدادى رحمة الله عليه يقول ايضا اذارائيتم شخصا متربعا فى الهواء فلا تلتفتوا اليه الا ان رايتموه مقيدا بالكتاب والسنة(اليواقيت والجواهر: ۲/۹۳)، يستحب عندنا اذا فرغ الانسان من تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية من الشرع ان يبايع شيخا راسخ القدم فى الشريعة زاهدا فى الدنيا راغبافى الآخرة قد قطع عقبات النفس و تمرن فى المنجيات وتبتل عن المهلكات كاملا مكملا ويضع يده فى يده (المهند على المفند/ ۲۰)

۱۔ فان اهتدى الطالب بعناية الحق......جل سلطانه الى مثل هذا الشيخ الكامل المكمل ووصل اليه ينبغى ان يغتنم وجوده وان يفوض نفسه اليه بالتمام وان يعتقد سعادته فى مرضياته وشقاوته فى خلاف مرضياته وبالجملة ينبغى ان يجعل هواه تابعا لرضاه......اعلم ان رعاية آداب الصحبة و مراعاة شرائطهامن ضروريات هذا الطريق حتىٰ يكون طريق الافادة والا ستفادة مفتوحا وبدونها لا نتيجه للصحبة ولا ثمرة للمجالسة

(المكتوبات الربانيه: ۲/۱۸۹۔ المكتوب الثانى والتسعون والمائتان)

فرقِ باطلہ

ا:...... قادیانی ولاہوری

حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی شخص منصبِ نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا، آپ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور زندیق ہے۔(۱)

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا، ۱۸۹۹ء میں ظلی بروزی نبی ہونے کا اور بالآخر ۱۹۰۱ء میں مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔(۲)

مرزا اپنے ان جھوٹے دعووں کی بناء پر کافر و مرتد اور زندیق ٹھہرا، اور اس کو نبی ماننے والے بھی کافر و مرتد اور زندیق ٹھہرے۔(۳)

مرزا کو ماننے والے دو طرح کے لوگ ہیں:

ا۔قادیانی ۲۔لاہوری

قادیانی مرزا کو اس کے تمام دعووں میں سچا مانتے ہیں لہٰذا جو لوگ اسلام سے برگشتہ ہوکر قادیانی ہوئے وہ مرتد کہلائیں گے اور جو پیدائشی قادیانی ہیں وہ زندیق کہلائیں گے۔(۴)

لاہوریوں اور قادیانیوں کا اصل جھگڑا حکیم نورالدین کے بعد "مسئلہ خلافت" پر ہوا۔ قادیانی خاندان نے مرزا محمود کو خلافت سونپ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کرلی، جبکہ لاہوری گروپ محمد علی لاہوری کی خلافت کا خواہاں تھا، ورنہ دونوں گروپ مرزا کو اپنے دعووں میں سچا مانتے ہیں۔

اگر لاہوری کہیں کہ ہم قادیانی کو نبی نہیں مانتے، اوّل تو یہ بات خلافِ حقیقت اور غلط ہے، اور اگر تسلیم بھی کرلی جائے تو وہ اس کو مجدد، مہدی اور مامور من اللہ وغیرہ ضرور مانتے ہیں، اور جھوٹے مدعیٔ نبوت کو صرف مسلمان سمجھنے سے آدمی کافر و مرتد ہوجاتا ہے، لہٰذا قادیانی جماعت کے دونوں گروہ قادیانی اور لاہوری کافر و مرتد ہیں۔(۵)

١ـ الاحزاب/ ٤٠، روح البيان: ٧/ ١٨٨، تفسير ابن كثير: ٣/ ٣٩٤

٢ـ آئینہ قادیانیت / ٢١٢

٣ـ الشفاء للقاضي عياض: ٢/ ٢٤٦، ٢٤٧، المجموع شرح المهذب: ١٩/ ٢٣٣

٤ـ منهاج السنة: ٢/ ٢٣٠ ٥ـ اكفار الملحدين/ ١٤

۲:...... بہائی

بہائی فرقہ مرزا محمد علی شیرازی کی طرف منسوب ہے۔ محمد علی ۱۸۲۰ء میں ایران میں پیدا ہوا، اثنا عشری فرقے سے تعلق رکھتا تھا، اسی نے اسماعیلی مذہب کی بنیاد ڈالی۔ محمد علی نے بہت سے دعوے کیے، ایک دعویٰ یہ کیا کہ وہ امام منتظر کے لئے "باب" یعنی دروازہ ہے، اسی واسطے اس فرقے کو "فرقہ بابیہ" بھی کہا جاتا ہے، بہائیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ایک وزیر "بہاء اللہ" کا سلسلہ آگے چلا، دوسرے وزیر "صبح الاول" کا سلسلہ نہ چل سکا۔

محمد علی کے دعوؤں میں سے ایک دعویٰ یہ تھا کہ وہ خود مہدی منتظر ہے، اس بات کا بھی مدعی تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر حلول کئے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی مخلوق کے لئے ظاہر کیا ہے۔ وہ قربِ قیامت میں نزولِ عیسیٰ علیہ السّلام کی طرح ظہور موسیٰ علیہ السّلام کا بھی قائل تھا، دنیا میں اس کے علاوہ کوئی بھی نزول موسیٰ علیہ السّلام کا قائل نہیں ہے۔ وہ اپنے بارے میں اس بات کا بھی مدعی تھا کہ وہ "اولو العزم من الرسل" کا مثلِ حقیقی ہے، یعنی حضرت نوح علیہ السّلام کے زمانے میں وہی نوح تھا، موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں وہی موسیٰ تھا اور عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں وہی عیسیٰ تھا اور حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں وہی محمد تھا۔ (معاذ اللہ)

اس کا ایک دعویٰ یہ تھا کہ اسلام، عیسائیت اور یہودیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت کا بھی منکر تھا۔ اس نے "البیان" نامی ایک کتاب لکھی جس کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ یہ کتاب قرآن کریم کا متبادل ہے۔ ایک دوسری کتاب "الاقدس" لکھی جس کے بارے میں اس کا دعویٰ تھا کہ یہ کتاب میری طرف بھیجی جانے والی وحی الٰہی پر مشتمل ہے۔ اس نے تمام محرمات شرعیہ کو جائز قرار دیا اور کتاب وسنت سے ثابت اکثر احکامِ شرعیہ کا انکار کیا، اسلام کے برخلاف ایک جدید اسلام پیش کرنے کا دعویٰ کیا، انہی تمام باطل دعوؤں پر اس کا خاتمہ ہوا، اس کے بعد اس کا بیٹا، عباس المعروف عبد البہاء اس کا خلیفہ مقرر ہوا۔

یہ فرقہ بھی اپنے باطل اور کفریہ نظریات کی بناء پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(۱)

۱۔ شرح فقه اکبر /۸۶، عقیدہ السلف/۱۰۷ تا ۱۰۹، بحوالہ عقیدہ حنفیہ/۴۵

۳:...... اسماعیلی وآغاخانی

اسماعیلی مذہب، اسلام کے برخلاف واضح کفریہ عقائد اور قرآن وسنت کے منافی اعمال پر مشتمل مذہب ہے۔

اس مذہب کے بانی پیر صدر الدین ۷۰۰ھ میں ایران کے ایک گاؤں ''سبزوار'' میں پیدا ہوئے، خراسان سے ہندوستان آئے، سندھ، پنجاب اور کشمیر کے دورے کیے اور نئے مذہب کی بنیاد ڈالنے کے حوالے سے ان دوروں میں بڑے بڑے تجربات حاصل کیے، چنانچہ سندھ کے ایک گاؤں ''کوہاڈا'' کو اپنا مرکز ومسکن قرار دیا۔ ایک سو اٹھارہ سال کی طویل عمر پاکر پنجاب، بہاولپور کے ایک گاؤں ''اوچ'' میں اس کا انتقال ہوا، اس نے اسماعیلی مذہب کا کھوج لگا کر اسماعیلیوں کو یہ مذہب دیا۔ (۱)

اسماعیلی مذہب کا کلمہ یہ ہے:

''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد انّ محمدا رسول اللّٰہ واشھد ان امیر المؤمنین علی اللّٰہ''(۲)

اسماعیلی مذہب کے عقیدہ امامت کے متعلق عجیب وغریب نظریات ہیں، ان کے نظریہ میں ''امام زمان'' ہی سب کچھ ہے، وہی خدا ہے، وہی قرآن ہے، وہی خانہ کعبہ ہے، وہی بیت المعمور (فرشتوں کا کعبہ) ہے، وہی جنت ہے، قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ ''اللہ'' آیا ہے اس سے مراد بھی امام زمان ہی ہے۔ (۳)

اسماعیلی ختمِ نبوت کے منکر ہیں، چنانچہ ان کے مذہب کے مطابق آدم علیہ السّلام عالم دین کے اتوار ہیں، نوح علیہ السّلام سوموار ہیں، ابراہیم علیہ السّلام منگل ہیں، موسیٰ علیہ السّلام بدھ ہیں، عیسیٰ علیہ السّلام جمعرات ہیں اور حضرت محمد ﷺ عالم دین کے روز جمعہ ہیں اور سنیچر یعنی ہفتہ کے آنے کا انتظار ہے، اور وہ قائم القیامۃ ہیں، ان کے زمانہ میں اعمال نہیں ہوں گے بلکہ اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ (۴)

۱۔ تاریخ اسماعیلیہ / ۵۳۔۵۴ ۲۔ اسماعیلی تعلیمات کتاب نمبر ۱ ۱۹۶۸ء

۳۔ وجہ دین / ۱۔۱۴۲۔۱۴۰۔۱۵۰ ......علم کے موتی / ۱۔۱۲۔۱۳۔۲۹۔۴۳

۴۔ وجہ دین / ۶۶۔۶۷

اسماعیلی مذہب میں قرآن کریم اور قیامت کا انکار کیا گیا ہے، قرآن امام زمان کو قرار دیا گیا ہے اور ان کے ساتویں حضرت قائم القیامۃ کے زمانہ سینچر کو قیامت قرار دیا گیا ہے۔(۱)

اسماعیلی مذہب کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

۱۔ دعا کے لئے ہمیشہ جماعت خانہ میں حاضر ہونا اور وہیں دعا پڑھنا۔

۲۔ آنکھ کی نظر پاک ہونا۔

۳۔ سچ بولنا۔

۴۔ سچائی سے چلنا۔

۵۔ نیک اعمال۔(۲)

اسماعیلی مذہب میں نماز نہیں ہے، اس کی جگہ دعا ہے، روزہ فرض نہیں، زکوٰۃ نہیں اس کے بدلے مال کا دسواں حصہ بطور دسوند امام زمان کو دینا لازم ہے، حج نہیں ہے، اس کے بدلے میں امام زمان کا دیدار ہے، یا اسماعیلیوں کا حج پہلے ایران میں ہوتا تھا اب بمبئی بھی حج کرنے جاتے ہیں۔(۳)

اسماعیلی مذہب کی کفریات کی بناء پر ان کو مسلمان سمجھنا یا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا جائز نہیں۔(۴)

۴:...... ذکری فرقہ

ذکری فرقے کی بنیاد دسویں صدی ہجری میں بلوچستان کے علاقہ ''تربت'' میں رکھی گئی، ملا محمد اٹکی نے اس کی بنیاد رکھی جو ۹۷۷ھ میں پیدا ہوا اور ۱۰۲۹ھ میں وفات پا گیا۔ ملا محمد اٹکی نے پہلے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پھر نبوت کا دعویٰ کیا، آخر میں خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

ذکری فرقے کا بانی ملا محمد اٹکی، سیّد محمد جونپوری کے مریدوں میں سے تھا، اس کی وفات

۱۔ فرمان نمبر ۱۴ از فرامین سلطان محمد شاہ بمبئی واڑی، وجہ دین / ۶۶۔ ۶۷

۲۔ فرمان نمبر ۸۳ زنجبار/ ۱۳۔۹۔۱۸۹۹ء

۳۔ تاریخ اسماعیلیہ/ ۵۵، فرمان نمبر ۱۱ کچھ نا گلپور، ۱۵۔۱۱۔۱۹۰۳ء و فرمان نمبر ۸۳ زنجبار، ۱۳۔۹۔۱۸۹۹ء

۴۔ امداد الفتاوی: ۱۱۴/۶، فتاوی حقانیہ: ۳۸۵/۱

کے بعد اس نے ذکری فرقے کی بنیاد رکھی۔ سید محمد جونپوری ۸۴۷ھ میں جونپور صوبہ اودھ میں پیدا ہوا، اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے پیروکاروں کو "فرقہ مہدویہ" کا نام دیا جاتا ہے، اس فرقے کے بہت سے کفریہ عقائد ہیں، مثلاً سید محمد جونپوری کو مہدی ماننا فرض ہے، اس کا انکار کفر ہے، محمد جونپوری کے تمام ساتھی، آنحضرت ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں، احادیث نبوی کی تصدیق محمد جونپوری سے ضروری ہے، وغیرہ وغیرہ......

سید محمد جونپوری نے افغانستان میں "فراہ" کے مقام پر وفات پائی۔ جونپوری کے فرقہ سے ذکری فرقہ نکلا ہے، ان دونوں فرقوں کے مابین بعض عقائد میں مماثلت پائی جاتی ہے اور بعض عقائد کا آپس میں فرق ہے۔ مثلاً مہدویہ کے نزدیک سید محمد جونپوری مہدی ہے اور ذکریہ کے نزدیک نبی آخرالزمان ہے، مہدویہ کے نزدیک سید محمد جونپوری "فراہ" میں وفات پا گیا اور ذکریہ کے نزدیک وہ نور ہے مرا نہیں ہے، مہدویہ کے نزدیک آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور ذکریہ کے نزدیک آپ ﷺ، نبی ہیں، خاتم الانبیاء نہیں۔ مہدویہ کے نزدیک قرآن کریم آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اور آپ ﷺ کی بیان کردہ تعبیر و تفسیر معتبر ہے، اور ذکریہ کے نزدیک قرآن سید محمد جونپوری پر نازل ہوا ہے، حضور ﷺ درمیان میں واسطہ ہیں، اس کی وہی تعبیر و تفسیر معتبر ہے جو سید محمد جونپوری سے بروایت ملا محمد اٹکی منقول ہے، مہدویہ کے نزدیک قرآن کریم میں مذکور لفظ "محمد" سے نبی کریم ﷺ مراد ہیں اور ذکریہ کے نزدیک اس سے مراد سید محمد جونپوری ہے، مہدویہ ارکان اسلام نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ کی فرضیت کے قائل ہیں اور ذکریہ ان تمام کو منسوخ مانتے ہیں، ذکریہ نے حج کے لئے کوہ مراد کو متعین کیا، "برکہور" ایک درخت کو جو تربت سے مغرب کی جانب ہے، "مہبط الہام" قرار دیا، تربت سے جنوب کی جانب ایک میدان "گل ڈن" کو عرفات کا نام دیا، تربت کی ایک کاریز "کاریز ہزئی" کو زم زم کا نام دیا، یہ کاریز اب خشک ہو چکی ہے، جبکہ مہدویہ ان تمام اصطلاحات سے بے خبر ہیں۔

"ذکری فرقہ" وجود میں آنے کا سبب دراصل یہ بنا کہ سید محمد جونپوری کی وفات کے بعد اس کے مریدین تتر بتر ہو گئے، بعض نے واپس ہندوستان کا رخ کیا اور بعض دیگر علاقوں میں بکھر گئے۔ انہی مریدوں میں سے ایک ملا محمد اٹکی "سرباز" ایرانی بلوچستان کے علاقہ میں جا نکلا۔ ان علاقوں میں اس وقت ایران کے ایک فرقہ باطنیہ، جو فرقہ اسماعیلیہ کی شاخ ہے، آباد تھی، یہ لوگ سید کہلاتے تھے۔ ملا محمد اٹکی نے اس فرقہ کے پیشواؤں سے بات چیت کی، مہدویہ اور باطنیہ

عقائد کا آپس میں جب ملاپ ہوا تو اس کے نتیجے میں ایک تیسرے فرقہ ''ذکری'' نے جنم لیا، ملا محمد اٹکی اپنے آپ کو مہدی آخرالزمان کا جانشین کہتا تھا۔

اس فرقہ کا کلمہ ہے۔''لا الٰہ الا اللّٰہ نور پاک محمد مهدی رسول اللّٰہ''

قرآن وسنت کے برخلاف عقائد واعمال پر اس فرقہ کی بنیاد ہے، چنانچہ یہ فرقہ عقیدہ ختمِ نبوت کا منکر ہے، ان کے مذہب میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ جیسے ارکانِ اسلام منسوخ ہیں، نماز کی جگہ مخصوص اوقات میں اپنا خود ساختہ ذکر کرتے ہیں، اسی وجہ سے ذکری کہلاتے ہیں۔ ان کے علاقے میں مسلمانوں کو نمازی کہا جاتا ہے کہ یہ ذکر کرتے ہیں اور مسلمان نماز پڑھتے ہیں، رمضان المبارک کے روزوں کی جگہ یہ ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے روزے رکھتے ہیں، حج بیت اللہ کی جگہ ستائیس رمضان المبارک کو''کوہ مراد'' تربت میں جمع ہو کر مخصوص قسم کے اعمال کرتے ہیں جس کو حج کا نام دیتے ہیں، زکوٰۃ کے بدلے اپنے مذہبی پیشواؤں کو آمدنی کا دسواں حصہ دیتے ہیں۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ ان کا پیشوا محمد مہدی نوری تھا، عالم بالا واپس چلا گیا۔ وہ کہتے ہیں، ''نوری بود عالم بالا رفت'' ان کے عقیدہ کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عرش پر بیٹھا ہوا ہے، حضور اکرم ﷺ کو معراج اسی لئے کرایا گیا تھا کہ آپ ﷺ محمد مہدی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ عرش پر بیٹھا ہوا دیکھ کر سمجھ لیں کہ سردار انبیاء یہ ہے، میں نہیں ہوں۔ (معاذ اللہ)

ذکری مذہب چند مخصوص رسموں اور خرافات کا مجموعہ ہے، ان کی ایک رسم ''چوگان'' کے نام سے مشہور ہے، جس میں مرد وعورت اکٹھے ہو کر رقص کرتے ہیں۔ ان کی ایک خاص عبادت ''سجدہ'' ہے۔ صبح صادق سے ذرا پہلے مرد و زن یکجا ہو کر بآواز بلند چند کلمات خوش الحانی سے پڑھتے ہیں پھر بلا قیام و رکوع ایک لمبا سجدہ کرتے ہیں جس میں چند مخصوص کلمات پڑھتے ہیں۔ یہ اجتماعی سجدہ ہوتا ہے، اس کے بعد دو انفرادی سجدے کرتے ہیں۔

ذکری فرقہ عقیدۂ ختمِ نبوت اور ارکان اسلام کے انکار، توہینِ رسالت اور بہت سے کفریہ عقائد کی بناء پر اسماعیلیوں اور قادیانیوں کی طرح زندیق و مرتد ہے، انہیں مسلمان سمجھنا یا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا جائز نہیں۔ (۱)

۱۔ ذکری دین کی حقیقت، ذکری مذہب کے عقائد و اعمال، ماهی الذکریہ (مصنفہ مفتی احتشام الحق آسیا آبادی)، ذکری مذہب و ذکری فرقہ و ذکری مذہب کا تفصیلی جائزہ

۵:...... ہندو

ہندو دھرم، دنیا کا قدیم ترین دھرم اور مذہب ہے، اس مذہب کا کوئی ایسا داعی یا پیغمبر نہیں جیسا مذہبِ اسلام، عیسائیت اور یہودیت وغیرہ کا ہے۔ ہندو دھرم میں کوئی ایسا متفق علیہ عقیدہ، فلسفہ یا اصول نہیں ہے جس کا ماننا تمام ہندوؤں پر لازم ہو۔ ہندو دھرم بذاتِ خود کوئی ایسا دھرم یا ادارہ نہیں جو لوگوں کو عبادات اور ضابطہ کا پابند بنائے۔(۱)

ہندوستان میں ۷۰۰ قبل مسیح آریوں کا پہلا جتھا آیا، اس کے بعد یکے بعد دیگرے وہ ہندوستان وارد ہونا شروع ہوئے۔ آریائی قوم اپنے مسلک اور روایتوں کا علم لے کر ہندوستان وارد ہوئی، یہی علم ہندو دھرم کا ماٰخذ ہے۔(۲)

ہندو مذہب کی قدامت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس لفظ کے استعمال کا ثبوت آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک سے ۲۴۰۰ سال قبل ملتا ہے۔(۳)

ہندو دھرم کی مختلف تعریفیں

ہندو دھرم وہ ہے جو اصلاً ویدوں، اپنشدوں اور پرانوں وغیرہ سے موید ہو اور جو ایشور کو قادر مطلق، غیر متشکل ہونے میں شبہ نہ کرتے ہوئے مختلف روپ اختیار کرنے کی بھی بات مانتا ہو، اسے کسی گرنتھ یا شخص کا قیدی نہیں بتاتا، جو روح کو اس سے الگ نہیں کرتا، اس کے اقتدارِ اعلیٰ کو تسلیم کرنے کے ساتھ علامتوں (مثلاً مورتیوں) کو مسترد نہیں کرتا، 'جو کرم'، 'یوگ'، 'بھگتی' اور 'گیان' کی راہ پر چلتے ہوئے 'دھرم'، 'ارتھ' اور 'جو کچھ' کو زندگی کا نصب العین بتاتا ہے۔(۴)

ہندو دھرم کا اصل ماٰخذ دھارمک کتب ہیں، بقیہ ماٰخذ اور بنیادیں انہی پر مبنی ہیں۔ دھارمک کتب کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱۔ سرتی ۲۔ سمرتی
۳۔ دھرم شاستر ۴۔ دھرم سوتر ۵۔ رزمیہ تخلیقات
۶۔ پران ۷۔ اپنشد، ویدانت، وغیرہ

۱۔ ہندو ازم / ۳ ناشر دارالعلوم دیو بند ۲۔ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۰۰
۳۔ ہندوازم / ۱۰ ناشر دارالعلوم دیو بند
۴۔ ہندو دھرم از ڈاکٹر رام پرشاد / ۱۰۲۔۱۰۳ بحوالہ ہندو ازم / ۸ ناشر دارالعلوم دیو بند

ان میں بنیادی کتب پہلی دو ہیں یعنی سرتی اور سمرتی، زیادہ تر اصطلاحات انہی کتب کے تحت آجاتی ہیں۔

❁ سرتی کا معنی ہے، سنی ہوئی باتیں۔اس کے ذیل میں ''وید'' آتا ہے، کیونکہ ویدوں کو جاننے اور یاد کرنے کا روایتی طریقہ یہ تھا کہ انہیں استاذ سے گاتے ہوئے سنا جائے، اس لئے انہیں سرتی کتب کہا جاتا ہے۔

❁ سمرتی کا معنی ہے، یاد کیا ہوا۔ویدوں کے علاوہ دیگر کتب کا شمار سمرتی میں ہوتا ہے۔(۱)

ویدوں کے علاوہ دیگر اکثر کتب مسلکی نوعیت کی ہیں اور ویدوں کے مقابلہ میں دوسرے درجہ کی اہمیت کی حامل ہیں۔ان میں واقعات، کہانیاں، ضابطۂ اخلاق، عبادت کی رسمیں اور فلسفیانہ مکاتب فکر کی رودادیں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔

❁ **دھرم شاستر**، دھارمک قانون کو کہا جاتا ہے جو نثر میں ہوتا ہے۔منظوم قانون کو دھرم سوتر کہا جاتا ہے۔رزمیہ تخلیق میں جنگ وغیرہ کا بیان ہوتا ہے جیسے رامائن، مہابھارت اور گیتا کا شمار رزمیہ اور فلسفیانہ دونوں قسم کی تحریروں میں ہوتا ہے۔

❁ ''**پران**'' پرانے اور قدیم کو کہتے ہیں۔''اپنشد'' اور ''ویدانت'' ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، اپنشد کا معنی ہے علمِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے استاد کے پاس جا کر بیٹھنا، اسے اپنشت بھی پڑھا جاتا ہے۔''ویدانت'' کا مطلب ہے وید کا آخری یا اس کے بعد۔(۲)

ویدوں کا شمار ہندوؤں میں سب سے قدیم اور بنیادی کتب میں ہوتا ہے۔''وید'' سنسکرت لفظ ''ود'' سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں، ''علم و معرفت حاصل کرنا''۔ویدوں کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے مگر اصل وید ایک یا چار ہیں، باقی شروحات ہیں۔چار وید یہ ہیں:

۱۔ رگ وید ۲۔ یجروید

۳۔ سام وید ۴۔ اتھرووید

ان چاروں میں سے اصل رگ وید ہے، دیگر ویدوں میں اس کے منتروں، اشلوکوں، رسوم اور معلومات کو الگ الگ کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

رگ وید کا غالب حصہ دیوتاؤں کی مدح و ثنا پر مشتمل ہے۔ہندو سماج میں جن مختلف

۱۔ مذاھب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۰۱، ھندو ازم / ۱۴

۲۔ ھندو ازم / ۱۴۔۱۰

فلسفوں اور نظریات کو عروج و فروغ ملا، مثلاً توحید، شرک، ودیت واد، وحدت الوجود، نظریہ تشکیک، عمل، ثواب اور عقیدہ تناسخ ان سب کا مآخذ رگ وید کو مانا جاتا ہے۔

رگ وید کے رشی یعنی شاعر اور مصنف اپنی پسند سے مختلف دیوتاؤں کو مخاطب کر کے منتر کہتے ہیں۔ تین سو تین کے قریب رشیوں نے اسّی کے قریب دیوتاؤں کی مدح وثنا میں منتر گائے ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل دیوتا خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:

اگنی، اندر، وایو، ورن، مترا، اندردانی، پرتھوی، وشنو، پوشن، آیو، سوتہا، اوشا، رودر، راکا، سوریہ، وام دیو، اپنا، پترؔیٰ، سرماپوتر، مایا بھید، وشو دیو اور سرسوتی وغیرہ۔

زیادہ تر منتر اگنی اور اندر دیوتا کے لئے گائے گئے ہیں۔ ہندو عقیدے کے مطابق اگنی دیوتا آسمان اور زمین کے دیوتاؤں کے درمیان نمائندہ ہے، اس کے سہارے اور دیوتا بلائے جاتے ہیں۔ اندر ایک طاقتور دیوتا مانا جاتا ہے جو برق باری اور بارش وغیرہ کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

دوسرا وید ''یجر وید'' ہے جو ضخامت میں رگ وید کا دو تہائی ہے۔ اس کا بیشتر حصہ نثری ہے کچھ منظوم ہے، یہ قربانیوں کے موقع پر گایا جاتا ہے۔

تیسرا وید ''سام وید'' ہے۔ اس وید میں راگ اور گیت ہیں۔ ہندوستانی موسیقی کا مآخذ یہی وید ہے۔ یہ رگ وید سے نصف ہے۔

چوتھا وید ''اتھر وید'' ہے۔ یہ وید نصف کے قریب نثر میں ہے۔ اس کا زیادہ حصہ جادو کے متعلق ہے۔ یہ وید قدیم آریوں کے تمدن کا آئینہ دار ہے۔

بہت سے ہندو اہل علم ویدوں کو خدا کی طرح غیر مخلوق مانتے ہیں، لیکن اکثر ہندو علماء ان کے ازلی اور غیر مخلوق ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا دور تخلیق ۲۰۰۰ سال قبل مسیح، ۱۸۰۰ قبل مسیح، ۲۵۰۰ قبل مسیح، ۱۰۰۰ قبل مسیح اور ۶۰۰ قبل مسیح بتلایا گیا ہے۔(۱)

ہندوؤں کے عقیدہ میں بے شمار دیوتا اور دیویاں ہیں۔ ہندو دھرم میں تین بڑے خدا ہیں۔ براہمہ دیوتا عالم کا خالق اور کائنات کا نقطۂ آغاز تصور کیا جاتا ہے، اس دیوتا کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے۔ دوسرا بڑا دیوتا ''وشنو'' ہے۔ یہ ویدی معبود ہے، اسے معبود شمس ظاہر کیا گیا ہے۔ ہندو عقیدے میں یہ رحم کا دیوتا ہے، اشیاء کی حفاظت اور بقاء کا ذمہ دار ہے۔

۱۔ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۰۳ ...... ہندوستانی مذاہب / ۱۳ تا ۱۸ ...... ہندو ازم / ۱۶ تا ۲۴

تیسرا بڑا دیوتا ''شیو'' ہے۔ یہ برباد کرنے والا دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ ثانوی حیثیت کے اور دوسرے بہت سے دیوتا اور دیویاں ہندو مذہب میں مانے گئے ہیں۔ انہی دیوتاؤں کی بناء پر ہندودھرم میں بہت سی فرقہ بندیاں ہیں۔

ہندو دیوتاؤں میں گائے کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہندو ویدوں سے لے کر پرانوں، سمرتیوں اور قصص تک میں گائے اور بیل کی عظمت اور پرستش کا ذکر ہے۔ قدیم ہندوستان میں دھرماتما لوگ گائے کے گوبر میں سے دانے چن چن کر کھاتے اور اس کا پانی نچوڑ کر پیتے تھے۔ تمام دھرم شاستروں میں گائے، بیل کے گوبر اور پیشاب کو پینا گناہوں کی معافی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ (۱)

ہندودھرم میں ''نیوگ'' کے نام پر زنا کاری کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ نیوگ یہ ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے تو اسے دوسرا نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر وہ چاہے تو کسی غیر مرد سے ہم بستر ہو کر اپنی شہوت کو تسکین دے سکتی ہے۔ اسی طرح غیر مرد سے وہ اولاد بھی پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی عورت کا شوہر زندہ ہو مگر اس سے اولاد پیدا نہ ہوتی ہو تو یہ عورت کسی غیر مرد سے تعلقات استوار کر کے اولاد پیدا کر سکتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ (۲)

ہندو عقیدے میں اللہ تعالیٰ کی طرح مادہ اور روح کو ازلی وابدی قرار دیا گیا ہے۔ ہندو دھرم عقیدہ تناسخ کا قائل ہے۔ تناسخ کا مطلب ہے کہ مرنے کے بعد اپنے اعمال کے مطابق انسانی روح کو مختلف روپ بدلنا پڑیں گے، گناہوں اور نیکیوں کے باعث اسے بار بار جنم لینا اور مرنا پڑے گا۔ آریوں کا عقیدہ ہے کہ روحوں کی تعداد محدود ہے، اللہ تعالیٰ نئی روح پیدا نہیں کر سکتا۔ اس بناء پر ہر روح کو اس کے گناہوں کی وجہ سے تناسخ کے چکر میں ڈال رکھا ہے، ہر گناہ کے بدلے روح ایک لاکھ چوراسی ہزار مرتبہ مختلف شکلوں میں جنم لیتی ہے۔ یہ بھی نظریہ ہے کہ روح اپنے گزشتہ اعمال وعلم کی بناء پر حصولِ جسم کے لئے کبھی تو رحم مادر میں داخل ہوتی ہے اور بعض روحیں مقیم اشیاء پودے وغیرہ میں داخل ہوتی ہیں۔ (۳)

وحی الٰہی سے بغاوت کے نتیجے میں ہندو دھرم کفر کی تاریکی میں بھٹک رہا ہے اور

۱۔ منو سمرتی بحوالہ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ/ ۱۵٤

۲۔ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۸٤

۳۔ کھڑا پنشد/۵، ۷ بحوالہ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۹۰

ربِ ذوالجلال کو چھوڑ کر مختلف دیوتاؤں اور دیویوں کو مان کر شرک جیسے ظلمِ عظیم جرم کا مرتکب ہے۔

۶:...... سکھ

سکھ مذہب کے بانی گورونانک صاحب تھے جو لاہور سے تقریباً پچاس میل جنوب مغرب میں واقع ایک گاؤں تلونڈی میں ۱۴۶۹ء میں پیدا ہوئے، جواب ننکانہ صاحب کہلاتا ہے۔ والد کا نام مہتہ کالوتھا، بیدی کھتری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ گورونانک نے ابتدائی عمر میں سنسکرت اور ہندو مذہب کی مقدس کتابوں کا علم حاصل کیا پھر گاؤں کی مسجد کے مکتب میں عربی اور فارسی کی تعلیم بھی حاصل کی۔ بچپن ہی سے مذہبی لگاؤ رکھتے تھے، جو روز بروز بڑھتا گیا۔ پنجاب کے مشہور صوفیا کرام شیخ اسماعیل بخاری، سیّد علی ہجویری، بابا فرید، علاء الحق، جلال الدین بخاری، مخدوم جہانیاں اور دوسرے بزرگوں سے کسب فیض کیا۔ اسی وجہ سے نانک صاحب کے مسلمان ہونے کا عقیدہ ان کی زندگی ہی سے مسلمانوں میں چلا آ رہا ہے۔ نانک صاحب نے پچیس سال تک سفر کیے، ۱۴۹۷ء میں انہوں نے اسفار کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلا سفر مشرقی ہندوستان میں بنگال، آسام، اڑیسہ اور راجستھان کا کیا۔ دوسرے سفر میں جنوب کی طرف گئے اور سری لنکا تک پہنچے۔ تیسرا سفر شمال کی طرف کیا، اس سفر میں ہمالیہ کی پہاڑی ریاستوں اور کشمیر ہوتے ہوئے تبت تک گئے۔ چوتھا سفر سعودی عرب، عراق، ایران اور وسط ایشیا تک ہوا، اسی سفر میں گورونانک نے ایک حاجی اور مسلم فقیر جیسا لباس اختیار کیا اور حج بھی کیا۔ واپسی پر ایک گاؤں کی بنیاد ڈالی جس کا نام کرتار پور رکھا، اور وہیں بس گئے۔ زندگی کے آخری ایام میں اپنے ایک مرید ''راہنا'' کو گرو کے منصب پر فائز کیا اور خود رحلت فرما گئے۔ گورونانک خالص توحید کے قائل تھے، رسالت کے قائل تھے، تمام ارکان اسلام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے قائل تھے، خود حج کیا تھا، قرآن مجید اور آسمانی کتابوں کے قائل تھے۔ قیامت کے قائل تھے، ختمِ نبوت کے قائل تھے اور اس پر ایمان لانے کا حکم فرماتے تھے۔(۱)

سکھوں کی مقدس مذہبی کتاب ''گرنتھ صاحب'' ہے جو سکھوں کے پانچویں گرو ''ارجن سنگھ'' نے تیار کی۔ گرنتھ صاحب کے سارے کلام میں ''مول منتر'' (بنیادی کلمہ) کو سب سے

۱۔ گرنتھ صاحب راگ محلہ / ۲۴ بحوالہ ہندوستانی مذاہب /۶۷، مذاہب عالم /۲۰۳، جسنم ساکھی / ۱۔۲۲۱ بحوالہ ایضاً

مقدس سمجھا جاتا ہے۔مول منتر کا مفہوم یہ ہے کہ:

''خدا ایک ہے، اسی کا نام سچ ہے، وہی قادرِ مطلق ہے، وہ بے خوف ہے، اسے کسی سے دشمنی نہیں، وہ ازلی ابدی ہے، بے شکل وصورت ہے، قائم بالذات ہے، خود اپنی رضا اور توفیق سے حاصل ہو جاتا ہے۔''(۱)

مول منتر کے بعد دوسرا درجہ ''جپ جی'' کو حاصل ہے۔گرونانک کی تعلیمات میں عشقِ الٰہی کے حصول پر بڑا زور دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ عشقِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے انسان کو انانیت، خواہشات نفس، لالچ، دنیا سے تعلق اور غصہ کو چھوڑنا ضروری ہے۔سکھ مذہب میں بنیادی طریق عبادت ''نام سمرن'' یعنی ذکر الٰہی ہے، یہ خدا کا نام لیتے رہنے کا ایک عام طریقہ ہے، جس کے لئے چھوٹی تسبیح کا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اجتماعی شکل میں باجماعت موسیقی کے ساتھ گرنتھ صاحب کے کلام کا ورد بھی ہوتا ہے۔(۲)

عشقِ الٰہی کے حصول کے لئے ''نام سمرن'' کے علاوہ سادھو سنگت، سیلوا، ایمانداری کی روزی، عجز وانکساری اور مخلوق خدا سے محبت و ہمدردی کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔

گرونانک تناسخ کے بھی قائل بتلائے گئے ہیں۔ان کے خیال میں جب تک انسان عشق الٰہی مین کمال حاصل کر کے خدا کو نہیں پالیتا وہ بار بار اسی دنیا میں جنم لیتا رہے گا۔اسی طرح ان بے شمار زندگیوں کی تعداد چوراسی لاکھ بتلائی گئی ہے۔(۳)

گرونانک صاحب کی تعلیم میں ''گرو'' کا تصور مرکزی حیثیت رکھتا ہے یعنی خدا تک پہنچنے کے لئے ایک پیر و مرشد کی رہبری اور رہنمائی ضروری ہے۔چنانچہ سکھوں میں دس گرو گزرے ہیں، پہلے گرو ''راہنا'' کو نانک صاحب نے ''انگد'' کا خطاب دیا۔گرو ''انگد'' نے گرونانک صاحب اور دوسرے صوفی سنتوں کا کلام لکھنے کے لئے سکھوں کا اپنا رسم الخط ''گورمکھی'' ایجاد کیا۔

تیسرے گرو ''امرداس'' زیادہ مشہور ہوئے، جنہوں نے سکھ عقیدت مندوں کو منظم کرنے کے لئے بڑی خدمات سرانجام دیں۔

۱۔ ھندوستانی مذاھب / ٦٣

۲۔ ھندوستانی مذاھب / ٦٣۔٦٤

۳۔ ھندوستانی مذاھب / ٦٤

چوتھے گرو ''رام داس'' نے سکھوں کی شادی اور مرنے کی رسومات ہندو مذہب سے الگ متعین کیں، ''ستی'' کی رسم کی مخالفت کی اور بیواؤں کی شادی پر زور دیا۔

پانچویں گرو ''ارجن سنگھ'' نے ''گروگرنتھ صاحب'' تیار کی، امرتسر کے تالاب میں سکھوں کے لئے ایک مرکزی عبادت گاہ ''ہری مندر'' کی تعمیر کی، جسے اب ''دربار صاحب'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

''گروارجن سنگھ'' نے سکھوں سے ''دسونتھ'' یعنی عشر وصول کرنے کا انتظام کیا اور تین شہر ''ترن تارن، کرتار پور اور ہر گوبند پور'' آباد کئے، پھر اس کی بادشاہِ وقت جہانگیر سے مخالفت ہو گئی۔ جہانگیر نے گروارجن کو قتل کرا دیا اور اس کا مال واسباب سب ضبط کر لیا۔

نویں گرو ''تیغ بہادر'' تھے، دس سال تک گرو رہے، اورنگزیب عالمگیر نے انہیں دلی بلوایا اور اسلام پیش کیا، انکار پر قتل کرادیا۔

دسویں اور آخری گرو تیغ بہادر کے بیٹے ''گروگوبند سنگھ'' تھے۔ انہوں نے سکھوں کو منظم کرنے کے لئے باضابطہ ارادت کا سلسلہ شروع کیا۔ وفاداری کے سخت ترین امتحان کے بعد مختلف ذاتوں سے تعلق رکھنے والے پانچ سکھوں کو ایک مخصوص رسم ''امرت چکھنا'' کے ذریعے حلقہ مریدین میں داخل کیا اور انہیں ''خالصہ'' کا لقب دیا۔ اس کے بعد اس حلقہ میں عمومی داخلہ ہوا اور ہزاروں سکھ ''خالصہ'' میں داخل ہوئے۔ گروگوبند سنگھ نے کچھ قوانین بھی وضع کئے مثلاً تمباکو اور حلال گوشت سے ممانعت، مردوں کے لئے اپنے نام میں سنگھ (شیر) اور عورتوں کے لئے ''کور'' (شہزادی) کا استعمال اور ''ک'' سے شروع ہونے والی پانچ چیزوں کا رکھنا ضروری قرار دیا:

۱۔ کیس، یعنی بال ۲۔ کنگھا
۳۔ کڑا (ہاتھ میں پہننے کے لئے) ۴۔ کچھ یعنی جانگیہ
۵۔ کرپان یعنی تلوار۔(۱)

گروگوبند سنگھ کی شروع سے ہی مغل حکومت سے مخالفت رہی۔ ''خالصہ'' کی تشکیل کے بعد مغل حکومت سے لڑنے کے لئے انہوں نے فوجی کارروائیاں شروع کیں لیکن اورنگزیب عالمگیر کے مقابلے میں انہیں سخت فوجی ہزیمت اٹھانا پڑی، ان کی فوجی قوت پارہ پارہ ہوئی اور ان کے خاندان کے تمام افراد بھی مارے گئے۔ گروگوبند سنگھ نے بھیس بدل کر زندگی کے آخری ایام

۱۔ ھندوستانی مذاھب / ٦٤ تا ٦٦

''دکن'' میں گزارے جہاں دو افغانیوں نے انہیں قتل کر دیا۔

گرو گوبند سنگھ نے یہ طے کر دیا تھا کہ آئندہ کوئی سکھوں کا گرو نہ ہوگا، بلکہ ان کی مذہبی کتاب ''گرنتھ صاحب'' ہی ہمیشہ گرو کا کام دے گی۔(۱)

۷:...... مجوس

مجوس ایک خدا کی بجائے دو خدا مانتے ہیں۔ایک خدا کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ خیر اور بھلائی کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ اس کو یزدان کہتے ہیں۔دوسرے خدا کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ ہر برائی اور شر کو پیدا کرتا ہے، اس کا نام وہ اہرمن رکھتے ہیں۔مجوسیت کے عقیدے کے مطابق آگ بڑی مقدس چیز ہے، اس کو پوجتے ہیں، ہر وقت اس کو جلائے رکھتے ہیں، ایک لمحہ کے لئے بھی اس کو بجھنے نہیں دیتے۔مجوس آگ کے ساتھ ساتھ سورج اور چاند کی بھی پرستش کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ مذہب بھی باطل اور شرک ہے کہ اس مذہب میں دو خدا مانے جاتے ہیں اور آگ کو پوجا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو ان کے ساتھ بہت سے معاملات میں اہل کتاب جیسا معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا، لیکن ان کا ذبیحہ کھانے اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا۔اسلام پھیلنے کے ساتھ ساتھ یہ مذہب ختم ہوتا چلا گیا۔(۲)

۸:...... یہود

لفظ یہود یا تو ھود سے لیا گیا ہے، جس کا معنی ہے ''توبہ'' یا یہودا سے لیا گیا ہے، جو حضرت یوسف علیہ السّلام کا بھائی اور بنی اسرائیل میں سے تھا اور تغلیباً اس کا اطلاق تمام بنی اسرائیل پر کیا جاتا ہے۔

یہودی بزعم خود حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پیروکار ہیں، تورات ان کی آسمانی کتاب ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں انہیں بنی اسرائیل کہا جاتا تھا، یہودی کب سے کہا

۱۔ ہندوستانی مذاہب / ٦٦۔٦٧

۲۔ احکام القرآن للقرطبی: ۱/ ۴۳۳، الفصل فی الملل والاھواء والنحل: ۱/ ۴۹

جانے لگا، اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

یہودی مذہب کے بڑے عجیب وغریب عقائد ہیں، مثلاً یہودی اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین مخلوق ہیں، یہودی اللہ کے بیٹے ہیں، دنیا میں اگر یہودی نہ ہوتے تو زمین کی ساری برکتیں اٹھالی جاتیں، سورج چھپا لیا جاتا، بارشیں روک لی جاتیں، یہود، غیر یہود سے ایسے افضل ہیں جیسے انسان جانوروں سے افضل ہیں، یہودی پر حرام ہے کہ وہ غیر یہودی پر نرمی ومہربانی سے پیش آئے، یہودی کے لئے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ وہ غیر یہودی کے ساتھ بھلائی کرے، دنیا کے سارے خزانے یہودیوں کے لئے پیدا کیے گئے ہیں، یہ ان کا حق ہے، لہٰذا ان کے لئے جیسے ممکن ہو ان پر قبضہ کرنا جائز ہے، اللہ تعالیٰ صرف یہودی کی عبادت قبول کرتا ہے، ان کے عقیدہ میں انبیاء کرام علیہم السّلام معصوم نہیں ہوتے بلکہ کبائر کا ارتکاب کرتے ہیں۔

دجّال ان کے عقیدے میں امامِ عدل ہے، اس کے آنے سے ساری دنیا میں ان کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضور اکرم ﷺ کی نبوت کے قائل نہیں ہیں، حضرت مریم علیہا السّلام پر تہمت لگاتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں ان کا گمان یہ ہے کہ ہم نے انہیں سولی پر لٹکا کر قتل کر دیا۔ قرآن کریم نے ان کے غلط نظریات کی جا بجا تردید کی ہے۔

حضرت عزیر علیہ السّلام کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ ان کے عقیدے میں اللہ تبارک وتعالیٰ زمین وآسمان بنانے کے بعد تھک گئے اور ساتویں دن آرام کیا، اور وہ ساتواں دن ہفتہ کا دن تھا، اس قسم کے اور بھی بہت سارے واہی عقیدے ان کے مذہب کا حصہ ہیں۔ یہ اہل کتاب ہیں، اور اپنے ان عقائد کی بناء پر کافر ومشرک ہیں۔ (۱)

۹:...... نصاریٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی بستی کا نام نصرانہ، ناصرۃ یا نصوریۃ تھا، اسی بستی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان لوگوں کو نصاریٰ کہا جاتا ہے جو بزعم خود حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پیروکار ہیں۔

انہیں عیسائی یا مسیحی نہیں کہنا چاہئے، اس لئے کہ عیسائی یا مسیحی کا معنیٰ ہے حضرت عیسیٰ

---

۱ الادیان والفرق، [illegible] العفیفی، [illegible] / ۱۴

مسیح علیہ السّلام کے متبعین، جبکہ فی الواقع یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے متبعین نہیں ہیں، کیونکہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات سے روگردانی کی اور انہیں بدل ڈالا۔ اسی لئے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں انہیں ان دوناموں سے نہیں پکارا گیا بلکہ انہیں نصاریٰ، اہل الکتاب اور اہل انجیل کہا گیا ہے۔ اغلب یہی ہے کہ انہیں دوسری صدی عیسوی کے اوائل میں نصاریٰ کا لقب دیا گیا۔

یہ بزعم خود حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پیروکار ہیں، انجیل ان کی آسمانی کتاب ہے۔ ان کے عقائد بھی کفروشرک پر مبنی ہیں، مثلاً عقیدۂ تثلیث کے قائل ہیں کہ الوھیت کے تین جزء اور عناصر ہیں؛ باپ، خود ذات باری تعالیٰ؛ بیٹا، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السّلام۔ عیسیٰؑ کے سولی پر لٹکائے جانے کے قائل ہیں۔ اس بات کے قائل ہیں کہ آدم علیہ السّلام نے جب شجرِ ممنوع سے دانہ کھایا تو وہ اور ان کی ذریت فنا کی مستحق ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم کھایا اپنے کلمہ اور اپنے ازلی بیٹے عیسیٰ علیہ السّلام کو جسم ظاہری عطافرما کر جبریل علیہ السّلام کے ذریعے حضرت مریم علیہا السّلام کے پاس بھیجا، چنانچہ مریم علیہا السّلام نے جب اس کلمۂ ازلی کو جنا تو وہ الٰہ کی ماں بن گئی، پھر عیسیٰ علیہ السّلام نے بے گناہ ہونے کے باوجود سولی پر چڑھنا گوارا کرلیا، تاکہ وہ آدم علیہ السّلام کی خطاء کا کفارہ بن سکیں۔

نصاریٰ کے بہت سے گروہ ہیں مثلاً کیتھولک اور پروٹیسٹینٹ وغیرہ مگر ان اصولی عقائد پر سب متفق ہیں، بعض فروع میں ان کا اختلاف ہے۔

نصاریٰ اہلِ کتاب ہیں اور اپنے عقیدۂ تثلیث، الوھیت مسیح علیہ السّلام اور انکارِ رسالت محمد ﷺ اور دیگر شرکیہ وکفریہ عقائد کی بناء پر کافر اور مشرک ہیں۔

جو شخص انہیں یا یہود کو صحیح مذہب والا سمجھتا ہے یا ان کے بارے میں جنتی ہونے کا یا جہنمی نہ ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جہاں تک حقیقی تورات اور انجیل کا تعلق ہے، تو وہ سچی آسمانی کتابیں ہیں۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر اتاری گئی، لیکن یہ دونوں آسمانی کتابیں اور زبور جو حضرت داؤد علیہ السّلام پر اتاری گئی تھی تبدیل کردی گئیں۔ آج تورات اور انجیل کے نام سے جو کتابیں موجود ہیں یہ وہ آسمانی کتابیں نہیں ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئیں تھیں، بلکہ محرف اور تبدیل شدہ ہیں۔ ان کی جو بات قرآن کریم

اوراحادیث معتبرہ کے مطابق ہو وہ مقبول ہے، ورنہ مردود، اوران کی جس بات کے بارے میں قرآن وسنت خاموش ہوں، ہم اس کی تصدیق کریں گے نہ تکذیب۔(۱)

۱۰:...... رفض

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عبداللہ ابن سبا یہودی شخص نے اسلام قبول کیا، اس کا مقصد دینِ اسلام میں فتنہ پیدا کرنا اور اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا تھا۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پیدا ہونے والے فتنے میں پیش پیش تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں بھی ملوث ہوا۔ اس شخص کے عقائد ونظریات سے رفض نے جنم لیا۔ رفض کے بہت سے گروہ ہیں، بعض محض تفضیلی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہؓ سے افضل سمجھتے ہیں اور کسی صحابیؓ کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کرتے، بعض تبرائی ہیں کہ چند صحابہؓ کے علاوہ باقی سب کو برا بھلا کہتے ہیں، بعض الوھیت علی رضی اللہ عنہ کے قائل ہیں، بعض تحریف قرآن کے قائل ہیں، بعض صفات باری تعالیٰ کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں، بعض اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر بھی بہت سی چیزیں واجب ہیں، بعض آخرت میں رؤیت باری تعالیٰ کے قائل نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔(۲)

رفض کے ہر گروہ کے عقائد، دوسرے سے مختلف ہیں، لہٰذا بحیثیت مجموعی ان پر کوئی ایک حکم نہیں لگایا جاسکتا۔(۳)

۱۱:...... خوارج

خوارج، خارج کی جمع ہے۔ خارج لغت میں باہر نکلنے والے کو کہتے ہیں اور شرعی اصطلاح میں ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو امام برحق واجب الاطاعت کی بغاوت کرکے اس کی

۱۔ الادیان والفرق/ ۳۰، ۳۱، بحواله العقيدة الحنفيه/ ۱۴۱، ۱۴۲،
الفصل فی الملل: ۱/ ۴۴تا۶۴، ۱۴۱ ۲

۲۔ مسند احمد: ۱/ ۱۰۳، رجال کشی /۱۰۸، الاعتصام: ۲ /۱۸۱تا۱۸۵،
جاء دورالمجوس/ ۳۵تا۸۹

۱۔ ردالمحتار: ۴/ ۲۳۷، البزازیه: ۶/ ۳۱۸، بحرالرائق: ۵/ ۱۲۲

اطاعت سے باہر نکل جائے۔

یہ لفظ ان باغیوں کا لقب اور نام بن گیا جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بغاوت کر کے ان کی شان میں بہت سی گستاخیاں کیں۔ مسئلہ تحکیم کے موقع پر یہ گروہ پیدا ہوا، یہ تقریباً بارہ ہزار لوگ تھے۔ ان کے مختلف نام تھے، مثلاً محکمہ، حروریہ، نواصب اور مارقہ وغیرہ۔ ان لوگوں کے ظاہری حالات بڑے اچھے تھے، لیکن ظاہر جتنا اچھا تھا، باطن اتنا ہی برا تھا۔

مسئلہ تحکیم کے بعد یہ لوگ حروراء مقام پر چلے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں سمجھائیں اور انہیں امیر کی اطاعت میں واپس لائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سمجھانے سے بہت سے لوگ ان سے الگ ہو گئے اور امیر کی اطاعت میں واپس آ گئے، لیکن ان کے بڑے اور انکے موافقین اپنی ضد پر اڑے رہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس تشریف لائے مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ انہوں نے صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان کے ساتھ معرکہ ہوا۔ خارجیوں کی قیادت عبداللہ بن وھب اور ذی الخویصرہ حرقوص بن زید وغیرہ کے ہاتھ میں تھی، اس جنگ کے نتیجے میں اکثر خارجی قتل ہو گئے۔

خوارج حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو کافر اور مخلد فی النار قرار دیتے تھے۔ اس شخص کو بھی کافر کہتے تھے جو ان کا ہم مسلک ہونے کے باوجود ان کے ساتھ قتال میں شریک نہ ہوتا، مخالفین کے بچوں اور عورتوں کے قتل کے قائل تھے۔ رجم کے قائل نہیں تھے، اطفال المشرکین کے خلود فی النار کے قائل تھے، اس بات کے بھی قائل تھے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بھی نبی بنا دیتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو علم ہو کہ یہ بعد میں کافر ہو جائے گا، اس بات کے بھی قائل تھے کہ نبی بعثت سے پہلے معاذ اللہ کافر ہو سکتا ہے، خوارج مرتکب کبیرہ کو کافر اور مخلد فی النار قرار دیتے تھے، اس پر وہ کفر ابلیس سے استدلال کرتے تھے کہ وہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ نہ کر کے مرتکب کبیرہ ہوا تھا، اس بناء پر اس کو کافر قرار دے دیا گیا، معلوم ہوا مرتکب کبیرہ کافر ہو جاتا ہے، حالانکہ ابلیس محض ارتکاب کبیرہ کی بناء پر کافر نہیں ہوا بلکہ حکم خداوندی کے مقابلے میں اباء واستکبار اس کے کفر کا سبب ہے۔(۱)

۱۔ الملل والنحل/۸۸، ۸۹، الاعتصام: ۲/ ۱۸۵، ۱۸۶

۱۲:...... معتزلہ

دوسری صدی ہجری کے اوائل میں یہ فرقہ معرضِ وجود میں آیا، اس فرقے کا بانی واصل بن عطاء الغزال تھا اور اس کا سب سے پہلا پیروکار عمرو بن عبید تھا جو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شاگرد تھا۔ ان لوگوں کو اہل السنۃ والجماعت کے عقائد سے الگ ہو جانے کی بناء پر معتزلہ کہا جاتا ہے۔

معتزلہ کے مذہب کی بنیاد عقل پر ہے کہ ان لوگوں نے عقل کو نقل پر ترجیح دی ہے۔ عقل کے خلاف قطعیات میں تاویلات کرتے ہیں اور ظنیات کا انکار کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے افعال کو بندوں کے افعال پر قیاس کرتے ہیں، بندوں کے افعال کے حسن و قبح کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے افعال پر حسن و قبح کا حکم لگاتے ہیں۔ خلق اور کسب میں کوئی فرق نہیں کر پاتے۔ ان کے مذہب کے پانچ اصول ہیں:

۱۔ عدل ۲۔ توحید ۳: انفاذ وعید
۴۔ منزلۃ بین منزلتین ۵۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

۱۔ ''عقیدۂ عدل'' کے اندر درحقیقت انکار عقیدہ تقدیر مضمر ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ شر کا خالق نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو خالق شر مانیں تو شریر لوگوں کو عذاب دینا ظلم ہوگا جو کہ خلافِ عدل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عادل ہے، ظالم نہیں۔

۲۔ ان کی ''توحید'' کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اور قرآن کریم مخلوق ہیں، اگر انہیں غیر مخلوق مانیں تو تعدد قدماء لازم آتا ہے جو توحید کے خلاف ہے۔

۳۔ ''وعید'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جو عذاب بتلائے ہیں اور جو جو وعیدیں سنائی ہیں گنہ گاروں پر ان کو جاری کرنا، اللہ تعالیٰ پر واجب ہے، اللہ تعالیٰ کسی کو معاف نہیں کر سکتا اور کسی گنہ گار کی توبہ قبول نہیں کر سکتا، اس پر لازم ہے کہ گنہگار کو سزا دے جیسا کہ اس پر لازم ہے کہ نیک کو اجر و ثواب دے، ورنہ انفاذ وعید نہیں ہوگا۔

۴۔ ''منزلہ بین منزلتین'' کا مطلب یہ ہے کہ معتزلہ ایمان اور کفر کے درمیان ایک تیسرا درجہ مانتے ہیں اور وہ مرتکب کبیرہ کا درجہ ہے، ان کے نزدیک مرتکب کبیرہ یعنی گنہگار شخص ایمان سے نکل جاتا ہے اور کفر میں داخل نہیں ہوتا، گویا نہ وہ مسلمان ہے اور نہ کافر۔

۵۔ ''امر بالمعروف'' کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ جن احکامات کے ہم مکلف ہیں، دوسروں کو ان کا حکم کریں اور لازمی طور پر ان کی پابندی کروائیں اور ''نہی عن المنکر'' یہ ہے کہ اگر امام ظلم کرے تو اس کی بغاوت کر کے اس کے ساتھ قتال کیا جائے۔

معتزلہ کے یہ تمام اصول اور ان کی تشریحات عقل و قیاس پر مبنی ہیں، ان کے خلاف واضح آیات و احادیث موجود ہیں، نصوص کی موجودگی میں عقل و قیاس کو مقدم کرنا سراسر غلطی اور گمراہی ہے۔(۱)

۱۳:...... مشبہ

یہ وہ فرقہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو مخلوق کے ساتھ صفات میں تشبیہ دیتا ہے۔ اس فرقے کا بانی داؤد جواربی ہے۔ یہ مذہب، مذہب نصاریٰ کے برعکس ہے کہ وہ مخلوق یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خالق کے ساتھ ملاتے ہیں اور انہیں بھی الٰہ قرار دیتے ہیں اور یہ خالق کو مخلوق کے ساتھ ملاتے ہیں۔ اس مذہب کے باطل اور گمراہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔(۲)

۱۴:...... جہمیہ

جہم بن صفوان سمرقندی کی طرف منسوب فرقے کا نام جہمیہ ہے۔ اس فرقے کے عجیب و غریب عقائد ہیں، یہ لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام صفات کی نفی کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اللہ ''وجود مطلق'' کا نام ہے، پھر اس کے لئے جسم بھی مانتے ہیں۔ جنت اور جہنم کے فنا ہونے کے قائل ہیں، ان کے نزدیک ایمان صرف ''معرفت'' کا نام ہے اور کفر فقط ''جہل'' کا نام ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے لئے جسم کے قائل ہیں، ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا کوئی فعل نہیں ہے، اگر کسی کی طرف کوئی فعل منسوب ہوتا ہے تو وہ مجازاً ہے۔

جہم بن صفوان، جعد بن درہم کا شاگرد تھا۔ جعد وغیرہ کا مذہب یہ بھی تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ نہیں ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ نہیں ہیں۔ خالد بن عبد اللہ القسری نے واسط شہر میں عید الاضحیٰ کے دن لوگوں کی موجودگی میں جعد کی قربانی کی اور اسے ذبح

۱۔ عقیدہ طحاویہ مع الشرح/۵۲۱، ۵۲۲، الاعتصام: ۲/۱۷۷تا۱۸۱

۲۔ شرح عقیدہ سفارینیہ: ۱/۹۱، ۹۲

کردیا۔ معتزلہ نے بھی کچھ عقائد ان سے لئے ہیں۔(۱)

۱۵:...... مرجیہ

ارجاء کا معنی ہے، پیچھے کرنا۔ یہ فرقہ اعمال کی ضرورت کا قائل نہیں، یہ اعمال کی حیثیت کو بالکل پیچھے کردیتے ہیں۔ ان کے نزدیک ایمان صرف تصدیق کا نام ہے، تصدیق قلبی حاصل ہو تو بس کافی ہے۔ ان کا کہنا ہے جیسے کفر کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی مفید نہیں، ایسے ہی ایمان یعنی تصدیق کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ مضر نہیں، جس طرح ایک کافر عمر بھر حسنات کرتے رہنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا، جنت اس پر حرام ہے اسی طرح گناہوں میں غرق ہونے والا مومن ایک لمحہ کے لئے بھی جہنم میں نہیں جائے گا، جہنم اس پر حرام ہے۔ یہ مذہب بھی باطل اور سراسر گمراہی ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں جا بجا مسلمانوں کو اعمال صالحہ کرنے کا اور اعمال سیئہ سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔(۲)

۱۶:...... جبریہ

یہ فرقہ بھی جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے۔ یہ فرقہ بندہ کو جمادات کی طرح مجبور محض مانتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بندہ کو اپنے افعال پر کوئی قدرت واختیار نہیں بلکہ اس کا ہر عمل محض اللہ تبارک وتعالیٰ کی تقدیر، علم، ارادے اور قدرت سے ہوتا ہے جس میں بندے کا اپنا کوئی دخل نہیں۔

یہ مذہب صریح البطلان ہے، نقل وعقل اور مشاہدہ کے خلاف ہے، اگر انسان کے پاس کوئی اختیار نہیں اور یہ مجبور محض ہے تو پھر اس کے لئے جزاء وسزا کیوں ہے؟(۳)

۱۷:...... قدریہ

یہ جبریہ کے برعکس نظریات کا حامل فرقہ ہے، یہ انسان کو قادرِ مطلق مانتا ہے اور تقدیر کا

۱۔ عقیدہ طحاویہ مع الشرح/ ۵۲۲تا۵۲۴

۲۔ شرح عقیدہ سفارینیہ: ۱/ ۸۹، ۹۰

۳۔ عقیدہ طحاویہ مع الشرح/ ۵۲۴

منکر ہے۔ احادیث میں قدریہ کو اس امت کا مجوس کہا گیا ہے۔ مجوس دو خداؤں کے قائل ہیں اور یہ ہر ایک کو قادرِ مطلق کہہ کر بے شمار خداؤں کے قائل ہیں۔

یہ مذہب بھی باطل اور قرآن وحدیث کی صریح نصوص کے خلاف ہے۔ قرآن وسنت اور عقل ومشاہدہ سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ انسان نہ تو مجبور محض ہے اور نہ ہی قادر مطلق ہے، بلکہ کاسب ہے اور کسب کا اختیار اپنے اندر رکھتا ہے۔(۱)

۱۸:...... کرامیہ

یہ فرقہ محمد بن کرام کی طرف منسوب ہے۔ اس فرقے کا نام کرامیہ (بفتح الکاف وتشدید الراء) یا کرامیہ (بکسر الکاف مع تخفیف الراء) ہے۔ یہ شخص سجستان کا رہنے والا تھا، صفات باری تعالیٰ کا منکر تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ ایمان صرف اقرار باللسان کا نام ہے، لیکن محققین کی رائے کے مطابق ان کا یہ مذہب دنیوی احکام کے اعتبار سے ہے، آخرت میں ایمان معتبر ہونے کے لئے ان کے ہاں بھی تصدیق ضروری ہے۔ بہر حال مجموعی اعتبار سے یہ بھی غلط اور گمراہ فرقہ ہے، ان کے مذہب میں مسافر پر نماز فرض نہیں، مسافر کے لئے قصر صلوٰۃ کی بجائے دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ لینا کافی ہے۔(۲)

۱۹:...... اہلِ تناسخ

تناسخ درحقیقت بعض قدیم اقوام اور ہندوؤں کا عقیدہ ہے جو بعث بعد الموت کے منکر ہیں اور تناسخ کے قائل ہیں۔

تناسخ کے معنی ہیں روحوں کی تبدیلی اور ایک جسم سے دوسرے میں منتقل ہونا۔ اہلِ تناسخ آخرت کے منکر ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ بندے کو اچھے اور برے اعمال کی جزاء وسزا دنیا ہی میں مل جاتی ہے، وہ اس طرح کہ نیک لوگوں کی روح اعلیٰ تر جسم میں منتقل ہو کر عزت پاتی ہے اور برے لوگوں کی روح کمتر جسم میں منتقل ہو کر ذلیل و خوار ہوتی ہے، یہی نیک وبد کی جزاو سزا ہے۔

۱۔ سنن ابو داؤد: ۲/ ٦٤٤، مرقاۃ: ۱/ ۱۷۸، ۱۷۹

۲۔ الفصل فی الملل والنحل: ۱/ ۳٦۹، ۳/ ۱٤۲، ۱٤۳

اہلِ تناسخ کے بہت سے فرقے ہیں، بعض فرقے مدعیٔ اسلام بھی ہیں، ان کا مقتدی احمد بن حابط اور اس کا شاگرد احمد بن نانوس ہے۔

ان کا ایک فرقہ دہریہ ہے جو دنیا کے عدم فناء کا قائل ہے۔ بعض فرقے روحوں کے دوسری اجناس میں انتقال کے بھی قائل ہیں کہ انسانی روح جانوروں میں بھی منتقل ہو جاتی ہے۔ بعض اس کے قائل نہیں ہیں، وہ صرف جنس میں انتقالِ روح کے قائل ہیں۔(۱)

۱۔ الفصل فی الملل والنحل: ۱/۱۰۹، ۱۱۰

فتنہ انکارِ حدیث

۱:...... حدیث، نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور آپ ﷺ کی تقریرات کو کہتے ہیں۔

۲:...... نبی کریم ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ کو قولی حدیث، افعالِ مبارکہ کو فعلی حدیث اور کسی متبع شریعت (یعنی مسلمان) کے آپ کے سامنے کوئی کام کرنے، یا اس کے کسی کام پر مطلع ہونے پر خاموشی اختیار فرمانے کو تقریری حدیث کہتے ہیں۔(۱)

۳:...... جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں اتنی تعداد میں ہوں کہ ان سب کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا یا اتفاقاً ان سے جھوٹ صادر ہونا محال ہو، اس کو حدیث متواتر یا خبر متواتر کہتے ہیں۔(۲)

۴:...... خبر متواتر کے قطعی ہونے کا علم ہو جانے کے بعد اس کا منکر کافر ہے۔(۳)

۵:...... جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں اس قدر کثیر نہ ہوں، البتہ کسی زمانے میں تین سے کم بھی نہ ہوں، اس کو خبر مشہور کہا جاتا ہے۔(۴)

۶:...... جس حدیث کے راوی کسی زمانہ میں تین سے کم ہوں اس کو خبر واحد کہا جاتا ہے۔(۵)

۷:...... خبر واحد کا منکر کافر نہیں، تاہم ضال، مضل اور فاسق و فاجر ہے۔(۶)

۸:...... خبر متواتر یقین کا فائدہ دیتی ہے اور خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے۔(۷)

۱۔ فالحديث اقوال الرسول ﷺ وتقريراته، والسنة وافعال الرسول وصفاته زيادة على اقواله وتقريراته: (ميزان الاعتدال: ۱/۹)

۲۔ والمتواترفى الحديث من بلغ رواته كثرة بحيث يستحيل تواطؤهم على الكذب۔ (ميزان الاعتدال: ۱/۹)

۳۔ فصار منكر المتواتر ومخالفه كافرا۔ (كشف الاسرار: ۲/۶۷۱)، والمتواتر يفيد العلم القطعى۔ (ميزان الاعتدال: ۱/۹)

٤۔ افى الخبر المشهور ويسمى المستفيض هو مايرويه اكثرمن اثنتين من غيران يبلغ حدالتواتر۔ (كوثر النبیؐ/۵)

۵۔ وهو كل خبر يرويه الواحد او الاثنان فصاعداالاعبرة للعدد فيه بعدان يكون دون المشهور و [illegible] اتر۔ (كشف الاسرار: ۲/۶۷۸)

٦۔ ولايكفر منكر خبرالاحادفى الاصح۔ (شرح عقيده سفارينيه: ۱/۱۹)

۷۔ والمتواتر يفيدالعلم القطعى وخبر الواحد الصحيح يفيد الظن۔ (ميزان الاعتدال: ۱/۹)

۹:...... قرآن کریم میں جس ظن کی پیروی سے روکا گیا ہے، وہ بے سند اور بے دلیل بات کے معنی میں ہے اور خبر واحد جس ظن کا فائدہ دیتی ہے وہ جانب راجح اور غالب ظن کے معنی میں ہے، لہٰذا قرآن کریم کی ایسی آیات سے خبر واحد کی حجیت کا انکار کرنا غلط ہے۔(۱)

۱۰:...... خبر واحد دلائل اور حجج شرعیہ میں سے ایک شرعی دلیل اور حجت ہے۔(۲)

۱۱:...... نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس لکھی ہوئی احادیث موجود تھیں۔ مثلاً حضرت علی، حضرت ابن عباس، حضرت جابر، حضرت انس، حضرت عمرو بن حزام، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے پاس لکھی ہوئی احادیث کا ذخیرہ موجود تھا۔ تاہم اکثر صحابہ احادیث کو زبانی یاد رکھتے تھے۔ دوسری صدی ہجری میں احادیث کو باقاعدہ کتابی شکل میں لکھا گیا، اس سے پہلے بھی احادیث لکھی ہوئی موجود تھیں۔(۳)

۱۲:...... احادیث مبارکہ ہر زمانہ میں محفوظ رہی ہیں، البتہ طریق حفاظت بدلتے رہے ہیں۔ قرن اوّل میں ضبط صدر کے ذریعے محفوظ تھیں، اس کے بعد ضبط کتابت کے ذریعے محفوظ ہیں۔(۴)

۱۳:......قرآن کریم کے بعد دوسری بڑی دلیل حدیثِ نبوی ہے، اس کے بعد اجماع امت کا درجہ ہے، چوتھے درجہ کی دلیل قیاس شرعی ہے۔(۵)

۱۴:......احادیث مبارکہ کا موضوع اور بیان بہت وسیع ہے، اس حوالے سے احادیث کی بہت سی

۱۔ الذین یظنون انھم ملقوا ربھم وانھم الیہ راجعون (البقرہ/ ٤٦)، وظن داؤد انمافتنہ فاستغفر ربہ وخرراکعا واناب (ص/ ٢٤)

۲۔ (یا یھاالرسول بلغ ماانزل الیك من ربك)مع انہ کان رسولا الی الناس کافۃ ویجب علیہ تبلیغھم۔ فلو کان خبرالواحد غیر مقبول لتعذر ابلاغ الشریعۃ الی الکل ضرورۃ لتعذر خطاب جمیع الناس شفاھا وکذا تعذرارسال عدد التواتر الیھم وھو مسلك جید ینضم الی ما احتج بہ الشافعی ثم البخاری۔ (فتح الباری: ۲۹۲/۱۳)

۳۔ صحیح بخاری: ۲۸/۱، ٤٥١، صحیح مسلم: ٤٩٥/١، سنن نسائی: ٢٥٢/٢، مستدرك حاکم: ٥٧٣/٣، ٥٧٤ مصنف ابن ابی شیبہ: ٤١/٨، طبقات ابن سعد: ٤٩٣/٥، جامع بیان العلم: ٧٢/١، تدریب الراوی: ٢١٦/٢، تھذیب التھذیب: ٣٥٣/٨

٤۔ فتح الباری: ١٦٨/١

٥۔ وخلاصۃ القول ان الائمۃ قاطبۃ مجمعون علی اتخاذ الحدیث الصحیح قاعدۃ اساسیۃ بعد کتاب اللہ تعالیٰ وانہ یجب العمل بہ فی القضاء والافتاء۔ (میزان الاعتدال: ١٩/١)

اقسام بن جاتی ہیں۔ احادیثِ مبارکہ کا ایک بہت بڑا حصہ تمثیلات پر مشتمل ہے، بعض احادیث میں احکام بیان کیے گئے ہیں، بعض احادیث میں ادعیہ کو بیان کیا گیا ہے، بعض احادیث میں جنت، جہنم، حشر، نشر آخرت کے احوال بیان کئے گئے ہیں، بعض احادیث میں فضائل کو بیان کیا گیا ہے، بعض احادیث میں علامات قیامت، آئندہ رونما ہونے والے واقعات اور پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں، بعض احادیث میں فتن کو بیان کیا گیا ہے، بعض احادیث آداب پر مشتمل ہیں، بعض احادیث میں احوال برزخ وقبر وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے، بعض احادیث میں حقوق کو بیان کیا گیا ہے، بعض احادیث میں حدود وقصاص اور تعزیرات کو بیان کیا گیا ہے۔(۱)

خلاصہ یہ کہ احادیث میں دین کا بہت بڑا حصہ بیان کر دیا گیا ہے، انکارِ حدیث سے ان تمام چیزوں کا انکار لازم آتا ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

۱۵:...... سب سے پہلے معتزلہ نے بعض علمی قسم کے شبہات کی بناء پر خبر واحد کی حجیت کا انکار کیا، جبکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر قرآن وحدیث کے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ دورِ حاضر کے منکرینِ حدیث نے بے دینی اور اتباعِ خواہشات کی بناء پر حدیث کی حجیت کا انکار کیا ہے، ان میں عبد اللہ چکڑالوی، حافظ اسلم جیراج پوری، نیاز فتح پوری، ڈاکٹر احمد دین، علامہ مشرقی، چوہدری غلام احمد پرویز اور تمنا عمادی پھلواری وغیرہ شامل ہیں۔ ان تمام کے نظریات اسلام سے متصادم ہیں اور ضلالت وگمراہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔(۲)

۱۶:...... منکرین حدیث کبھی تو رسول اللہ ﷺ کے واجب الاطاعت ہونے کا ہی انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "من حیث الرسول" آپ ﷺ کی اطاعت نہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر واجب تھی اور نہ ہم پر واجب ہے، اور کبھی کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ کے ارشادات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے

۱۔ اعلم ان انواع علوم الحدیث کثیرة لا تعد۔ قال الحازمی فی کتاب "العجالة" علم الحدیث یشتمل علی انواع کثیرة تبلغ مائة کل نوع منها علم مستقل لو انفق الطالب فیه عمره لماادرك نهایته۔ (تدریب الراوی: ۱/ ۱۹، ۲۰)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: حجة اللہ البالغه: ۲/ ۲۹۴ تا ۲۹۶

۲۔ کان لظهور الاعتزال فی القرن الثالث الهجری علی ید واصل بن عطاء اثر کبیر فی نشأة الخلاف بین هذه الفرق وأهل السنة تناول کثیراً......حتی تجرأوا علی الأحادیث النبویة بردها اذالم یجدوالها تأویلاً تستسیغه عقولهم۔

(میزان الاعتدال: ۱/ ۲۱، انکار حدیث کے نتائج/ ۳۳)

حجت تھے ہمارے لئے حجت اور دلیل نہیں ہیں، اور کبھی یہ کہتے ہیں کہ احادیث تمام انسانوں کے لئے حجت ہیں، مگر احادیث محفوظ نہیں ہیں یہ قابلِ اعتماد ذرائع سے ہم تک نہیں پہنچیں۔ انجام اور مآل سب کا ایک ہی ہے کہ موجودہ کتب حدیث نا قابلِ اعتماد اور نا قابلِ عمل ہیں۔(۱)

۱۷:...... منکرین حدیث کے پاس اپنے نظریہ کے اثبات کے لئے کوئی معقول دلیل نہیں ہے، چند شبہات اور وساوس ہیں جن کو وہ پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم عام فہم انداز میں ان کے شبہات کا جواب ذکر کرتے ہیں۔

۱۸:...... صحیح مسلم کی ایک روایت میں حدیث لکھنے سے ممانعت وارد ہے، جبکہ بے شمار مواقع پر آنحضرت ﷺ نے احادیث لکھنے کا حکم دیا ہے، حدیث نہی میں اوّل تو رفع ووقف کا اختلاف ہے، دوسرے ایک ہی ورق پر قرآن پاک اور حدیث لکھنے سے نہی مراد ہے، یا نہی ان لوگوں کو تھی جو اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے، یا یہ نہی منسوخ ہے اور ناسخ بعد کی وہ احادیث ہیں جن میں لکھنے کا حکم موجود ہے۔(۲)

۱۹:...... قرآن کریم نے نبی کریم ﷺ کو تفسیر وبیان کا حق دیا ہے، لہٰذا نبی کریم ﷺ کو محض سفیر سمجھنا سراسر غلط اور قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ نیز قرآن کریم اپنی جامعیت کے باوجود محتاجِ تفسیر ہے اور نبی کریم ﷺ از روئے قرآن اس کے مفسّر اور شارح ہیں اور احادیث مبارکہ قرآن کریم کی تفسیر وشرح ہے۔(۳)

۲۰:...... قرآن کریم کی بے شمار آیات میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو لازمی اور ضروری قرار دیا گیا ہے، لہٰذا احادیث کو چھوڑ کر قرآن کریم پر عمل کرنا ناممکن ہے۔(۴)

۱۔ انکار حدیث کے نتائج/ ۳۲

۲۔ فتح الباری: ۱/ ۲۰۸، شرح النووی علی صحیح مسلم: ۲/ ۴۱۵، فتح الملھم: ۱/ ۲۶۰، تدریب الراوی/ ۶۹

۳۔ وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس مانزل الیھم۔ (نحل/ ۴۴)، ان کتاب اللّٰہ ابھم ھذا وان السنة تفسر ذلك۔ (جامع بیان العلم: ۲/ ۳۶۶)، لان الکتاب یکون محتملا لامرین فاکثرفتاتی السنة یتعین احد ھما فیرجع الی السنة ویترك مقتضی الکتاب۔ (الموافقات: ۴/ ۸)

۴۔ قل اطیعوا اللّٰہ والرسول فان تولوافان اللّٰہ لایحب الکفرین۔ (آل عمران/ ۳۲)، یآ ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ (النساء/ ۵۹)، واطیعوا اللّٰہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا (الانفال/ ۴۶)، یآ ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم۔ (محمد/ ۳۳)، ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ (الاحزاب/ ۷۱)

۲۱:...... بعض احادیث روایت بالمعنی کے طور پر منقول ہیں، مگر اس کے لئے ایسی شرائط مقرر کی گئی ہیں کہ روایت بالمعنی کے طور پر مروی احادیث کی صحت میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ نیز عقل ونقل اس پر شاہد ہیں کہ کسی بات کو محض اس وجہ سے رَد نہیں کیا جاتا کہ یہ روایت بالمعنی کے طور پر مروی ہے۔(۱)

۲۲:...... بعض احادیث میں ظاہری تعارض نظر آتا ہے، مگر اس کو ترجیح، تطبیق، تنسیخ اور توقف وغیرہ کے ذریعے دور کر دیا گیا ہے، لہٰذا یہ تعارض حجیت حدیث میں مانع نہیں، ورنہ قرآن کریم کی بعض آیات میں بھی ظاہری تعارض پایا جاتا ہے، کیا اس سے قرآن کریم کے حجت ہونے کا بھی انکار کر دیا جائے گا؟(۲)

۲۳:...... احادیث مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے بھی حجت تھیں اور تا قیامت مسلمانوں کے لئے حجت ہیں، لہٰذا یہ سمجھنا کہ احادیث صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے حجت تھیں ہمارے لئے نہیں بدیہی البطلان ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کی رسالت و نبوت صرف عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم تک کے لئے تھی، بعد کے لوگوں کے لئے نہیں تھی۔(۳)

۱۔ فان لم یکن عالما عارفا بالالفاظ و مقاصدها خبیرا بما یحیل معانیها بصیرا بمقادیر التفاوت بینهافلاخلاف انه لا یجوز له ذلك (مقدمه ابن الصلاح/۱۰۵)

۲۔ احد هما ان یمکن الجمع بین الحدیثین و لا یتعذر ابداء وجه ینفی تنافیهما، فیتعین حینئذ المصیر الی ذلك والقول بهما معا۔ (معرفة انواع علم الحدیث/۳۹۰)، القسم الثانی: ان یتضادا بحیث لا یمکن الجمع بینهما و ذلك علی ضربین: احدهما: ان یظهر کون احد هماناسخا والآخر منسوخا، فیعمل بالناسخ ویترك المنسوخ۔ والثانی: ان لاتقوم دلالة علی ان الناسخ ایهما والمنسوخ ایهما، فیفزع حینئذ الی الترجیح ویعمل بالارجح منهما والا ثبت کالترجیح بکثرة الرواة اوبصفا تهم فی خمسین وجها ممن وجوه الترجیحات واکثر ولتفصیلهاموضع غیرذا والله سبحانه اعلم۔ (معرفة انواع علم الحدیث/۳۹۱)، واذاتعارض الحدیثان ففی کتب الشافعیة یعمل بالتطبیق ثم بالترجیح ثم بالنسخ ثم بالتساقط وفی کتبنا یوخذاولا بالنسخ ثم بالترجیح ثم بالتطبیق ثم بالتساقط۔ (العرف الشذی/۴۳)

۳۔ یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا۔ (الاعراف/۱۵۸)، ومارسلناك الا کافة للناس بشیرا ونذیرا(سبا/۲۸)، تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعلمین نذیرا(الفرقان/۱)، قال رسول الله ﷺ لاتزال طائفة من امتی قائمة بامرالله لایضرهم من خذلهم اوخالفهم حتیٰ یاتی امرالله۔ (صحیح مسلم: ۲ ۱۴۳)، وفیه ایضاً بشریٰ ببقاء الاسلام واهله الی یوم القیمة...... وهم المسلمون (فتح الباری: ۲/۴۲)

۲۴:...... احادیث مبارکہ انہی معتبر ذرائع اور واسطوں سے ہم تک پہنچی ہیں، جن واسطوں سے قرآن کریم پہنچا ہے لہٰذا یہ کہنا کہ احادیث ہم تک قابلِ اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں اور یہ ہمارے لئے حجت نہیں، غلط ہے۔ اوراس طرح کہنے سے قرآن کریم سے بھی اعتماد اٹھ جاتا ہے۔(۱)

۲۵:...... آیت قرآنی ''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحٰفظون '' میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور قرآن کریم الفاظ ومعانی دونوں کے مجموعہ کا نام ہے اور معانی قرآن، احادیث مبارکہ ہیں، لہٰذا قرآن کریم اور حدیث مبارکہ دونوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے لیا ہے اور دونوں محفوظ ہیں۔ اس آیت کی بناء پر یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف الفاظ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، حدیث کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا، لہٰذا صرف قرآن کریم محفوظ ہے اور حدیث محفوظ نہیں، غلط ہے۔(۲)

۲۶:...... شرم وحیا کے مسائل بھی دین اور شریعت کا حصہ ہیں، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اس قسم کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، ان مسائل کی بناء پر حدیث کی حجیت کا انکار کرنا اور ایسی احادیث کو من گھڑت کہنا غلط ہے، یہ تو شریعت کی جامعیت کی دلیل ہے، کیا اس بناء پر ایسی آیات کا بھی انکار کر دیا جائے گا؟

۱۔ صحیح مسلم: ۲/۱٤۳، فتح الباری: ۲/٤۲

۲۔ هو اسم للنظم والمعنى جميعا، امرنا بحفظ النظم والمعنى فانه دلالة على النبوة۔ (النفحة القدسيه/۳۱ بحواله آثار التنزيل: ۱/۲٤۲)، عن عمران بن حصين انه قال لرجل انك امرؤ احمق اتجدفى كتاب الله الظهر اربعا لا تجهر فيهابالقرآة ثم عدد عليه الصلوٰة والزكوٰة ونحو هذا ثم قال اتجدفى كتاب الله مفسرا ان كتاب الله ابهم هذا وان السنة تفسير ذلك۔
(جامع بيان العلم: ۲/۳٦٥، ۳٦٦)

۲۷:....... صحیح احادیث کی تعداد پچاس ہزار ہے۔ تعدد طرق کی بناء پر یہ تعداد سات لاکھ سے بھی متجاوز ہے، لہٰذا اگر کسی محدث کے بارے میں یہ کہا جائے کہ انہیں اتنی لاکھ احادیث یاد تھیں یا انہوں نے اتنی لاکھ مثلاً سات، چھ یا تین لاکھ احادیث میں انتخاب کر کے فلاں کتاب لکھی ہے تو یہ تعداد تعدد طرق واسناد کی بناء پر بیان کی جاتی ہے، متن حدیث کے حوالے سے بیان نہیں کی جاتی۔(۱)

۱۔ قال العراقی فی هذا الکلام نظر۔ لقول البخاری: احفظ مائة الف حدیث صحیح ومامائتی الف حدیث غیر صحیح، قال: ولعل البخاری اراد بالاحادیث المکررة الاسانید والموقوفات فربما عدالحدیث الواحد المروی باسنادین حدیثین...... لو تتبعت من المسانیدوالجوامع والسنن والاجزاء وغیرها لمابلغت مائة الف بلا تکرار، بل ولا خمسین الفا...... قال الامام احمد: صح سبعمائة الف وکسر، وقال: جمعت فی المسند احادیث انتخبتهامن اکثر من سبعمائة الف وخمسین الفا۔ (تدریب الراوی: ۱ /۴۷)، قال ابن الجوزی: ان المراد بهذا العدد الطرق لا المتون(شوق حدیث/۳۹)

سنت اور بدعات وخرافات

۱:...... بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹی تھی، امت محمدیہ علی صاحبھا الف الف تحیۃ تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ ان میں سے ایک فرقہ ناجیہ ہوگا باقی اپنے غلط عقائد ونظریات کی بناء پر دوزخ میں جائیں گے۔ فرقہ ناجیہ کو حدیث میں ''ما انا علیه و اصحابی'' سے تعبیر فرمایا گیا ہے جس کا معنی ''اہل السنۃ والجماعۃ'' ہے۔ فرقہ ناجیہ یا اہل السنۃ والجماعۃ کون ہیں، ان کی چند علامتیں ذکر کی جاتی ہیں:

اہل السنۃ والجماعۃ وہ ہیں جو قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ اور صحابہؓ کے طریق پر بڑی مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں۔ جو تنازع اور اختلاف کے وقت کلام اللہ اور کلام الرسول ﷺ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان پر کسی کے قول کو مقدم نہیں کرتے۔ جو تمام اسلامی عقائد کو ان کی صحیح اور اصلی شکل میں قبول کرتے ہیں اور کسی بھی عقیدے کے بارے میں غلو یا افراط وتفریط کا شکار نہیں ہوتے۔ جو کسی بھی طور غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے، غیر اللہ سے حاجتیں اور مرادیں نہیں مانگتے، غیر اللہ کو دعا اور استعانت کے لئے نہیں پکارتے، غیر اللہ کی نذر و نیاز نہیں مانتے اور غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح نہیں کرتے۔ جو اپنی تمام عبادات، معاملات، سلوک اور زندگی کے طور طریقوں میں سنت کو اختیار کرتے ہیں اور ہر قسم کی بدعات وخرافات سے بچتے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو معصوم سمجھتے ہیں، ان کے علاوہ امت میں سے کسی کو معصوم نہیں سمجھتے اور نہ ہی امت میں کسی کے ہر قول کو بلا احتمال خطاء صواب قرار دیتے ہیں۔ جو تمام صحابہ کرام، اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اولیاء اللہ اور آئمہ مجتہدین رحمھم اللہ کا احترام کرتے ہیں اور غیر مجتہد کے لئے تقلید کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور اس میں طرقِ مبتدعہ سے اجتناب کرتے ہیں۔ (۱)

۲:...... سنت کے مقابل طریقے کا نام بدعت ہے۔ لغت میں بدعت کا معنی ہے، ''دین میں کوئی نئی بات، نئی رسم یا نیا دستور نکالنا''، شریعت میں بدعت کہتے ہیں اِحداث فی الدین کو، یعنی ہر وہ نیا

(۱ [illegible] ۳۶، صحیح مسلم ۲ [illegible] جامع ترمذی: ۲ / ۸۹، غنیة الطالبین / ۱۹۵، شرح فقه اکبر / ۲، ۱۲۰، طحطاوی علی الدرمختار: ٤ / ۱۵۳، حجة الله البالغه: ۱ / ۱۷۰)

کام جس کو دین کا حصہ سمجھ لیا جائے اور اس کی اصل کتاب وسنت میں یا قرون مشہود لہا بالخیر میں یعنی صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین کے تین زمانے، جن کے خیر اور بھلائی کی گواہی نبی کریم ﷺ نے دی ہے، موجود نہ ہو۔ اس کو محدثات بھی کہا جاتا ہے۔(۱)

۳:...... اگر کوئی نیا کام دین کی تقویت وحفاظت دین کی تائید یا انتظام کے طور پر کیا جائے اور اسے داخلِ دین نہ سمجھا جائے تو یہ احداث للدین ہے، احداث فی الدین نہیں۔ اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا، جیسے حفاظت دین کے لئے مدارس ومکاتب کا قیام یہ خود کوئی دین نہیں بلکہ دین کی حفاظت کا ذریعہ ہے، لہٰذا یہ بدعت نہیں۔(۲)

۴:...... بدعت کے لئے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے؛ ایک منشاء ماثور کے بغیر دین میں کسی نئی چیز کا اختراع کرنا اور دوسرے اس چیز کو جزوِ دین سمجھنا۔ جس چیز میں یہ دونوں باتیں ہوں گی وہ بدعت کہلائے گی۔ اگر کسی چیز میں ایک بات ہو دوسری نہ ہو اُس کو بدعت نہیں کہا جائے گا۔(۳)

۵:...... بدعتِ لغویہ کی دو قسمیں ہیں؛ سیئہ اور حسنہ۔ بدعت لغویہ میں وہ کام بھی شامل کیے جاسکتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد جاری ہوئے۔ بدعتِ شرعیہ، سیئہ ہی ہے، حسنہ نہیں۔ یہ وہ بدعت ہے جو قرون مشہود لہا بالخیر کے بعد جاری ہوئی ہو اور اس کا کوئی منشاء صراحۃً، ضمناً، دلالۃً، یا اشارۃً خیر القرون میں نہ ملتا ہو۔(۴)

۱۔ ۱۔ والبدعة اصلها ما احدث على غير مثال سابق و تطلق في الشرع في مقابل السنة فتكون مذموما(فتح الباری: ۴/۳۱۸)،
مزید تفصیل کے لئے:(الاعتصام: ۱/۱۹، شرح المقاصد: ۲/۲۷۱، نبراس/۲۱)

۲۔ فلم يتعلق بها امر تعبدي يقال في مثله بدعة، الا على فرض ان يكون من السنة ان لا يقرا العلم الا بالمساجد، وهذا لا يوجد بل العلم كان في الزمان اوّل يبث بكل مكان من مسجد اومنزل، اوسفر او حضر اوغير ذلك حتىٰ في الاسواق، فاذا اعد احد من الناس مدرسة يعني باعدادها الطلبة فلا يزيد ذلك على اعداده له منزلا من منازله، او حائطا من حوائطه او غير ذلك فاين مدخل البدعة ههنا؟(الاعتصام: ۱/۱۶۲)

۳۔ والبدعة اصلها ما احدث على غير مثال سابق و تطلق في الشرع في مقابل السنة فتكون مذموما(فتح الباری: ۴/۳۱۸)

۴۔ اما البدعة على قسمين بدعة لغوية و بدعة شرعية فالاول هو المحدث مطلقا عادة كانت او عبادة وهي التي يقسمونها الى الاقسام الخمسة والثانى وهو مازيد على ماشرع من حيث الطاعة بعد القراض الا زمنة الثلاثة بغير اذن من الشارع (بقیہ اگلے صفحے پر)

۶:...... کفر اور شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ بدعت ہے۔(۱)

۷:...... بدعت کی حکم کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

۱۔ بدعت فی العقیدہ

۲۔ دوسری بدعت فی العمل

بدعت فی العقیدہ کبھی مُخرِج ملت ہوتی ہے اور کبھی مُخرِج ملت نہیں ہوتی، یعنی اس بدعت کا مرتکب بعض صورتوں میں دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ مخرج ملت ہونے کی صورت میں اس کو بدعتِ مکفِّرہ کہا جاتا ہے، اور بدعت فی العمل مخرج ملت نہیں ہوتی البتہ موجب فسق وضلالت ضرور ہے۔ اس کو بدعتِ مُفسِّقہ کہا جاتا ہے۔(۲)

۸:...... زمانہ کی نئی نئی ایجادات اور رہن سہن کے نئے نئے طور طریقے بدعت نہیں ہیں، اس لئے کہ ان پر بدعت کی تعریف صادق نہیں آتی۔(۳)

(گذشتہ سے پیوستہ) لا قولا ولا فعلا ولا صریحا ولا اشارہ وھی المراد بالبدعة المحکوم علیها بالضلالة: (اللجنة: ۱۶۱ بحواله راه سنت ۹۹)، البدعة بدعتان بدعة خالفت کتابا او سنة او اجماعا او اثرا عن بعض اصحاب رسول الله ﷺ فهذه بدعة ضلالة و بدعة لم تخالف شیئا من ذلك فهذه قد تکون حسنة لقول عمرؓ نعمت البدعة هذه

(موافقة صریح المعقول لابن تیمیه علی منهاج السنته: ۲/۱۲۸ بحواله راه سنت/۱۰۰)

۱۔ عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ من احدث فیها حدث او اویٰ محدثا فعلیه لعنة اللّٰه والملائکة والناس اجمعین (صحیح بخاری: ۱/۲۸۱)، عن جابر بن عبد الله رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول الله ﷺ وشرالا مور محدثاتها و کل بدعة ضلالة (صحیح مسلم ۱/۲۸۵)، فالصراط المستقیم هو سبیل الله الذی دعا الیه وهو السنة۔ والسبل هی سبل اهل لا ختلاف العائدین عن الصراط المستقیم وهم اهل البدع۔ ولیس المراد سبل المعاصی۔ لان المعاصی من حیث هی معاص لم یضعها احد طریق تسلك دائما علی مضاهاة التشریع۔ وانما هذا الوصف خاص بالبدع المحدثات(الاعتصام: ۱/۳۵)

۲۔ ردالمحتار: ۱/۵۶۰، الاعتصام: ۲/۱۵۹، ۱۶۰، مرقاة: ۱/۱۷۷

۳۔ 'البدعة طریقة فی الدین مخترعة تضاهی الشرعیة یقصد بالسلوك علیها مایقصد بالطریقة الشرعیة" ولا بد من بیان الفاظ هذالحد فالطریقة والطریق والسبیل والسنن هی بمعنی واحد وهو مارسم للسلوك علیه وانما قیدت بالدین لانها فیه تخترع والیه یضیفها صاحبها وایضا فلو کانت طریقة مخترعة فی الدنیا علی الخصوصی لم تسم بدعة کاحداث الصنائع والبلدان التی لاعهد بها فیما تقدم۔ (الاعتصام: ۱/۱۹)

۹:...... بدعت کے بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں، مثلاً احکامِ شریعت سے جہالت یا انہیں پسِ پشت ڈالنا، اتباعِ خواہشات، تعصب دینی اور تشبہ بالکفار وغیرہ۔(۱)

۱۰:...... خلافتِ راشدہ کا زمانہ سنت کا زمانہ ہے اس کے بعد دوسری صدی ہجری تک کا زمانہ بھی سنت ہی کا زمانہ ہے، دوسری صدی ہجری میں بدعات کا آغاز ہوا، اس وقت موجود صحابہ کرامؓ اور دیگر اہلِ علم نے بدعات کی بھرپور تردید فرمائی۔ سب سے پہلی بدعت، انکارِ تقدیر کی بدعت ہے، پھر ارجاء، رفض، خروج اور اعتزال وغیرہ بدعات نے جنم لیا۔(۲)

۱۱:...... کوفہ، بصرہ، شام اور خراسان سے بالترتیب تشیّع، ارجاء، قدر و اعتزال اور جہمیہ وغیرہ نے جنم لیا۔ مدینہ منورہ مرکزِ علمِ نبوت ہونے کی بناء پر بدعات سے محفوظ رہا، تاہم مقام حروراء خارجیوں کا گڑھ رہا ہے۔(۳)

۱۲:...... عصرِ حاضر میں بھی بہت ساری بدعات وخرافات رائج ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے، مثلاً عرس کرنا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا، پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، میت کا قل، تیجہ، چالیسواں اور برسی وغیرہ کرنا، اذان کے اوّل یا آخر میں زائد کلمات مثلاً

۱۔ ھذہ الاسباب الثلاثة راجعة فی التحصیل الی وجه واحد: وھو الجھل بمقاصد الشریعة، والتخرص علی معانیھا بالظن من غیر تثبت اوالاخذ فیھا بالنظر الاول، ولا یکون ذلك من راسخ فی العلم الا تری ان الخوارج کیف خرجوا عن الدین کما یخرج السھم من الصیدالمرمی۔ (الاعتصام: ۲/ ۱۵۶، ۱۵۷)

۲۔ (الثالثة) اوّل بدعة ظھرت بدعة القدر وبدعة الارجاء وبدعة التشیع والخوارج، وھذہ البدع ظھرت فی القرن الثانی والصحابة موجودون وقد انکروا علی اھلھا کما سیاتی بیان ذلك ثم ظھرت بدعة الاعتزال ولم یزل المسلمون علی النھج الاول ولزوم ظاھر السنة وماکان علیه الصحابةؓ الی ان حدثت الفتن بین المسلمین، والبغی علی ائمة الدین وظھر اختلاف الآراء والمیل الی البدع والاھواء وکثرت المسائل والوقعیات والرجوع الی العلماء فی المھمات، فاشتغلوا بالنظر والاستدلال واستنباط النتائج وتمھید القواعد وانتاج القضایا والفوائد واخذوافی التبویب والتفصیل، والترتیب والتاصیل۔ (شرح عقیدہ سفارینیه: ۱/ ۷۱)

۳۔ قال شیخ الاسلام: فان الامصار الکبار التی سکنھا اصحاب رسول اللّٰه ﷺ وخرج منھا العلم والایمان خمسة: الحرمان، والعراقان، والشام منھا خرج القرآن والحدیث والفقه والعبادة ومایتبع ذلك من اُمور الاسلام وخرج من ھذہ الامصار بدع اصولیة غیر المدنیة النبویة فالکوفة خرج منھا التشیع والارجاء وانتشر بعد ذلك فی غیرھا والبصرة خرج منھا القدر والاعتزال والنسك الفاسد، وانتشر بعد ذلك فی غیرھا والشام کان بھا النصب والقدر، اما التجھم فانما ظھر فی ناحیة خراسان وھو شر البدع وکان ظھور البدع بحسب البعدعن الدار النبویة فلما حدثت الفرقة بعد مقتل عثمان ظھرت بدعة الحروریة واما المدینة النبویة فکانت سلیمة من ظھور ھذہ البدع وان کان بھا من ھو مضمر لذلك فکان عندھم مھانا مذموما اذا کان بھم قوم من القدریة وغیرھم ولکن کانوا مقھورین ذلیلین بخلاف التشیع والارجاء فی الکوفة والاعتزال وبدع النساك بالبصرة والنصب بالشام فانه کان ظاھرا(الارشاد الی صحیح الاعتقاد: ۲۹۶، ۲۹۷، بحواله العقیدۃ الحنفیه: ۲۹)

صلوٰۃ وسلام وغیرہ کا اضافہ کرنا، نماز کے بعد بآواز بلند مخصوص ہیئت کے ساتھ مخصوص ذکر کرنا، گیارھویں کا قائل ہونا، نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا، تعزیہ بنانا، محرم میں پانی کی سبیل لگانا، محفلِ میلاد منعقد کرنا، میلاد کے جلوس نکالنا، کونڈے پکانا، اذان میں انگوٹھے چومنا، کسی خاص عمل یا خاص ذکر کو اپنی طرف سے اس نیت کے ساتھ کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کرنا کہ ایسا کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے، میت دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا، حیلۂ اسقاط کرنا، خاص ایام یا خاص راتوں میں مخصوص طریق پر نوافل پڑھنا، مخصوص طریقے پر اور مخصوص آیات کے ذریعے ایصالِ ثواب کرنا، ایصالِ ثواب کے لئے کسی مخصوص دن یا وقت کا تعین کرنا، وغیرہ وغیرہ۔(۱)

۱۳:...... بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی، بدعتی قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کے حوضِ کوثر کے پانی سے محروم رہے گا۔ بدعتی کی تعظیم وتوقیر جائز نہیں، اس لئے کہ بدعتی کی تعظیم کرنا دینِ اسلام کی عمارت گرانے کے مترادف ہے۔(۲)

۱۴:...... بدعت مکفرہ کے مرتکب کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی اور بدعت مفسقہ کے مرتکب کے پیچھے گو نماز ہو جاتی ہے مگر قریب میں صحیح العقیدہ امام ہونے کی صورت میں اسی کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔(۳)

۱۔ صحیح بخاری: ۱ /۲۳۸، صحیح مسلم: ۱ /۳۱۲، سنن ابو داؤد: ۲ /۱۰۵، سنن ابو داؤد، ۱ /۷۷، کتاب الاثار امام محمد/۹۶، ۹۷، فتاویٰ بزازیہ: ٤ /۸۱، ۱ /۲۸۲، ۱ /۸۱، مدارج النبوۃ: ۱ /٤۲۱، رد المحتار: ۱ /۳٦۲، مرقاۃ: ۲ /٤۷۰، ردالمحتار: ۱ /۷۷۷، فتاویٰ عزیزی/۹۳۳، بحرالرائق: ۲ /۱۵۹، ۱۸۳، من لایحضرہ الفقیہ: ۱ /٤۸، مجمع البحار: ۳ /۵۵۰، مدخل ابن الحاج: ۱ /۸۵، رد المحتار: ۲ /٤۳۱، فتاویٰ شاہ رفیع الدین: ۱٤، تیسیر المقال للسیوطی: ۱۲۳، بحوالہ عماد الدین، الاعتصام، ۱ /۳٤، مشکل الاثار، ۳ /۱٤۱، فتاویٰ قاضی خان: ۱ /۹٦، تفہیمات الٰہیہ: ۲ /۲٤۷

۲۔ و عن عمر بن الخطاب، ان رسول اللّٰہ ﷺ قال لعائشة، یا عائشہ، ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا، ھم اصحاب البدع، واصحاب الاھواء لیس لھم توبة، انا منھم بریٔ وھم منی براء۔ (مجمع الزوائد: ۱ /۲۵٦)، وعن انس بن مالك رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ ان اللّٰہ حجب التوبة عن کل صاحب بدعة، حتی یدع بدعتہ، (رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن) (الترغیب والترھیب: ۱ /۵۸)، عن انس بن مالك رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ اتدرون ماالکوثر فقلنا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال فانہ نھر وعدنیہ ربی عزوجل علیہ خیر کثیر وھو حوض ترد علیہ امتی یوم القیمة انیة عدد النجوم فیختلج العبد منھم فاقول رب انہ من امتی فیقال ماتدری ما احدثوا بعدك (صحیح مسلم: ۱ /۱۷۲)، عن ابراھیم بن میسرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ من وقرصاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام (مشکوۃ المصابیح: ۱/۳۱)۔

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: الاعتصام للشاطبیؒ: ۱ /۹۷

۳۔ ردالمحتار: ۱ /۵٦۰

گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ

۱:...... گناہوں کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ گناہِ کبیرہ

۲۔ گناہِ صغیرہ

گناہِ کبیرہ بڑے گناہوں کو اور گناہِ صغیرہ چھوٹے گناہوں کو کہتے ہیں۔(۱)

۲:...... گناہِ کبیرہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے اور گناہِ صغیرہ نیک اعمال کی برکت سے توبہ کے بغیر بھی معاف ہوجاتے ہیں۔(۲)

۳:...... صغیرہ گناہ پر اصرار اسے کبیرہ بنادیتا ہے، اسی طرح جو گناہ بلا ندامت و بلا خوفِ باری تعالیٰ کیا جائے یا انسان اسے نڈرو بے باک ہوکر کرے وہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے یا جن گناہوں کا مفسدہ اور خرابی کبائرِ منصوصہ کے مفسدہ کے برابر یا ان سے زیادہ ہو وہ بھی کبیرہ ہے۔(۳)

۴:...... جس گناہ پر قرآن وحدیث میں وعید آئی ہو، یا لعنت کی گئی ہو یا جس گناہ پر حدِ شرعی مقرر ہو یا جس گناہ کے مرتکب کو قرآن وحدیث میں فاسق وفاجر قرار دیا ہو وہ گناہِ کبیرہ ہے۔ اسی طرح جو گناہ وسیلہ اور ذریعہ کی حیثیت نہ رکھتا ہو بلکہ خود بالذات مقصود ہو، وہ بھی گناہِ کبیرہ ہے۔(۴)

۵:...... گناہِ کبیرہ کی معافی کے لئے توبہ ضروری ہے اور توبہ یہ ہے کہ جس گناہ سے توبہ کی ہے، اسے فوراً چھوڑ دے اور آئندہ اس گناہ کے نہ کرنے کا عزم کرے، اس گناہ پر ندامت وشرمندگی ہو۔ اس گناہ سے اللہ تعالیٰ یا بندے کا کوئی حق ضائع ہوا ہے تو اس حق کی تلافی کرے۔ نماز، روزہ وغیرہ چھوڑے ہوں، ان کی قضاء کرے۔ کسی کا ناحق مال دبایا ہو یا کسی کو ستایا ہو تو اس کا مال واپس کرے یا اس سے معاف کرائے۔(۵)

۱۔ الزواجر: ۱/۱۱، ۱۲

۲۔ النساء/۳۱، الزواجر: ۲/۳۰۱

۳۔ آل عمران/۱۳۵، الزواجر: ۱/۱٤، ۱۵، ۲/۲۹۹

٤۔ الزواجر: ۱/۱۲، ۱۵

۵۔ الزواجر ۲/۳۰۵، ۳۰۷

۶:...... گناہِ کبیرہ کی کوئی متعین تعداد نہیں ہے، بعض احادیث میں تین، بعض میں سات، بعض میں دس، بعض میں پندرہ، بعض میں ستّر تک بیان کئے گئے ہیں، چونکہ ہر چھوٹا عدد اپنے سے بڑے عدد کی نفی نہیں کرتا، اس لئے حصر کہیں بھی مقصود نہیں۔(۱)

۷:...... ذیل میں گناہِ کبیرہ ذکر کئے جاتے ہیں:

(۱)...... شرک

یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی کو شریک کرنا۔(۲)

(۲)...... کفر

ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا انکار کرنا۔

کفر و شرک کی حالت میں اگر موت آ گئی تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہوگا اور آخرت میں اس کے لئے معافی کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔(۳)

(۳)...... تقدیر کا انکار کرنا۔(۴)(تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب کا صفحہ ۱۴۹)

(۴)...... ناحق کسی کو قتل کرنا۔(۵)

(۵)...... زنا کرنا۔(۶)

(۶)...... جادو کرنا۔(۷)(تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب کا صفحہ ۱۹۰)

(۷)...... جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دینا۔(۸)

(۸)...... زکوٰۃ ادا نہ کرنا۔(۹)

(۹)...... بلا عذر، رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنا۔(۱۰)

۱۔ الزواجر: ۱/۱۶، ۱۷

۲۔ لقمان/۱۳، صحیح بخاری ۱/۳۸۸

۳۔ الانفال/۵۵، النساء/۵۶، شرح المقاصد: ۳/۳۵۶

٤۔ صحیح بخاری ۱/۳۸۸

٥۔ النساء/۹۳، صحیح بخاری: ۱/۳۸۸

٦۔ الاسراء/۳۲، صحیح بخاری ۱/۳۸۸

۷۔ البقرہ/۱۰۲، صحیح بخاری: ۲/۸۵۸

۸۔ مریم/۵۹، مدثر/٤۲، ٤۳، جامع ترمذی: ۲/٥٤٦

۹۔ آل عمران/۱۷، التوبہ/۳٤

۱۰۔ البقرہ/۱۸٥

(۱۰)......بلا عذر، رمضان المبارک کا روزہ توڑ دینا۔(۱)

(۱۱)......حج فرض ادا نہ کرنا۔(۲)

(۱۲)......خودکشی کرنا۔(۳)

(۱۳)......اولاد کو قتل کرنا۔ روح پڑ جانے کے بعد بچے کو ضائع کرانا بھی قتل اولاد میں داخل ہے۔(۴)

(۱۴)......والدین کی نافرمانی کرنا۔

جائز اور واجب اُمور میں والدین کی اطاعت فرض ہے، ناجائز اور حرام کاموں میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔(۵)

(۱۵)......محارم واقارب سے قطع رحمی و قطع تعلق کرنا۔(۶)

(۱۶)......جھوٹ بولنا۔(۷)

(۱۷)......جھوٹی قسم کھانا۔(۸)

(۱۸)......جھوٹی گواہی دینا۔(۹)

(۱۹)......فعل قوم لوط یعنی بدفعلی کرنا۔(۱۰)

(۲۰)......سود کھانا۔(۱۱)

(۲۱)......سود کھلانا۔

(۲۲)......سودی معاملہ کرنا۔

١ـ جامع ترمذی: ١/٢٧٢، مصنف عبد الرزاق: ٤/١٥٣

٢ـ آل عمران / ٩٧، جامع ترمذی: ١/٢٨٨

٣ـ النساء/٢٩، ٣٠، صحیح بخاری: ٢/٨٦٠

٤ـ الانعام /١٥١، الاسراء /٣١

٥ـ الاسراء /٢٣، ٢٤، جامع ترمذی: ٢/٤٥٤

٦ـ محمد/٢٢، صحیح بخاری ٢/٨٨٥

٧ـ آل عمران /٦١، غافر /٢٨، جامع ترمذی: ٢/٤٦١

٨ـ آل عمران/٧٧، صحیح بخاری: ٢/٩٨٧

٩ـ الحج/٢، الفرقان / ٧٢، صحیح بخاری: ١/٣٦٢

١٠ـ هود/٨٢، ٨٣، الشعراء /١٦٥، ١٦٦، جامع ترمذی: ١/٣٥٠م٤٠٢

١١ـ البقره / ٢٧٥، آل عمران /١٣، سنن ابن ماجه / ١٦٤

(۲۳)......سود پر گواہ بننا۔(۱)

(۲۴)......ناحق یتیم کا مال کھانا۔(۲)

(۲۵)......میدانِ جنگ سے بھاگنا۔(۳)

(۲۶)......اللہ تعالیٰ پر یا رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا، یعنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو اُن سے ثابت نہیں۔(۴)

(۲۷)......ظلم کرنا۔(۵)

(۲۸)......کسی کو دھوکہ دینا۔(۶)

(۲۹)......تکبر کرنا۔(۷)

(۳۰)......کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔(۸)

(۳۱)......مالِ غنیمت میں خیانت کرنا۔(۹)

(۳۲)......کسی کا مال اُچک کر لے جانا۔(۱۰)

(۳۳)......حسد کرنا۔(۱۱)

(۳۴)......کینہ رکھنا۔ (۱۲)

(۳۵)......دینی علوم دنیا کی خاطر پڑھنا، پڑھانا۔(۱۳)

۱۔ جامع ترمذی: ۱/ ۳٦۰، سنن ابن ماجه / ۱٦٥

۲۔ النساء/ ۱۰، اسراء/ ۳٤، صحیح بخاری: ۱/۳۸۸

۳۔ الانفال / ۱٦، صحیح بخاری: ۱/۳۸۸

٤۔ جامع ترمذی: ۱/٥٥۱

٥۔ ابراهیم/٤۲، صحیح بخاری: ۱/ ۳۳۱

٦۔ فاطر/٤۳، صحیح مسلم: ۲/ ۳۸٥

۷۔ النحل/ ۲۳، سنن ابن ماجه / ۳۰۸

۸۔ النور /٤، ۲۳، ۲٤، صحیح مسلم: ۱/ ٤۲

۹۔ انفال /٥۸، صحیح بخاری: ۱/ ٤۳۲

۱۰۔ مشکوٰة المصابیح: ۱/ ۱۷

۱۱۔ النساء/ ٥٤، سنن ابن ماجه / ۳۱۰

۱۲۔ مشکوٰة المصابیح: ۲/ ٤۲۷

۱۳۔ آل عمران/۱۸۷، سنن ابو داؤد: ۲/ ۱٦۰

(۳۶)......علم پر عمل نہ کرنا۔(۱)

(۳۷)......ضرورت کے موقع پر علم کو چھپانا۔(۲)

(۳۸)......جھوٹی حدیث بنانا یا معلوم ہونے کے باوجود جھوٹی حدیث نقل کرنا، اور اس کا جھوٹی حدیث ہونا نہ بتانا۔(۳)

(۳۹)......وعدہ کی خلاف ورزی کرنا۔

(۴۰)......امانت میں خیانت کرنا۔

(۴۱)......معاہدہ کی پابندی نہ کرنا۔(۴)

(۴۲)......ظالم وفاسق لوگوں کو اچھا سمجھنا اور صلحاء سے بغض رکھنا۔(۵)

(۴۳)......اولیاء اللہ کو ایذاء دینا یا ان سے دشمنی رکھنا۔(۶)

(۴۴)......کسی کو ناحق مقدمہ میں پھنسانا۔(۷)

(۴۵)......شراب پینا۔(۸)

(۴۶)......جوا کھیلنا۔(۹)

(۴۷)......حرام مال کمانا۔(۱۰)

(۴۸)......حرام مال کھانا یا کھلانا۔(۱۱)

(۴۹)......ڈاکہ ڈالنا۔(۱۲)

۱۔ صحیح مسلم: ۲/۴۱۲

۲۔ البقرہ / ۵۹

۳۔ جامع ترمذی: ۲/۵۵۱

٤۔ الاسراء /۳٤، مائدہ /۱، صحیح بخاری ۱/۱۰، ۱۵

٥۔ مسند احمد: ٦/١٤٥

٦۔ احزاب /۵۸، صحیح بخاری: ۲/۹٦۳

۷۔ الفرقان/۷۲، صحیح بخاری: ۲/۱۰٦٥

۸۔ المائدہ /۹۱، صحیح مسلم: ۲/۱٦۷

۹۔ صحیح مسلم: ۲/۲٤۰

۱۰۔ صحیح مسلم: ۲/۲٤۰

۱۱۔ البقرہ /۱۸۸، المعجم الصغیر للطبرانی: ۱۰/۲۹۱

۱۲۔ مائدہ /۳۳، سنن الدار قطنی: ۳/ ۲۱٤

(۵۰)......جج کا جان بوجھ کر غلط فیصلہ کرنا۔(۱)

(۵۱)......لوگوں سے اسلحہ وغیرہ کے زور پر مال بٹورنا یا ناحق ٹیکس وصول کرنا۔(۲)

(۵۲)......مردوں کا عورتوں جیسی شکل و شباہت اختیار کرنا اور عورتوں کا مردوں جیسی شکل و شباہت اختیار کرنا۔(۳)

(۵۳)......دیوث، یعنی بے غیرت ہونا۔(۴)

(۵۴)......پیشاب کے قطروں سے جسم یا کپڑوں کو نہ بچانا۔(۵)

(۵۵)......ریاء، یعنی نیک اعمال میں دکھلاوا کرنا۔(۶)

(۵۶)......سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا، پینا۔

(۵۷)......مرد کا سونے کی انگوٹھی وغیرہ پہننا۔

(۵۸)......مرد کا خالص ریشم پہننا۔(۷)

(۵۹)......قرآن کریم تھوڑا یا زیادہ یاد کر کے بھلا دینا۔(۸)

(۶۰)......ستر نہ چھپانا۔(۹)

مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے اور عورت کا پورا جسم ستر ہے، سوائے ہتھیلیوں، چہرے اور پاؤں کے۔ عورت کے لئے چہرے کا چھپانا ستر کے طور پر نہیں بلکہ حجاب اور پردے کے طور پر ضروری ہے۔(۱۰)

(۶۱)......عورت کا محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنا۔(۱۱)

۱۔ مائدہ / ٤٧، مستدرك حاكم: ٧/ ٢٥٠

٢۔ صحيح مسلم: ١/ ٨١

٣۔ سنن ابو داؤد: ٢/ ٢١٢

٤۔ سنن نسائى: ١/ ٣٥٧

٥۔ صحيح بخارى: ١/ ٣٥

٦۔ النساء /١٤٢، صحيح مسلم: ٢/ ١٤٠

٧۔ صحيح بخارى: ٢/ ٨٦٨

٨۔ سنن ابو داؤد: ٢/ ٢١٧

٩۔ سنن ابو دائود: ٢/ ٢٠١، سنن ابن ماجه /٢٩

١٠۔ فتح القدير: ١/ ٢٢٥

١١۔ صحيح بخارى: ١/ ١٤٧

(۶۲)......بلا عذر جمعہ کی بجائے ظہر پڑھنا۔(۱)

(۶۳)......عورت کا شوہر کی نافرمانی کرنا۔(۲)

(۶۴)......بلا عذر تصویر بنوانا۔(۳)

(۶۵)......عورت کا ایسا باریک لباس پہننا جس سے جسم کی رنگت معلوم ہوتی ہو یا ایسا چست لباس پہننا جس سے جسم کی ہیئت معلوم ہوتی ہو۔(۴)

(۶۶)......مرد کا شلوار یا لنگی وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔(۵)

(۶۷)......احسان جتلانا۔(۶)

(۶۸)......لوگوں کے راز اور ان کی پوشیدہ باتوں پر مطلع ہونے کی کوشش کرنا۔(۷)

(۶۹)......چغل خوری کرنا۔(۸)

(۷۰)......کسی پر بہتان لگانا۔(۹)

(۷۱)......غیبت کرنا۔(۱۰)

(۷۲)......کاہن یا نجومی کی بات کی تصدیق کرنا۔(۱۱)

(۷۳)......پریشانی اور مصیبت کے وقت بے صبری کا مظاہرہ کرنا، نوحہ کرنا، ماتم کرنا، کپڑے پھاڑنا یا بددعا وغیرہ کرنا۔(۱۲)

۱۔ سنن ابن ماجه / ۷۵

۲۔ النساء / ۳٤، صحیح بخاری: ۲ / ۷۸۲

۳۔ صحیح بخاری: ۲ / ۸۸۰

٤۔ صحیح مسلم: ۲ / ۲۰۵

۵۔ صحیح بخاری: ۲ / ۸٦۱، صحیح مسلم: ۱ / ۷۱

٦۔ البقره / ۲٦٤، صحیح مسلم: ۱ / ۷۱

۷۔ الحجرات / ۱۲، صحیح بخاری ۲ / ۱۰٤۲

۸۔ القلم / ۱۱، الهمزه / ۱

۹۔ الاحزاب / ۵۸، الشوریٰ / ٤۲، مسند احمد: ۲ / ۳٦۲

۱۰۔ الحجرات / ۱۲، صحیح مسلم: ۲ / ۳۱۹

۱۱۔ الاسراء / ۳٦، سنن ابو داؤد: ۲ / ۱۸۹

۱۲۔ صحیح بخاری: ۱ / ۱۷۲، جامع ترمذی: ۱ / ۳۲۱

(۷۴)...... ہمسائے کا حق ادا نہ کرنا یا اس کو تکلیف دینا۔(۱)

(۷۵)...... مسلمان کو ایذاء دینا۔(۲)

(۷۶)...... اپنا نسب یا قوم تبدیل کرنا۔(۳)

(۷۷)...... ناپ تول میں کمی کرنا۔(۴)

(۷۸)...... اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہونا، یعنی اس کے عذاب اور اس کی تدبیروں سے بے خوف رہنا۔(۵)

(۷۹)...... بلا عذر جماعت سے نماز نہ پڑھنا۔(۶)

(۸۰)...... کسی وارث کو محروم کرنے یا کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے وصیت کرنا۔(۷)

(۸۱)...... بہنوں کو وراثت میں سے حصہ نہ دینا۔(۸)

(۸۲)...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا سلف صالحین کو بُرا بھلا کہنا۔(۹)

(۸۳)...... کمزور لوگوں پر دست درازی کرنا۔(۱۰)

(۸۴)...... شرعی احکام پر تبصرہ کرنا یا انہیں خلافِ مصلحت سمجھنا۔(۱۱)

(۸۵)...... زمین سیراب کرنے کے لئے اپنے حصہ سے زائد پانی لینا۔(۱۲)

(۸۶)...... مسلمان کی پردہ دری کرنا یا اس کے عیوب لوگوں پر ظاہر کرنا۔(۱۳)

۱۔ النساء / ۳٦، صحیح بخاری ۲/ ۸۸۹

۲۔ الاحزاب/۵۸، الحجرات / ۱۱، صحیح بخاری: ۲/ ۲۹٤

۳۔ صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۰۱

٤۔ المطففین / ۱تا٤، صحیح بخاری: ۱/ ٦۹

۵۔ الانعام / ٤٤، جامع ترمذی: ۲/ ٤۸۱

٦۔ سنن ابن ماجه /۵۷

۷۔ النساء/۱۲، جامع ترمذی: ۲/ ٤۷٦

۸۔ الکبائر /۲٦۸

۹۔ صحیح بخاری: ۲/ ۹٦۳، صحیح مسلم: ۲/ ۳۱۰، جامع ترمذی: ۲/ ۷۰٦

۱۰۔ نساء/۳٦، صحیح مسلم: ۲/ ۵۱

۱۱۔ الزخرف/۵۸، جامع ترمذی: ۲/ ٦۳۲، مجمع الزوائد: ۱/ ۱۸٦، ۱٦۷

۱۲۔ انفال/۲۷، سنن ابو داؤد: ۱/ ۲۲۳

۱۳۔ سنن ابن ماجه/ ۱۸۳

(۸۷)......داڑھی مونڈنا، یا ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا۔(۱)

(۸۸)......قبر پر چراغ جلانا۔(۲)

(۸۹)......صدقہ خیرات کر کے احسان جتلانا۔(۳)

(۹۰)......زمینی پیداوار کا عشر ادا نہ کرنا۔(۴)

(۹۱)......جس شخص کے پاس روزمرہ کی ضروریات کا انتظام ہو، اس کا سوال کرنا اور لوگوں سے مانگتے پھرنا۔(۵)

(۹۲)......عید الفطر، عید الاضحیٰ یا ایام تشریق میں روزہ رکھنا۔(۶)

(۹۳)......حالتِ احرام میں خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔(۷)

(۹۴)......واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنا۔(۸)

(۹۵)......نشہ کرنا۔(۹)

(۹۶)......کسی اعتقادی یا عملی بدعت کا اختراع یا ارتکاب کرنا۔(۱۰)

اعتقادی بدعت اگر مفسقہ ہو تو اس کا مخترع اور مرتکب، مرتکب کبیرہ ہوگا، اور اگر بدعت مکفرہ ہو تو اس کا مخترع اور مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

(۹۷)......کسی چیز یا رقم کی ادائیگی کی مدت پوری ہونے پر قدرت کے باوجود ادائیگی نہ کرنا اور ٹال مٹول کرنا۔(۱۱)

۱۔ صحیح بخاری: ۲/۸۷۵، فتح القدیر: ۲/۷۷

۲۔ سنن ابو داؤد: ۲/۱۰۵

۳۔ البقرہ/۲۶۴

۴۔ الانعام/ ۱۴۱

۵۔ سنن ابو داؤد: ۱/۲۳۶

۶۔ صحیح مسلم: ۱/۳۶۰، مسند احمد: ۲/۵۱۳

۷۔ المائدہ/۹۵

۸۔ سنن بیہقی: ۹/۲۶۰

۹۔ سنن ابی داؤد: ۲/۱۶۳، الزواجر: ۱/۳۰۵

۱۰۔ ردالمحتار: ۱/۵۶۰

۱۱۔ صحیح بخاری: ۱/۳۲۳

(۹۸)......نابینا شخص کو قصداً غلط رستہ پر لگا دینا یا ناواقف شخص کو جان بوجھ کر غلط راستہ بتلانا۔(۱)

(۹۹)......عام گزرگاہ یا رستہ پر قبضہ جما لینا کہ جس کی وجہ سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہو۔(۲)

(۱۰۰)......امانت کے طور پر رکھوائی ہوئی چیز کو بلا اجازتِ مالک استعمال کرنا۔(۳)

(۱۰۱)......رہن رکھوائی ہوئی چیز کو استعمال کرنا۔(۴)

(۱۰۲)......گری پڑی چیز ذاتی استعمال میں لانے کی نیت سے اٹھانا۔(۵)

(۱۰۳)......تقاضا اور استطاعت کے باوجود نکاح نہ کرنا۔(۶)

(۱۰۴)......اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا۔(۷)

(۱۰۵)......کسی کو برے القاب سے پکارنا۔(۸)

(۱۰۶)......مسلمان کے ساتھ استہزاء یا اس کی ہتک عزت کرنا۔(۹)

(۱۰۷)......کسی کی منگنی پر منگنی کرنا۔(۱۰)

(۱۰۸)......کسی کے سودے پر سودا کرنا۔(۱۱)

(۱۰۹)......محرمہ نسبیہ ,صہریہ یا رضاعیہ کے ساتھ نکاح کرنا۔(۱۲)

(۱۱۰)......تین طلاقیں دینے کے بعد بغیر حلالہ شرعیہ سابقہ منکوحہ کو بسانا۔(۱۳)

(۱۱۱)......ادا نہ کرنے کی نیت سے مہر مقرر کرنا۔(۱۴)

۱۔ الزواجر: ۱/۳٦۸

۲۔ الزواجر: ۱/۳٦۸

۳۔ النساء/ ۵۸، مسند احمد: ۲/ ۱۳۵

٤۔ سنن ابو داؤد: ۱/ ۲۲۳

۵۔ البقرہ/۱۸۸

٦۔ صحیح بخاری: ۲/ ۷۵۷، ۷۵۸

۷۔ صحیح بخاری: ۲/ ۷۸۷

۸۔ الحجرات/ ۱۱

۹۔ الحجرات/۱۱

۱۰۔ جامع ترمذی: ۲/ ۳۷٤

۱۱۔ جامع ترمذی: ۲/ ۳۷٤

۱۲۔ النساء/۲۳

۱۳۔ صحیح بخاری ۲/ ۷۹۱

۱٤۔ الزواجر: ۲/ ٤۰

(۱۱۲)......اسراف یعنی فضول خرچی کرنا۔(۱)

(۱۱۳)......کسی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا مال وغیرہ استعمال کرنا۔(۲)

(۱۱۴)......ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں، ان میں برابری نہ کرنا۔(۳)

(۱۱۵)......میاں بیوی کا ایک دوسرے کے حقوق واجبہ ادا نہ کرنا۔(۴)

(۱۱۶)......بلا عذر شرعی کسی مسلمان سے تین دن سے زائد قطع تعلق کرنا۔(۵)

(۱۱۷)......عورت کا بے پردہ ہو کر باہر نکلنا۔(۶)

(۱۱۸)......عورت کا بلا ضرورت شرعیہ خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنا۔(۷)

(۱۱۹)......عورت کا عدت پوری ہونے کے بارے میں غلط بیانی کرنا۔(۸)

(۱۲۰)......عدت والی عورت کا بلا ضرورت شرعیہ گھر سے باہر نکلنا۔(۹)

(۱۲۱)......عدتِ وفات والی عورت کا عدت کی مدت تک بناؤ سنگھار وغیرہ سے اجتناب نہ کرنا۔(۱۰)

(۱۲۲)......زیر کفالت لوگوں، یعنی بیوی بچوں وغیرہ پر استطاعت کے باوجود خرچ نہ کرنا۔(۱۱)

(۱۲۳)......گناہ اور حرام کاموں میں معاونت کرنا۔(۱۲)

(۱۲۴)......کسی منصب سے اہل کو معزول کر کے نااہل کو مقرر کرنا۔(۱۳)

(۱۲۵)......کسی مسلمان کو ''کافر'' یا ''اللہ کا دشمن'' کہنا یا اس کے علاوہ کسی اور لفظ سے گالی دینا۔(۱۴)

۱۔ الاعراف/۳۱

۲۔ البقرہ/۱۸۸

۳۔ جامع ترمذی: ۱/۳٤٥

٤۔ مسند احمد: ٥/۲۲۸

٥۔ صحیح بخاری: ۲/۸۸٥، سنن ابو داؤد: ۲/۳۳۱

٦۔ سنن نسائی: ۲/۲۸۲

۷۔ سنن ابو داؤد: ۱/۳۲۱

۸۔ البقرہ/۲۲۸

۹۔ البقرہ/۲۲۸

۱۰۔ البقرہ/۲۳٤

۱۱۔ صحیح بخاری: ۱/۱۹۰، ۱۹۲

۱۲۔ المائدہ/۲، الزواجر: ۲/۱۳۳

۱۳۔ المائدہ/۲، الزواجر: ۲/۱۳۳

۱٤۔ الزواجر: ۲/۱۷۳

(۱۲۶)......حدودِ شرعیہ میں کسی کی سفارش کرنا۔(۱)

(۱۲۷)......بالغ ہونے کے بعد ختنہ نہ کروانا۔(۲)

(۱۲۸)......فرض ہونے کے باوجود جہاد نہ کرنا۔(۳)

(۱۲۹)......امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا۔(۴)

(۱۳۰)......مسلمان کے سلام کا جواب نہ دینا۔(۵)

(۱۳۱)......طاعون والی جگہ سے بھاگنا۔(۶)

(۱۳۲)......مسلمانوں کا اجتماعی یا انفرادی راز افشاء کرنا۔(۷)

(۱۳۳)......منت پوری نہ کرنا۔(۸)

(۱۳۴)......رشوت لینا۔(۹)

(۱۳۵)......رشوت دینا، اگر حصول حق یا دفع ضرر رشوت دیئے بغیر ممکن نہ ہو تو مجبوراً رشوت دینا جائز ہے، رشوت لینا بہر صورت حرام ہے۔(۱۰)

(۱۳۶)......لوگوں کو راضی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا۔(۱۱)

(۱۳۷)......سفارشی کا ہدیہ قبول کرنا۔(۱۲)

(۱۳۸)......بلا عذر شرعی گواہی کو چھپانا۔(۱۳)

۱۔ سنن ابو داؤد: ۲/ ۱۵۰

۲۔ مشکوٰۃ المصابیح: ۱/ ٤٤

۳۔ البقرہ/ ۱۹۰، صحیح مسلم: ۲/ ۱٤۱، سنن ابن ماجہ /۱۹۸

٤۔ التوبۃ/۷۱، جامع ترمذی: ۲/ ٤۸٦

٥۔ جامع ترمذی: ۲/٥٥٦

٦۔ البقرہ/۲٤۳، صحیح بخاری: ۲/ ۸٥۳

۷۔ صحیح بخاری: ۲/ ٥٦۷، الزواجر: ۲/ ۲٤۹

۸۔ الزواجر: ۲/ ۲٥۷

۹۔ البقرہ /۱۸۸، الترغیب: ۳/ ۱۲٥، الزواجر: ۲/ ۲٦٤

۱۰۔ سنن ابو داؤد: ۲/۱٤۸، الزواجر: ۲/۲٦۳

۱۱۔ سنن ابو داؤد: ۲/ ۱٥۰، الزواجر: ۲/۲٦۱

۱۲۔ البقرہ/۲۸۳

۱۳۔ البقرہ/ ۲۸۳، الزواجر: ۲/ ۲۷٥

(۱۳۹)......فساق کی مجلس میں بوقت ارتکاب فسق جانا اور وہاں بیٹھنا۔(۱)
(۱۴۰)......کسی کے خلاف ناحق دعویٰ کرنا۔(۲)
(۱۴۱)......گناہِ صغیرہ پر اصرار کرنا۔**لا صغیرۃ مع الاصرار ولا کبیرۃ مع الاستغفار** (۳)

نحمد اللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ اولا و آخرا، والصلوٰۃ والسّلام علی
نبیہ دائما و سرمدا، و علی آلہ و صحبہ اجمعین ابداابدا،
والحمد للّٰہ الذی لہ البدایۃ والیہ النہایۃ

۱۔ صحیح مسلم: ۲/ ۳۳۰، الزواجر: ۲/ ۲۷۵
۲۔ الزواجر: ۲/ ۳۲۵
۳۔ الزواجر: ۲/ ۲۹۹

عقیدہ و نظریہ کسی بھی مذہب کی وہ بنیاد اور اساس ہے جس پر وہ مذہب قائم ہے، اگر عقیدہ متزلزل و مشکوک ہو جائے تو مذہب کی بنیادیں استوار نہیں رہتیں۔ اسلامی تعلیمات میں عقائد کی اصلاح و درستگی پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر آیات قرآنیہ عقائد کی درستگی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

دین اسلام میں عقائد و اعمال اور اخلاق و معاشرت خیالات اور ضروریات پر مبنی نہیں، یہ دین کی اپنی مستقل بنیادوں پر قائم ہیں۔ اعمال و اخلاق میں تو کہیں کہیں وسعت کی راہیں بھی کھلی ہیں لیکن عقائد میں صحیح بات صرف ایک ہی ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ دونوں طرف متوازی عقائد درست تسلیم کر لئے جائیں، عقائد ایسی گرہیں ہیں جو ایک ہی جگہ لگتی ہیں اور ایک ہی جگہ کھلتی ہیں۔

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مدلل عقائد اسلام کو جاننے کیلئے نہایت موزوں و مناسب کتاب ہے، جس میں نہ صرف اہل اسلام، اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد لکھے گئے ہیں بلکہ وبضدھا تتبین الاشیاء کے قاعدے کے تحت دیگر مذاہب باطلہ و فرق ضالہ کے عقائد بھی باحوالہ درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا خصوص و اختصاص یہ ہے کہ اسے نہایت عام فہم اور شستہ اردو زبان میں مدوّن کیا گیا ہے اور کوئی بات بھی بلا حوالہ نہیں، بلکہ ہر اسلامی عقیدہ کو قرآن و سنت اجماع امت اور اکابر اسلاف کے علم و تحقیق کے حوالوں سے مبرہن کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مصنف نے قدیم و جدید فرقوں، ان کے بانیوں اور اسلام سے متصادم ان کے باطل نظریات و معتقدات کو بھی اسلاف امت کی تحقیقات و تصریحات کی روشنی میں ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف سکول و کالج کے طلبہ و طالبات بلکہ دینی مدارس کے طلبہ و طالبات اور عوام کیلئے بھی نہایت مفید اور قابل مطالعہ ہے۔

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی